A. Hydari Esq. B.A.

with
Respectful Compliments of

the Author.

S. A. Asgar Bilgrami.

29/1/15.

ہو المستعان

فلسفہ ازدواج

مولفہ

سیّد علی اصغر بلگرامی
ایم۔ آر۔ اے۔ ایس

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے
محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ میں چھپا
۱۹۰۹ء

فلسفۂ ازدواج

مولفہ

سید علی اصغر بلگرامی

بشیر الدین خان کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کے مطبع شمسی آگرہ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۹ع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفحہ	فہرست مضامین

صفحہ	فہرست مضامین

صفحہ	فہرست مضامین
	حصہ دوم

فہرست مضامین	صفحہ

فہرست مضامین

فہرست مضامین	صفحہ
قوت تولید	۷۸

صفحہ	فہرست مضامین
۸۴	**امیدوار ماں**

صفحہ	فہرست مضامین
۹۵	

فہرست مضامین

صفحہ	فہرست مضامین
	عمدہ کیرکٹر زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد ہونا چاہیئے - لارڈ ارسکن کا ایک اصول - اغراض و مقاصد کی دیانت - پختہ خصلت کی مثال کسی کے کیرکٹر کی محک آزمائش - اعلیٰ دماغی تعلیم اور خصلت کی عمدگی دو علیحدہ چیزین ہین - اکثر زبردست عالمون مین بھی کس کی بات کی کمی رہتی ہے - کامیابی کی حقیقت یا ختلاف خیالات - بالعموم کامیابی کیونکر حاصل کی جاتی ہے - اصلی کامیابی حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے - عام طور پر کامیاب لوگ کون ہوتے ہین - خصلت کیا ہے؟ بے داغ خصلت سے متعلق شکسپیر کی ہدیت - ظاہری کامیابی کامیاب شخص کی شناخت - مدعا کی تخصیص کامیابی کے لئے مشروط ہے - کولمبس - نپولین اور واشنگٹن - مدعا کی نوعیت تحصیل مدعا کا طریقہ - اتفاقات سے تجربہ حاصل کرو - ایک فلسفی کا قول - سرگرمی اور ہمت - جوہر اصلی - خودستائی - اشرف الناس کون ہے - زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ - انسان فاعل مختار ہے اخلاقی جرأت - عام کیفیت زندگی - تصویر کا دوسرا رخ - نیک

فہرست مضامین	صفحہ
چلنی کس کو کہتے ہین - قوت ارادی اور نوخیز عمر - عزم متین - مسئلہ ارتقاء - کیا دنیا مین انسان کا وجود عبث ہے فرائض انسان - عملی زندگی - صرف ذہنی لیاقت کی فضول نخوت - مذہب اور فرائض سے عالمگیر لاپرواہی - صرف دماغی تعلیم لامذہب بناتی ہے - نیوٹن ذہین - اور باایمان تھا - زندگی ایک کتاب ہے - عقل سے کمال حاصل ہوتا ہے - لقمان کا اصول ہے - بُرے عادات سے انسان کیونکر محفوظ رہ سکتا ہے - توکل - اعتدال امید - مذہب - عمر درازی کا سبب ہے - شادی کے متعلق معمر لوگون کا خیال - تجرد کی زندگی - عمر درازی کے مخالف ہے - عمر درازی حاصل کرنے کے طریقے - عمر درازی کا راز - انسان کامل -	
ضمیمہ	۱۳۱-۱۳۲

بالخیر تمت

فلسفہ ازدواج کی نسبت سربراوردگان ملک کے خیالات

تقریظ دلپذیر شمس العلماء مولینا الطاف حسین صاحب حالی مدظلہ

پانی پت ضلع کرنال ۱۲ ڈسمبر ۱۹۰۹ء

جناب من - عنایت نامہ مظہری پرچہ ہذا پہنچا - افسوس ہے کہ میری صحت اور طاقت نے بالکل جواب دیدیا ہے - مختلف عوارض مین مبتلا ہون لکھنا پڑہنا گویا بالکل موقوف ہوگیا ہے - بااینہمہ آپ کی مفید اور مناسب وقت تصنیف "فلسفہ ازدواج" کو اکثر مقامات سے دیکھا اگر مین کچھہ لکھہ سکتا تو یہ کتاب ضرور اس قابل تھی کہ اس پر مفصل ریویو لکھا جاتا مگر سردست اس قدر کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ آپنے یہ کتاب لکھکر ملک اور قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے - میرے نزدیک ہر متاہل اور غیر متاہل شخص کا فرض ہے کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک بار بار پڑہے اوسکی ہدایتون پر عمل کرے اور جس ہدایت پر خود عمل نہ کرسکتا ہو اوسپر اپنے متاہل دوستون اور عزیزون کو اور اون نوجوانون کو جو عنقریب اس جوئے کو اپنی گردن پر رکھنے والے ہین اونپر عمل کرنے کی تاکید کرے کیونکہ یہ ہدایتین ماؤن اور بچون کی صحت اور بقائے نسل کیلئے

ایسی ضروری ہین کہ اون سے کسی طرح مضر نہین - امید ہے کہ آپکی
یہ کتاب ملک مین نہایت مقبول ہوگی - زیادہ نیاز -

خاکسار الطاف حسین حالی

ریختہ کلک جواہر سلک خان بہادر شمس العلما مولینا محمد ذکاء اللہ صاحب ایل ایل ڈی

فلسفہ ازدواج اُردو زبان کی دلہن کے گوش و گردن مین بیش بہا زیور پہنا کے
زیب و زینت تازہ دی ہے وہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس نے
اُردو علم ادب مین ایک نیا جوبن اور حسن ایسا پیدا کیا ہے کہ لوگ اوسے دیکھکر
ضرور مسرور ہونگے - اسمین اول محبت کا بیان ہے - بہ براہین متین ثابت
کیا ہے کہ محبت پر کل انتظام گیتی کا مدار ہے - محبت ہی نے ازدواج کو پیدا
کیا - اسکے تمام جزئیات و کلیات کو بڑی باریک بینی اور موشگافی سے فلسفیانہ
بیان کیا ہے - تاہل و تجرد کے فائدون اور نقصانون کو میزان عدل مین تولکر
تاہل کے پلڑے کو گران اور تجرد کے پلڑے کو سبک فلسفیانہ ثابت کیا ہے
تاہل کا نفع عظیم بقاے نوع اور اولاد ہے - تاہل ایک پیراک ہے کہ محیط
عدم سے اولاد کے موتی نکال کر ماباپون کی گردن کا زیور بناتا ہے - تاہل

باعث ہے کہ عورت اور مرد کو آمیزش دیگر ثمر اولاد سے ما باپون کو متمتع کرتا ہے۔ تاہل صیقل گھر ہے کہ آئینہ دل کو عیال کی کدورت کے خاکستر مین غوطہ دیتا ہے کہ اندیشہاے نفسانی وخطرات شیطانی کا زنگ اڑجاے۔ تاہل آتش زن ہے کہ خاندانون کے چراغ روشن کرتا ہے۔ اولاد خواہش بہات کا نمک اور دیدۂ دل کی عینک ہے جیسے کہ جانورون کو پہنسانے کے لیے دانہ پہیلایا جاتا ہے جسکی چاہ مین وہ جال مین پہنس جاتا ہے۔ ویسی ہی عورت و مرد کو تزویج کے دام مین پہنسنے کے لئے اولاد کا دانہ ڈالا جاتا ہے جسکی خواہش کے سبب سے وہ دام مین آجاتے ہین۔

کتاب مین بیان کیا گیا ہے کہ ازدواج سے انسان مین ساری نیکیان پیدا اور اس سے برائیان دور ہوسکتی ہین بہت سے حکماء و عقلاء و علماء و فضلاء کی رائین اور کلمات مقدسہ اور نہایت دلچسپ قصص ازدواج کے بارے مین لکھے ہین اور جہان سائنس اور علم تشریح کی ضرورت پڑی ہے وہان ان کو تشریح و توضیح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے تئین سب محلے بالفضائل اور مخلی عن الرذیل بنانا چاہتا ہے وہ اس کتاب کو بالاستیعاب دل لگا کر مطالعہ کرے اور دیکھے کہ اسمین کیسے جواہر ریزے بہرے ہوئے

ہین جو اِسکے خریدار کے ہاتھ آسکتے ہین۔

دہلی ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء محمد ذکاء اللہ

از شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی ایم اے بیرسٹرایٹ لا

حیدرآباد ۲۴ ابہمن ۱۳۱۹ ف

مکرمی۔ آپ کی بہیجی ہوئی کتاب پہونچی۔ مین نہایت ممنون ہوا۔ میری راے مین یہ نہایت مفید ہوگی۔ والسلام

سید علی بلگرامی

از رشحات قلم مولوی محمد عزیز میرزا صاحب بی اے۔ ہوم سکرٹری (پنشنر) ریاست نظام دام ملکہ

مین نے فلسفہ ازدواج کا مطالعہ اول سے آخر تک کیا۔ یہ رسالہ ایک امریکن مصنف کی مشہور کتاب واٹ اے ینگ ہسبنڈ آٹ ٹو نو سے اقتباس کیا گیا اور اسکی تالیف مین دوسری تصانیف سے بہی مدد لی گئی۔ پیرایہ بیان نہایت دلکش اور عبارت چست اور بامحاورہ ہے اگرچہ کتاب کے مضامین ایسے تہے کہ آسانی کے ساتھ جادۂ تہذیب ہاتھ سے جاسکتا تھا۔ لیکن مولف نے ہر مضمون ایسی خوبی اور شائستگی کیساتھ ادا کیا ہے کہ یہ رسالہ بلا تکلف

نوجوانون کے ہاتھ مین دیا جاسکتا ہے اور اس کا مطالعہ اون کے حق مین ہر طور پر نہایت مفید ہوگا۔ مصنف نے جابجا مقبول مصنفون کے اقوال سے اپنے دلائل کو قوی کیا ہے جس سے کتاب کی قیمت اور بڑھ گئی ہے۔

آخر مین اس امر پر بحث کی ہے کہ انسان کی رسائی اپنی فطرت کے کمال تک کیونکر ہوسکتی ہے اور یہ گویا تمام کتاب کی جان ہے۔ اس مین نوامیس فطرت پر بحث کر کے کش مکش حیات کے ایسے ایسے راز بیان کئے گئے ہین جو انسان کو کارزار ہستی مین سرخرو بنانے کے لئے کیمیا اثر ہین۔ ہم سید علی اصغر صاحب بلگرامی مددگار اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ کو مبارکباد دیتے ہین کہ اونکی سعی نے اُردو لٹریچر مین ایک مفید اضافہ کیا ہے فقط خاکسار محمد عزیز مرزا جعفر منزل علیگڈہ - ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ء

از کلک گوہر سلک مولوی سید احمد صاحب دہلوی مصنف فرہنگ آصفیہ دہلی کوچہ پنڈت ۲۲ دسمبر ۱۹۰۹ء

مکرمی معظمی جناب مولوی سید علی اصغر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ فلسفہ ازدواج کی ایک جلد میرے پاس اور ایک شمس العلماء منشی ذکاء اللہ صاحب کے پاس پہنچ گئی ہے اگرچہ ہم دونون علیل ہین اور منشی

صاحب تو ابہی اوس کے پڑہ لینے کیواسطے تیار نہین مگر مین نے بالاستیعاب دیکہنا شروع کر دیا اور درحقیقت آپنے ملک پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور خاصکر مسلمانونکی سوشل حالت پر جو توجہ فرماکر اس کتاب کے ذریعہ سے اوسکی سہل و آسان اصلاح و ترکیب تجویز فرمائی ہے اس سے بہتر ناممکن ہے۔ یقیناً بدگمانی کی خرابیان بہی ضرور دکہائی ہونگی۔ جہانتک مین ابہی نہین پونہچا گو برائے نام یہ ترجمہ ہے مگر میرے نزدیک تصنیف کا درجہ رکہتا ہے۔ فی زمانہ ایسی کتابون کی بہت ضرورت ہے مگر لکہنے والے اور دماغ سے اوتار کر سمجہانے والے میسر نہین۔ منشی ذکاء اللہ صاحب کی رائے بہی اسکی نسبت نہایت عمدہ ہے مین انشاء اللہ تعالی اسے پورا پورا پڑہ کر مفصل رائے لکہونگا جسکا خلاصہ یہی ہوگا جواب عرض کیا۔ فقط

آپکی یادآوری کا مرہون احسان

سید احمد دہلوی

از خامہ عنبر شمامہ منشی نادر علی خان صاحب نادر کاکوروی

نئی تالیفات اور تصنیفات مین چند ہی کتابین اُردو لٹریچر مین ایسی اضافہ ہوئی ہین جو اخلاق و معاشرت پر براہ راست اچہا اثر ڈالنے والی ہین

اور اسلیئے اُردو کتبخانہ کا ادن کو سرمایۂ ناز کہنا بجا ہے۔

ان قابل قدر تصنیفات مین ایک فلسفہ تعلیم ہے اور دوسری فلسفہ ازدواج

ہر چند فلسفہ ازدواج موخر الاشاعت ہے لیکن بلحاظ ضرورت فلسفہ تعلیم سے مقدم ہے کیونکہ جس طرح ایک تربیت آموز باپ بنجانے سے پہلے لائق شوہر ہو لینا ضروری ہے اسیطرح اولاد کی تعلیم پر غور کرنے سے پہلے فرائض زن وشو سے واقف ہو جانا لازمی ہے۔

فلسفہ ازدواج کو قابل مترجم نے اس خوش سلیقگی اور اختصار سے ترتیب دیا ہے کہ برخلاف فلسفہ تعلیم کے قوت حافظہ پر اوسکا نقش بہت آسانی سے قایم ہو سکتا ہے اور اسلیئے اخلاقی اصلاح مین وہ نہایت سہولیت سے کام دینے والی مشین ہے۔

ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی اور مین سید علی اصغر صاحب کو مبارک باد دیتا ہون کہ اونہون نے یہ قابل رشک عزت حاصل کی ہے

نادر علی خان نادر

کاکوری

۱۹ دسمبر ۱۹۰۹ء

از نتیجہ فکر ارجمند مولوی محب حسین صاحب مدیر معلم نسوان

فلسفہ ازدواج پر ایک مختصر ریویو

اس نام کی ایک جدید کتاب مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی نے

جو اسکے مصنف ہین بغرض ریویو میرے پاس بھجوائی ہے جسکو مین نے

بغور مطالعہ کیا۔ واقعی کتاب قابل قدردانی خلائق ہے مجھے امید ہے

کہ اس کتاب سے پبلک کی وہ ضرورت جسکو مین مدت سے محسوس

کر رہا تھا بخوبی رفع ہو جائیگی اور اوسکو ازدواج کے متعلق ضروری مختصر ہدایتین

نہایت ہی ارزان قیمت مین دستیاب ہو جائینگی۔ مصنف نے اس کتاب

کو حتی المقدور عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے تا کہ قوم کے زن و مرد

دونون اس سے فائدہ اوٹھائین اور ازدواج کے تمام پہلوؤن پر ایک

سرسری نظر ڈالی ہے دراصل یہہ کتاب محض ترجمہ ہی نہین بلکہ ایک

قسم کی تالیف ہے جو غور و فکر کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کی

چھپائی کاغذ اور تحریر سب اچھی ہین اور اس محنت و جانفشانی کے مقابلہ

مین جو مصنف نے اسکی تالیف مین اوٹھائی ہے اسکی قیمت بھی واجبی

ہے۔ اسمین کوئی شک نہین کہ شادی بیاہ ملک سوسائٹی اور تمدن کی اصل ہے

اور اسی پر تمام گھر کی خوشیان عیش و آرام بلکہ اخوت کی نیکیان بہی منحصر ہین انسان کے تمام دنیوی کامون ہین سب سے اہم کام شادی ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری قوم مین آجکل سب سے زیادہ سہل اور آسان بلکہ نا قابل توجہ بہی بیاہ کا مسئلہ ہے۔

واقعی اگر غور سے دیکہا جاوے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ لوگ اس شادی بیاہ کو ایک کہیل تماشہ یا لاٹری سے زیادہ وقعت دار چیز نہین سمجھتے۔ انہین اس سے کوئی سروکار نہین کہ شوہر و زوجہ کی خوشی اور راحت کن امور پر منحصر ہے جن کا خیال شادی بیاہ مین اشد ضروری ہے۔ اس ناسمجھی اور ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ صدہا گہرون مین تعلقات زوجہ و شوہر مین کشیدگی واقع ہے اور خاوند کو بیوی اور بیوی کو خاوند وبال جان ہے صرف برائے تمام حظ نفسانی کے لئے جو چوپاؤن کو بہی میسر ہے رشتہ شادی بیاہ قایم ہے اسکے سوا اور کوئی لطف زندگی اور راحت قلبی بیوی کو میان سے اور میان سے بیوی کو نصیب نہین۔

ظاہر ہے کہ گہر کی خوشی میان اور بیوی کی باہمی محبت۔ ہم خیالی اور مناسب مزاجی پر منحصر ہے ورنہ جہان یہ باتین نہین وہان گہر بھی دوزخ کا نمونہ ہے بچون کی

والدین کی نا اتفاقی سے جو بُرا اثر پڑتا ہے اس کا بیان کرنا ہی فضول ہے
عوام الناس تک اسبات کو بخوبی جانتے ہین کہ جیسا درخت ہوتا ہے ویسے
ہی اسکے پھل بھی ہوتے ہین - اگر مان اپنے خاوند سے محبت و الفت
نہین کرتی تو اولاد بھی محبت پدری سے خالی ہوتی ہے -
یہ بات اکثر تجربہ مین آئی ہے کہ حالت حمل مین جس مرد سے عورت کو
محبت ہوتی ہی بچہ کو بھی بالطبع اوسی مرد سے رغبت ہوتی ہی اور وہ فطرتاً اوسکی طرف
مائل ہوتا ہے - برخلاف اسکے جس عورت کو اپنے شوہر سے نا اتفاقی اور مخالفت
ہوتی ہی تو اوسکی اولاد مین بھی یہ اختلاف اور عدم محبت کسی نہ کسی شکل مین ظاہر ہوتا ہے
شادی بیاہ مین بڑی چیز محبت ہے مگر یہ کسی شخص کے اختیار مین نہین - یہ ممکن
نہین کہ ایک مرد ہر عورت کو پسند کرے اور ہر عورت ہر ایک مرد سے محبت کرنے
لگے جسکے گلے وہ باندھ دیجاوے - ہرگز نہین - عاقل عورتین اور مرد باوجود عدم محبت
کے بھی ظاہرداری کا برتاو کرتے ہین اور دلونمین باہم گو کچھ الفت نہین رکھتے
لیکن عوام الناس کو اپنے دلونپر قابو نہین ہوتا اسلئے زوجہ و شوہر مین بہت ہی
جلد نا اتفاقی اور منافرت ظاہر ہو جاتی ہے اور شادی بیاہ کی خوشی دایمی رنج و تکلیف
سے بدل جاتی ہی مگر افسوس کہ اس زمانہ مین اظہار محبت کا موقع شادی بیاہ سے

پہلے لڑکے اور لڑکی کو دیا ہی نہین جاتا اور وہ بیچارے عقد کے بارے مین ایسے مجبور ہین جیسے جیل خانے کے قیدی۔ ممکن ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے سے لوگ محبت ایسے ضروری مسئلے پر غور وفکر کرنے لگین اور یہ بات بہی نہایت مفید ہے جو اس کتاب سے پبلک کو حاصل ہوسکتی ہے۔

راقم محب حسین

حیدرآباد ۔ ۸ ذی حجہ ۱۳۲۷ھ

از رشحہ خامۂ بزم آرائے خوش بیانی نخلبند گلزار معانی خان بہادر مولانا سید علی محمد صاحب شاد عظیم آبادی مدظلہٗ

ہماری ہندوستان مین جن مضامین کی کثرت تمام اشاعت ہونی چاہیئے اور ایک مدت سے مین جسکا جویا تہا اونہین مضامین پر مشتمل یہ کتاب ہے (جسکا مبارک نام فلسفہ ازدواج ہے اور جسکو اوسکے مصنف علامؔ نے ازراہ عنایت میرے پاس ارسال فرمایا ہے) مین نے باوجود کثرت اشغال کے نہایت شوق سے اسکو پڑہا حقیقت یون ہے کہ ایسی کتابونکی ضرورت اس ملک مین خاصکر کے اتنی زیادہ ہے جتنی کہ ازدواج کی ضرورت ہے۔ کتاب مذکور بہ حیثیت مجموعی فلسفہ اور اخلاق اور طرز معاشرت اور ماحصل تزویج کو دلائل واضحہ کے ساتھ بتاتی ہے جو ناکحین والدین یا ناکحین اندہا دہند شادیان کرلیتے اور بعد کو تاعمر پچہتاتے ہین یا ایسے ناکحین جو آپس کے اختلاف مزاج سے گہبراکر قطع تعلق کرلیتے یا روزانہ سختیان سہ کر کسیطرح تلخ زندگی بسر کرتے ہین اونکی حق مین یہ کتاب ایک شیر بادتدبیر اور ناصح شفیق کا کام دینے والی ہے پچیس برس ہوئے کہ میرے ایک عزیز قریب کی شادی درپیش تہی بعض اہل قرابت نے بسبب رسم بڑی دہوم دہام اور فضول سامانون کیساتھ بدہا و اجہیجا

جس قدر زرتار کپڑونمین لاگت آئی تہی اوس سے کہین زیادہ ظاہری تزک مین خرچ کردیا۔ وہ سامان توخیر لڑکون کا کھیل تھا۔ رہے جوڑے تووہ ایسے بہاری تہے کہ پہننے کے مصرف مین بہی نہ آئے اور دہرے دہرے مندرس ہو گئے۔ مین نے بہی اونکو بدہاوا بھیجا اوسکی کیفیت سنئے جس معاشرت زن وشوہر پر ایک کتاب لکہی اور بطور ابواب وفصول کر چند جوڑے اسمین قایم کئے اور ہر جوڑے مین ایک مضمون ازدواج کے متعلق لکہا چار پانچ جزو کی ایک کتاب طیار کر کے چھپوا ڈالی اور نام اوسکا بدہاوا رکہا۔ سب کتابونکو خانچون مین لگایا اور کچہہ زر نقد اور ایک قیمتی انگوٹہی بہی کشتی مین رکہی۔ دس شرفا وروسا کو ہمراہ لیکر اون عزیز کے گہر سامان مذکور کے ساتھ گیا اور کتاب مذکور کو اول سے آخر تک پڑہکر سنایا "گوش زدہ اثر سے وارد" اسمین شک نہین کہ اون عزیز کے مشکل اوقات مین اوس کتاب نے مصلح کا کام دیا۔ لیکن چونکہ پچیس برس اُدہر پہلے پہل مین نے یہ کام کیا تھا اور قوم مین ایسی چیزونکی قدر اور مانگ نہ تہی لوگ اس انوکہی بات سے نہایت بھیانک ہوگئے اور بعض نے اسکی ہنسیان اڑائین۔ بہرکیف اب خدا کے فضل سے ملک مین عالی خیال اور روشن ضمیر کثرت سے پیدا ہوتے جاتے ہین امید ہے کہ کتاب فلسفہ ازدواج کو لوگ نہایت قدر کی نظر سے دیکھینگے اور اسکی ہمدردانہ نصیحتونپر دل سے عمل کرینگے مجھے جو کچہہ تامل ہے وہ یہ ہے کہ بعض مضامین اسکی محض مردون ہی کے پڑہنے کے ہین مستورات اور خصوص کنواری لڑکیان پڑہ نہین سکتین۔ باقی ہر حیثیت سے نہایت قابل تعریف اور مصنف علام کی دلسوزی اور محنت ہر طرح قابل داد ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء فقط نمقہ بمیناہ سید علی محمد شاد از عظیم آباد پٹنہ
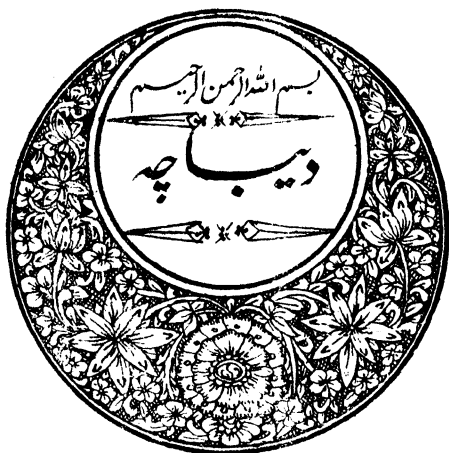
رسالہ ہذا کا ماخذ امریکہ کے مشہور مصنف ڈاکٹر سلوے نس اسٹال کی تصنیف لطیف ہے - اُن کی مقبول عام کتاب "نوجوان شوہر کو کیا جاننا چاہیئے" جس مین تاہل کی ضرورت اُس کے اختیار کرنے کے فوائد - ترک کی مضرتین اور بے شمار مفید و دلچسپ باتین بیان کی گئی ہین - اُس مین سے غیر ضروری امور کو قلم انداز کر کے ہم نے یہان پر نہایت سودمند باتون کو اخذ کیا ہے - اور اثنائے ترجمہ مین بے شمار جدید مطالب وضاحت و سلاست کی خاطر اوس پر اضافہ کئے ہین - اس مضمون سے عدم واقفیت جو نتایج بد پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے ہر زن و مرد کے چہرہ سے اوسکی تاثیر عیان ہے - اِس لئے کہ خاندان کے بزرگ

اور پختہ کار لوگ روزمرہ گفتگو مین زن و مرد کے تعلقات کا تذکرہ کرنا پسند نہین کرتے اور دیندار لوگ تو ذیل کلام مین اس کے متعلق ایک حرف بہی زبان پر نہین لاتے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام الناس مین اس ناواقفیت سے بہت سی غلط فہمیان پھیل گئی ہین - اور بالعموم جاہل اور شریر لوگون مین اس کا چرچا ہونے کی وجہ سے غیر معتبر اور مبالغہ آمیز رائین ناتجربہ کار نوجوان اس کے متعلق قایم کر لیتے ہین جسکی وجہ سے بہتری سوشل خرابیان پیدا ہو گئی ہین "

اگر عام طور پر مرد اور عورت دو مختلف اعضا اور مساوی وقعت کے لوگ سمجھے جاوین اور یہ خیال کیا جائے کہ کچھہ عیب اور کچھہ ہنر دونون مین ہوتا ہے اور زن و شوہر کے باہمی محبت کی بڑی قدر کیجاوے اور یہ سمجھہ لیا جائے کہ اخلاقی اور دماغی ترقی نسوان ہماری سوشل زندگی کا جزو اعظم ہے تو بے شمار خرابیون کا جو اس وقت پائی جاتی ہین - استیصال ہو جائیگا - اس مین شک نہین کہ انتظام خانہ داری عورتون کا مقدم کام ہے - لیکن غیر تعلیم یافتہ عورت کی نسبت ایک ہوشیار تعلیم یافتہ عورت اس کام کے لئے زیادہ موزون ہو سکتی ہے -

طبیعت کو قابو مین رکہنے کی عادت - متانت - عالی ظرفی - پرورش و تربیت اولاد یہ باتین بغیر شائستگی حاصل کئے ہوئے انجام نہین پاسکتین -

ہم جانتے ہین کہ تعلیم یافتہ نوجوان کی جاہل لڑکی کے ساتھ شادی ہونے سے کیسے افسوسناک نتائج پیدا ہوتے ہین۔ قدرتی طور پر ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی یہ خواہش ہوگی کہ اوسکی بیوی بھی مثل اُس کے دنیا کے معاملات سے گونہ واقفیت رکھتی ہو۔

ہم اس رسالہ کو اہل ملک کی خدمت مین پیش کرکے عرض پرداز ہین کہ گویہ کتاب یورپ کی طرز معاشرت سے مخصوص تھی مگر اس کا اقتباس جو ہماری معاشرت سے ملتا جلتا ہے وہی کیا گیا ہے اور جدید تعلیم کیوجہ سے جو جدید اثرات ملک پر پڑ رہے ہین۔ اور جنکی وجہ سے ہماری معاشرت معرض تغیر مین پڑگئی ہے۔ اُن مطالب کو بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس مین اگر کوئی واقعہ ہماری معاشرت کے خلاف حوالہ قلم ہوا ہے یا کوئی مشورہ جمہور کے ناموافق طبع مندرج ہوا ہے تو اس اختلاف کو اختلاف طبایع پر تحویل فرمائین اور **خذ ما صفا** کے کلیہ پر عمل پیرا ہوکر ناظرین اس مجموعہ سے اُن برکتون اور خوشیون کے حصہ دار بنین جو خدا نے عقد و نکاح کے سبب۔ اخلاق کی تہذیب اور منزل کی تدبیر سے وابستہ کردی ہین۔

آخر مین ہم اُن گران قدر امدادون[1] کے شکر گذار ہین جن سے ہم نے

[1] خاکسار مولف حسب ذیل کتابون کا اُن کے مفید مشورون کے لیئے شکر گذار ہے۔

رسالۂ ہذا کے لئے پاکیزہ اور معتبر مطالب اقتباس کئے - اور اُس حکیم مطلق کا شکر ادا کرتے ہین جسکی تائید و برکت ابتدا سے ہمارا مدار علیہ تھی اور اور جو اس کام مین ہمارا دلیل راہ رہا - فقط -

نلگنڈہ
حیدرآباد دکن

سید علی اصغر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ - صحت نامے ازدواج - ڈیوٹی - مین دی ماسٹر پیس - تہذیب الخصائل - ٹھرفٹ - معلم نسوان - اخلاق ناصری - ڈیوٹیسز آف مین - ہیلتھ بیوٹی اینڈ لانگ لائف - کیریکٹر - لائف اینڈ لیبر - عمدۃ المعارف - سیکرٹ آف سیکس - حکمت عملی -
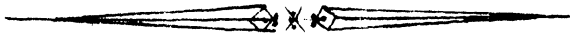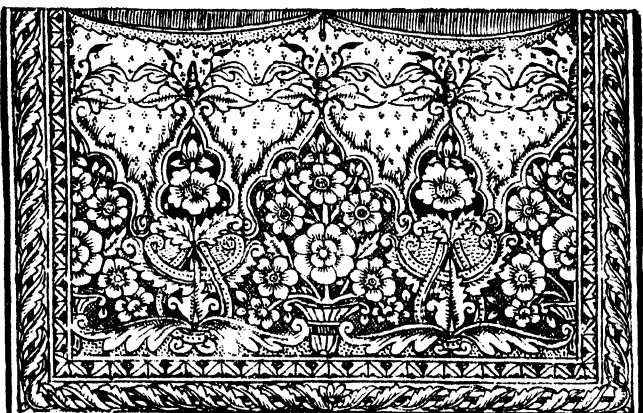
بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ہم مین سے بہت سے لوگ انسان کامل بن سکتے ہین بشرطیکہ ہم اون ہدایتون اور مشورون پر عمل کرین جو ہم دوسرون کو کرتے ہین"

محبت اور کتخدائی

خدا نے اپنی خلقت کی ساری عمارت صرف ایک ستون کے سہارے قایم کی ہے اور وہ ستون محبت ہے۔

نوجوان شخص جب شادی کرتا ہے تو گویا وہ اپنی زندگی کے رشتون اور علائق کے ایک بالکل نئے کوچے مین گام فرسا ہوتا ہے، اوس کا حال اور مستقبل نئی نئی آرزوون اور بڑے بڑے امکانات سے مملو ہوتا ہے، زن و مرد کو پستی سے بلندی کی طرف رہ نمائی کرنے اون کے دل و دماغ کو روشن کرنے اور اونہین تخیل اور ہستی کی اعلیٰ سطح پر پہونچانے کے لئے خداوند عالم نے محبت کو خلق فرمایا ہے۔ محبت اون کے درمیان

ممکن الوقوع امور اور اعلیٰ ترین مدارج کا ایک نہایت متبرک سرچشمہ ہے، محبت خود غرضی کو شکست دیگی وہ خود غرضی کو بے وجود اور معدوم کرنے کے لئے ہے، محبت سرمایہ زندگانی ہے -

اگر دولت زندگی کی زینت ہے تو اصلی محبت کو خود زندگی کہنا ذرہ بھی غلط نہین ہے پہلے مرد کو صرف اپنی خبر گیری کرنی پڑتی تھی اور تمام اہتمام و انتظام اپنے ہی نفع کے لئے مخصوص تھا اب مزید ذمہ داریان اور جدید فرائض اوس کے ذمہ عاید ہو گئے ہین، اب وہ صرف اپنی ذات کے لئے زندہ نہین رہ سکتا اوس کو اپنے واسطے، اپنی بیوی، اپنی اولاد، اپنے اخلاف بلکہ اپنی قوم کی خاطر زندہ رہنا ہے اوسکو اب اون فرائض کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا جن کا وہ اپنی زوجہ اور اُن لوگون کی بابت ذمہ دار ہے جو اوس کے بعد آنے والے ہین، اوسکی موجودہ اور آیندہ روش زندگی گویا اسبات کی مثال ہوگی کہ اوس کی آنے والی نسل کو کیا ہونا چاہیئے - اِن ذمہ داریون کے بار گران کا تحمل کرنا آسان نہین ہے مگر دو ہم جنسون کا تعلق زناشوئی کے ذریعہ سے یکجان و دو قالب بن جانا جو اس عالم کی برکتون مین سے ایک برکت اور نعمتہائے دنیاوی مین سے ایک نعمت ہے، اگر اوس کی مناسب طور سے قدر دانی ہو، ہم شادی کے مفہوم اصلی کو سمجھین اور اوس کے ساتھ وفا شعاری کا سلوک کیا جاوے تو یہ مشکل بہت کچھ آسان ہو جاویگی اور یہ اجسام فانی اِس چند روزہ زندگانی مین جس لذت و آرام کی توقع کر سکتے ہین وہ نصیب ہو سکتا ہے -

نہایت پاکیزہ نہایت خالص اور نہایت بے غرض آرزؤن کو اوس طاقت کی بدولت جو زندگی کو خوشگوار، روح کو تازہ، عادات کو شریفانہ اور خیالات کو اعلیٰ

کرتی ہے، نشو ونما حاصل ہوتا ہے، فطرت انسانی اِس سے کامل ہوتی ہے اور وقار حاصل کرتی ہے غرض یہ وہ عالم ہے جس مین انسان کی ذہنی قوتون کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے اور اوسکی اجتماعی طاقتون سے دنیا کے عظیم الشان کام سرانجام ہوتے ہین -

محبت کے معاشرتی اصول پر خانہ اور اہل خانہ کی بنیاد بالاستقلال رکھی جاسکتی ہے ہمارے وجود کے اُس غیر معلوم ضابطہ قدرت [۵۱] کے نیچے جسکو خدا نے بقاے حیات

[۵۱] کہا جاتا ہے کہ توالد وتناسل غذائیت کا نتیجہ ہے - پیدائش کی کارروائی اوس زائد غذا کا نتیجہ ہے جو اعضاے بدن مین صرف ہوکر باقی بچ رہتی ہے وہ نئے اجزا کے بنانے یعنی بچہ پیدا کرنے کی خواہش کو ابھارتی ہے یعنی قوت شہوت اور آرزوے ازدواج کو جوش مین لاتی ہے تمام جانورون مین یہ کلیہ ہر وقت صادق آتا ہے کہ جب دو چھوٹے چھوٹے انڈے باہم ملتے ہین تو مادہ کا انڈا نر کے انڈے کے مواد کو جذب کرلیتا ہے - اور اِس کارروائی سے ایک نیا وجود پیدا ہوتا ہے - ادنیٰ درجہ کے جانورون مین ذکور واناث کا مادہ ایک ہی جگہہ پایا جاتا ہے مگر اعلیٰ طبقہ کے حیوانات مین ذکر اور رحم کے آلے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین - توالد وتناسل کا یہ ایک سیدھا سادھا اصول ہے - وہ نہایت ہی چھوٹے کیڑے جو بغیر مدد خوردبین کے دکھائی نہین دیتے - اون کے توالد وتناسل کی کارروائی بطور ایک کل کے ہوتی ہے - یعنی اونکو کوئی احساس جماع یا لذت نہین ہوتی مگر اعلیٰ طبقہ کے جانورون کی حالت اس کے خلاف ہے - اون مین کارروائی توالد وتناسل کا ایک سخت روحانی اور جسمانی جوش پیدا ہوتا ہے اور عقد ونکاح وخانہ داری یا اصول تمدن اسی جوش پر مبنی ہے - قوت اور زور مین کوئی حیوانی فعل اِس جوش وخروش اور عشق ومحبت کے فعل کی برابری نہین کرسکتا

کے لیئے وضع کیا ہے محبت کی روح پروری ہوتی ہے۔ کل موجودات عالم محبت ہی سے قایم ہین اور دنیا کی کوئی چیز محبت سے خالی نہین۔ محبت کی تعریف و توصیف مین کسی کو کلام نہین اور اس مین بھی کسی کو شک نہین کہ جملہ کائنات کی چیزین باہم ربط و اتحاد رکھتی ہین۔ کھیتون کی سرسبزی، پھولون کی خوبصورتی پرندون کی سریلی آواز اور وہ بے شمار صدائین جو ہمہ سکوتِ شب کو توڑتی ہین یہ سب محبت کے کرشمے ہین۔ محبت اپنے روحانی ماہیت کے اعتبار سے صاحب محبت کو صاحب امتیاز کرتی ہے ایک طرف تو وہ اوسکو روحانیت کا سبق دیتی ہے اور دوسری جانب انسانیت تعلیم کرتی ہے غرض یہ اپنے دوگونہ جلوون سے محظوظ کرتی ہے۔ اور زندگی کو خوش سواد بناکر اوسکو کمال کو پہونچاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ محبت سونے کی کنجی ہے جو دولت کے دروازون کو کھولتی ہے، بے شک یہ دماغ کو روشن کرتی ہے، حوصلہ افزا ہے قوت متخیلہ کو ترقی دیتی ہے، بے غرض خواہشون کو تقویت دیتی ہے اور اوسنہین باقاعدہ بناتی ہے، دل ودماغ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹ - جو انسان کے تمام حواس ظاہری اور باطنی کو مشتعل اور اُس کی عقل کو مسخر کردیتا ہے - اسی جوش وخروش پر فنون لطیفہ یعنی شاعری، مصوری، موسیقی قایم ہین یہ عشق ومحبت ایک فطری جذبہ ہے جو انسان مین قدرت نے ودیعت رکھا ہے اور یہی محبت اصول تمدن ہے - اگر کوئی ذیروح اِس حسن عجیب کا تابع نہوتا اور کوئی پھول غبار طلع (بجاے منی کے پھولون مین پایا جاتا ہے اور یہ تخم کو کامل کرتا ہے) کو جمع نکرتا تو کیا ہوتا؟ دنیا مین نہ کسی ذیروح کا اثر باقی رھتا اور نہ کسی درخت کا نشان پایا جاتا ۱۲

مین خوش آیند تحریک پیدا کرتی ہے، شگوفہ زندگی مین تراوٹ بخشتی ہے وہ انسان کو تمام کمزوریون پر فتح دلاتی اور اوسے شریف بناتی ہے - زندگی کے اغراض و مقاصد کی تحصیل مین اعانت کرتی ہے، منازل حیات کا دشوار گذار راستہ آسان کردیتی ہے - محبت افراد انسانی کو حسین اور معزز بناتی ہے اور اُن کے لئے باعث استخلاص ہوتی ہے -

محبت اگر خلوص و صداقت کے شائبہ سے معرا نہو تو وہ ایسے دلربایانہ انداز سے دو شخصون کو متحد الخیال، متحد المذاق اور متحد العقایدکر کے اون کو خوش حال بناتی ہے کہ وہ کبھی دل تنگ نہین ہوتی بلکہ بمرور ایام اون کے اتحاد مین افزائش ہو کر وہ جذبہ پاک و پاکیزہ ہوجاتا ہے -

اگر آپس مین محبت و اتحاد ہو تو ہر شخص بہ طیب خاطر ایک دوسرے کے کام آئے اور یار ہنو چونکہ خدا نے انسان کو طالب کمال پیدا کیا ہے اور کمال بے اعانت کے ممکن نہین اور اعانت بغیر معاشرت کے نہین ہوتی اسی وجہ سے انسان کو طبعًا خواہش تالیف ہوا کرتی ہے - اگر اس تالیف کا ظہور بخوشی خاطر ہو تو محبت ہے اور اگر جبر و اکراہ سے ہوا تو عدالت ہے - پس ثابت ہوا کہ اصلی تالیف محبت سے ہوگی اور تصنع کا اتحاد عدالت سے ہوگا - پس عدالت کا مرتبہ محبت سے بدرجہا گھٹا ہوا ہے اسلئے کہ عدالت کی قوت نظم و نسق عالم مین اوسیوقت لازم ہوتی ہے جبکہ محبت نہ پائی جاوے اسواسطے کہ انصاف کا نام عدالت ہے اور انصاف کے معنی بالمناصفہ تقسیم کردینے کے ہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ نصف کرنے سے کثرت پیدا ہوتی ہے یعنی ایک کے دو - اور محبت سے اتحاد یعنی دو دا ایک

ہو جاتے ہین - پس دو کا ایک ہونا ایک کے دو ہو جانے سے بدرجہا بہتر ہے -

محبت ایک ایسی چیز ہے کہ بغیر اوسکے معیشت ممکن نہین بلکہ انسان کی زندگی بغیر محبت کے نہین ہو سکتی - اگر دنیا کی سب عمدہ چیزین اور تمام مال و متاع ایک شخص کو دیدیا جاوے اور وہ محبت کی صفت نہ رکھتا ہو تو یہ سب وبال ہو جاویگا اور پہر اپنی زندگی بسر کرنے کے لیئے ایک دوست اور ایک شریک کا محتاج رہے گا ایک حکیم کا قول ہے کہ عقلمند کی نگاہ مین محبت کی قیمت تمام روے زمین کے خزائن، ہفت اقلیم کی مملکت اور جتنی اشیاء نفیسہ خلق ہوئی ہین اون سب سے اس وجہ سے بہتر اور افضل تر ہے کہ مصیبت کے وقت ان مین سے کوئی چیز کام نہین آتی اور دوست ہی ایسا ہے جو اُسکی عسرت کے وقت مدد کرتا اور اپنے دوست کی مہم مین بجان و دل کوشش کرتا ہے - اقسام محبت مین سب سے اچھی قسم وہ ہے جو بطی العقد - بطی الانحلال ہو جو محبت دیر مین حاصل ہو اور بدیر زائل ہو وہ نفع و خیر سے مرکب ہوتی ہے - نفع محبت کے حاصل ہونے مین دیر لگاتا ہے اور خیر قطع محبت مین تاخیر کرتا ہے - میان بیوی کے درمیان بواسطہ لذت محبت نہ ہونا چاہیئے بلکہ زن و شوہ مین محبت بذریعہ منفعت ہونا چاہیئے بعض نیک لوگ ایسے ہین کہ اون کی محبت نہ بہ امید منفعت ہوتی ہے - اور نہ بغرض لذت بلکہ محض جوہر خیر کے اتحاد اور مادہ صلاحیت کی مشارکت سے ایسی محبت پیدا ہوتی ہے اسی سبب سے اختلاف و انتزاع، شکوہ و شکایت سے یہ محبت پاک و مبرا ہوتی ہے اور یہ محبت کل محبتون سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے اس مین کوئی تحصیل منفعت و لذت بالذات شریک نہین جبکی فنا پر اوسکو فنا ہو جاوے

بغیر اِس کے کہ اخلاق درست ہون پاکیزہ نفسی نہین حاصل ہو سکتی اور بغیر صفائی نفس کے یہ محبت بھی کمال کو نہین پونچتی پس معلوم ہوا کہ سچی محبت حاصل ہونے کے لئے درستی اخلاق کی نہایت ضرورت ہے -

تذکیر و تانیث کا امتیاز

اس بات کا تعین کرنا غیر ضروری اور لاحاصل ہے کہ زن و مرد مین کون بہتر واقع ہے اگر طرفین اپنے اصلی رنگ مین پیش کیے جاوین تو کسی کو سبقت حاصل نہین زن و مرد خاص امتیاز و خوبی کی وجہ سے ایک دوسرے سے ممیز ہین، مرد اپنی جگہہ پر بہتر ہے - اور عورت اپنی جگہہ پر - ایک کو دوسرے پر فوقیت نہین دیجا سکتی - وہ ایک ہی جسم کے دو لا ینفک جز ہین - ایک ہی دائرہ کی دو قوسین ہین اور اون کا اتحاد جز و کو کُل بنانے کے لیے نہایت ضروری ہے اور اُن کے درمیان عادات و خصائل کے اختلاف سے خلاّق عالم کی بڑی دانشوری ظاہر ہوتی ہے - بعض صورتون مین مرد عورت سے ادنیٰ اور بعض مین عورت مرد سے کمتر ہے مگر شادی ایک دوسرے کے سقم کو پورا کرنے کا زبردست ذریعہ ہے عورت کی ساخت ساخت جسمانی ایسی ہے کہ اُس سے منشائے قدرت بوجہ احسن پورا ہو سکے مگر اُس کی شکل و شمائل اوسکے عظام اور رگ پٹھون کی نزاکت و کمزوری اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ وہ بجاے خود نامکمل اور مرد کی دست نگر ہے یہ بھی اوس کی حکمت کاملہ ہے کہ مرد کو ایسا بنایا کہ وہ عورت کی سپر اور اوس کا مددگار رہو - مرد کا شاندار چہرہ اور مضبوط قویٰ اسبات کو ظاہر کر رہے ہین کہ قدرت کا مقصود اس سے کسی امر

خاص کا پورا کرتا ہے۔ زن و مرد کے قوای جسمانی کیطرح قوائے عقل و فہم بہی ایک دوسرے کے ممد و معاون ہین۔ کسی نتیجہ پر پوہنچنے کے قبل مرد زیادہ غور و خوض کرنے کا عادی ہے مگر عورت کسی امر کی صداقت کو بلا مجت قبول کر لیتی ہے۔ مرد رائے زن ہوتا ہے عورت منصوبہ بند۔ مرد مین بہادری ہے۔ عورت مین ہوشیاری۔ مرد مین جرأت اور عزم بالجزم عورت مین احتیاط و حزم۔ مرد مین عقل عورت مین امید۔ مرد انسانیت کا دماغ ہے۔ عورت اوس کا دل۔ مرد اوسکی طاقت ہے۔ اور عورت اوس کی خوبصورتی۔ مرد عقل کی رہبری کرتا ہے۔ لیکن عورت اُن جذبات کی تعلیم دیتی ہے جو خصلت کو استوار بناتے ہین۔ مرد ہمین جس بات پر ایمان لانے کی تعلیم دیتا ہے عورت ہمین اُس سے محبت کرنا بتاتی ہے۔

لانگ فیلو کہتا ہے "جس طرح کمان مین چلہ ہوتا ہے ویسی ہی میان بیوی کی مثال ہے۔ کمان کو خم دینا یا اوس کو چلانا چلّے کے بغیر محال ہے"

مرد مین دماغی قوت زیادہ ہے۔ تو عورت مین دلی جذبات۔ مرد عقلمند۔ دوراندیش اور مدبر ہوتا ہے۔ تو عورت محبت کرنے والی۔ رحمدل۔ غمخوار۔ زندہ دل۔ حیادار اور سریع الاثر ہوتی ہے۔ عقلمندی۔ پیش بینی ہمت و تدبیر روشن خیالی راسخ الاعتقادی اور شائستگی کا مردون سے اکتساب کرکے عورت کو اپنے قوائے دماغی کی تکمیل و تہذیب کی ضرورت ہے۔ اور خدا کا خوف۔ راحت رسانی۔ ہمدردی۔ بے غرضی تحمل پرہیزگاری۔ حیا ایمانداری اُلفت اور توکل کو عورتون سے اخذ کرکے مرد کو اپنے خانۂ دل کی تہذیب کرنی چاہئے۔ خداوند عالم نے حوّا کو آدمؑ کی پسلی سے پیدا کیا ہے۔ یہ لطیف اشارہ اسباب کی طرف ہے کہ مرد اور عورت دونون ملکر ایک انسان بنتے ہین پورا انسان بغیران

دونون کے اتحاد کے نہین ہوتا اگر اس مطلب پر لوگ غور کرین اور سمجہین تو غلط فہمیان اور شکر رنجیان جو اکثر شادی کے بعد پیدا ہو کر زندگی کو تلخ کردیتی ہین، دور ہو جائینگی - فطرتاً عورت کی طبیعت امن پسند واقع ہوئی ہے اور وہ مرد کے رعب و داب سے امن پسند نہین ہو جاتی بلکہ جوہر تقدس کے تقاضا سے وہ چاہتی ہے کہ مدۃ العمر امن سے زندگی بسر ہو - مرد مین جو اخلاقی عیوب ہین اونہین عورت کی طبیعت اور عورت کے اخلاقی عیوب کی مرد کی طبیعت اصلاح کردیتی ہے -

میان بیوی کے اعلی تعلقات کی مثال کا اگر مشاہدہ کرنا مقصود ہو تو اون سال خوردہ جوڑون کو دیکھو جنہون نے تیس چالیس برس اتحاد و یگانگت مین گذارے ہون - جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہی وہ عادات و اطوار خط و خال اور بول چال مین باہمی تشابہ اور مناسبت تامہ حاصل کرتے جاتے ہین، وہ خیالات اور افعال و خواص مین ایک دوسرے سے ایسے مماثل ہو جاتے ہین گویا کہ اُن کی طبیعت فطرت کے ایک ہی سانچہ مین ڈھلی ہے - اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک ہی حوالی مین دونون نے بسر کی ہے ایک ہی آب وہوا مین دونون نے پرورش پائی ہی ایک ہی قسم کی غذا دونون نے کہائی ہے - ایک دوسرے کی مسرت و خوشحالی مین حصہ لیا ہی ایک ہی ساتھ خوشی اور رنج مین شریک رہے ہین اور ایک ہی قسم کی تاثیر صحبت نے دونون کو متاثر کیا ہے - اس سے دونون کی کمزوریون کی اصلاح ہوگئی اور عمدہ اوصاف نے گھر کرلیا -

شوہر بیوی اور گھر کے متعلق ہدایات

یہ ظاہر ہے کہ تمام مرد کامیاب و دلپسند شوہر نہین ہوتے شادی کیوقت نوشاہ کو اگر یہ توقع ہوتی ہی کہ وہ ایک دلپسند بیوی کا شوہر بنیگا تو عروس کا بھی یہ مساوی حق ہونا چاہیئے کہ اُس کا شوہر عمدہ ہو اور اوسمین وہ خاص خصائل موجود ہون جو اوسکا شوہر بننے کیلئے ضروری ہین - جو نوجوان شادی کا امیدوار ہین

انکو لازم کہ اپنی آرا ویکو میزان عقل مین- اپنی اندرونی حالت پر غور کرین- اور دیکھین کہ وہ کثیف اور ملوث ہے یا پاک اور بے لوث، محبت سچی اور بواسطۂ منفعت ہے، یا نمایشی اور بغرض لذت، تمکو اپنی قوت ارادی پر اعتماد ہے یا اینکہ تم بزدل اور غیر مستقل مزاج شخص ہو تم مین انسانی عادات، واطوار ہین یا خواص حیوانی- انتخاب اور ترجیح کے معاملہ مین قوت تمیز سے کام لے سکتے ہو- یا مستی کے نشہ مین چور ہوکر از خود رفتہ ہو گئے ہو- ان امور پر غور کرنے کے بعد اگر تم کو اپنے اوپر اعتقاد ویقین نہو تو شادی کرنے مین عجلت نہ کرو بلکہ توقف کرو اور خود کو ایک نیک ضابطہ اور عمدہ اصول کا پابند بناؤ- ذاتی درستی واصلاح مین کوشش کرو یعنی لوگون کے نیک افعال کو دیکھکر نفع اور افعال بد کے نتائج پر تنبیہ حاصل کرو- حتیٰ کہ تمہاری طبیعت سے رذائل زائل ہو جاوین- کمالات بڑہین اور عادات نیک راسخ ہون- تمہارا علم کامل اور رائے صائب ہو جائے اگر تمہارا نفس قوی ہے تو مضائقہ نہین، اپنی طبیعت کے خلاف جنگ آزمائی کرو، ریاضت سے اپنے قوی کی تکمیل کرو- پرہیزگاری کے عصا سے اوسکو ہلاک کرو، مضبوط ارادے سے اوسکو مغلوب کرو- غرض خیالات کو اعلیٰ- عزم کو متین اور نفس کو تابع کرکے ہئیت کذائی سے کوچۂ ازدواج مین داخل ہو اور ایک ایسی بیوی کے ساتھہ جو تمہاری ہم پلہ- ذہنی اخلاقی قوتون مین ہرطرح سے تمہارے مساوی ہے اور کسی قسم کی رفعت وپستی درمیان مین نہین ہے- مسرت وآسودگی کے عالم مین محو تماشا ہو تاکہ امن وخوشی اور برکت وسلامتی تمکو نصیب ہو جاوے-

اکثر نوجوان بیوی کے انتخاب مین ناتجربہ کاری سے دہوکہ کہاتے ہین اور ظاہری دلفریب شکل کو دیکھکر حسن باطن کو فراموش کر جاتے ہین اون کو اسبات کی کوشش

کرنا چاہیئے کہ بیاہ کے پہلے اپنی منسوبہ کے حالات سے بخوبی واقفیت ہوجاوے ہر لڑکی اور لڑکے کو اپنے والدین اور بزرگون سے اسبات کے مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ اُن کو اون ضروری امور سے باخبر کردین جو انتخاب زوجہ یا انتخاب شوہر کے متعلق اون کے کام آسکین۔

نوجوانون کو اپنی منسوبہ کے عادات سے باخبر ہونے کے لئے اِن امور کا دریافت کرنا ضروری ہے کہ :-

بالعموم گہر کے لوگون کے ساتھہ اوس کا رویہ کیسا ہے ؟

اوس کا طرز عمل اپنے والدین اور بہائی بہنون کے ساتہہ کس قسم کا ہے ؟

اوس کے ذاتی اطوار کیسے ہین ؟ کیا وہ اپنے بزرگون کا ادب اور اون کے فیلنگ کا لحاظ کرتی ہے ؟

کیا وہ اپنی سہیلیون کے ساتھہ مہربانی کا سلوک کرتی ہے ؟

کیا وہ مذہب کا احترام کرتی ہے ؟

وہ تندخو تو نہین ہے ؟

وہ بے درد اور مغرور تو نہین ہے ؟

وہ سادہ مزاج ہے یا تکلف پسند ؟

کیا اوس کے جذبات پاکیزہ اور زنانہ ہین ؟

وہ ہشاش بشاش رہتی ہے یا افسردہ اور مغموم ؟

اوس کے ظاہری شکل ولباس سے صفائی اور پاکیزگی ٹپکتی ہے یا وہ کثیف اور لاپروا ہے ؟ کیا وہ حسین، تندرست، شریف الخاندان تربیت یافتہ اور نیک سیرت ہے ؟

یہ ایسے سوالات ہین جن پر نکاح کے بعد کی خوشی یا رنج کا انحصار ہے - ازدواج مین دو مختلف مزاجون کا اتحاد کرانا مثلاً صفراوی المزاج کا بلغمی مزاج والے سے اور دموی المزاج کا سوداوی مزاج والے سے بیاہ کرانا بدن کی تندرستی اور نسل کی درستی کے لئے اکثر نہایت مفید ہوتا ہے - اس قسم کے اتحاد سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ قوی تندرست اور توانا ہوگی ایسے مختلف مزاجون کے اختلاط کے باعث مان باپ کا مزاج معتدل بنکر بچون مین اثر پذیر ہوتا ہے اور مزاج کے اِس اعتدال کے سبب سے بچے بہت سی بیماریون سے محفوظ رہتے ہین -

انتخاب کے مسئلہ مین ایک دوسرے امر کا لحاظ رکھنا بھی نہایت ضروری ہے یعنی ازدواج سے پہلے طرفین کے تندرست یا مریض ہونے سے حتی المقدور واقف ہونا چاہیئے - مان باپ تو اکثر زر و مال اور ثروت و سامان کو زیادہ اہمیت دیتے ہین حالانکہ جو امور مانع اتحاد و اتفاق ہین اون پر بالکل غور نہین کرتے - طرفین کا ازروے عقل و جسم صحیح و سالم ہونا نہایت ضروری ہے - جن لوگون مین کوئی خاندانی یا موروثی مرض ہو یا عیب اعضاء ہو اون کے لئے ازروئے قانون صحت ازدواج ممنوع ہے کیونکہ اسکی مصیبتون کے برداشت کرنے والے صرف وہ زن و مرد ہی نہین ہین بلکہ اُن کی آنے والی نسل اس سے غارت ہو جاوے گی -

کسی کسبی کو اپنی بیوی ہرگز نہ بناؤ - ایک نوجوان شخص جب اپنے جوڑے کی تلاش مین ہو تو اوسکو پیشہ ور فاحشہ کو کبھی اپنی بیوی نہ بنانا چاہیئے - ایک فرسودہ مخلوق، جو اپنے متاع حسن کی بجلیان سیکڑون لوگون کے خرمنِ دل پر گرا چکی ہو، جو ہزارون آغوشون مین جا کر جنسِ حسن بیچتی ہو وہ کسی کی بیوی بننے کے قابل

نہین - اگر بدقسمتی سے تم ایسی عورت کے دام مین پھنس گئے ہو تو اپنی محبت کو اوس کے ملوث جسم سے ناپاک نکرو بلکہ بعجلت ممکنہ اوس کے دام تزویر سے نکلنے کی کوشش کرو۔

نسبت قرار پانے کے بعد شادی کرنے مین تعجیل نہ کرو اکثر نوجوان محبت مین اندہے ہو کر مالہ وما علیہ پر غور کئے بغیر جلدی سے شادی کر لیتے ہین حالانکہ اون کو اوس وقت تک توقف کرنا چاہیے کہ ابتدائی جوش سے جو پردۂ غفلت عقل پر پڑ جاتا ہے وہ سرک جائے اوس کے بعد بہت غور و خوض کے ساتھہ اسبات کا فیصلہ کیا جائے کہ جسکو ایک مرتبہ ہم نے اپنی زوجیت کے لئے منتخب کیا ہے - کیا اس سے بہتر زوجہ ہم کو مل سکے گی ؟؟

اگر تم نیک پاکیزہ شریف اور محبت کرنے والی بیوی کو چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم خود نیک پاکیزہ شریف اور محبت کرنے والے بنو - اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ عورت اوس کے گہر کو خوش نما اور مسرت انگیز بنائے - گہر کو بہشت بنائے اور جیسے درختون مین پہول سے خوب صورتی ہوتی ہے اوسی طرح عورت گہر مین مہکے زندگی کی شان و شوکت کو بڑہائے تو اوس کو اِن باتون کے انصرام مین دل و جان سے اپنی بیوی کی اعانت کرنا چاہیے اوس مین ایثار علی النفس کی استعداد ہو اور وہ اوس کے ساتھہ فیاض طبع ہے -

ایسے بہت سے گہرون کی مثال ہے جن سے شادمانی اور مسرت کوسون دور ہے اور بجائے اسکے وہ ناشاد اور خانہ برباد ہین - صرف اسوجہ سے کہ صاحب خانہ سہل انگاری اور خود غرضی کے عادی ہو گئے ہین بیوی کی صحت اور تندرستی کی خاطر شوہر کو یہ امر ملحوظ رہنا چاہیے کہ آرام و تفریح کی کافی مقدار بیوی کو نصیب

ہو سکے اس لئے کہ اوس کی مقید زندگی کے لئے اسباب کی نہایت ضرورت ہے
اگر تم اپنی بیوی مین سلیقہ شعاری اور خصائل پسندیدہ دیکھنا چاہتے ہو اور تمہاری یہ آرزو ہو کہ یہ عادتین اوس مین گھر کر جائین تو گھر کو اپنے خیالات کا مرکز بناؤ - اور اپنے پیارون کو اپنے دھن - من اور تن مین شریک کرو -
محبت کی قیمت محبت ہی ہو سکتی ہے اگر تمہاری یہ خواہش ہو کہ خوش خوئی اور شگفتہ مزاجی سے وہ تمہاری غمگساری کرے مونس تنہائی بنے اور صفات محبت کی منت پذیر ہو تو وہ بہی اس بات کا مساوی حق رکہتی ہے کہ تمہاری زندگی بہی اوس کے راحت و آرام کے لئے وقف ہو جاوے - اور محبت رفق و مدارا اور حسن سلوک اوس کے بہی ساتہہ روا رکہا جاوے -
جہان خدا نے محبت کی حکومت قایم کی ہو اوس کے بدلے اگر انسانی بات حکومت کرنے لگین تو بدانتظامی کا ضرور وہان دخل ہو جاوے گا - اور سوا اے مایوسی اور تباہی کے کچہہ ہاتہہ نہ آئے گا -
اکثر شوہر اپنے اسراف و نشہ بازی، بدمزاجی، و سستی، بدانتظامی اور بے دینی کی عادات سے نہایت شائستہ عورت کو ناشائستہ بیوی غیر قانع خانہ دار اور بے پروا مان بنا دیتے ہین - حالانکہ عاقلانہ انتظام اور ذاتی کوشش اون کی بہت کچہہ معاون ہو سکتی ہے اور صرف اتحاد کے اصول کو پیش نظر رکہکر بہت سے مصائب سے وہ خود کو محفوظ رکہہ سکتے ہین، ایک فرد واحد سے یہ قطعًا ناممکن ہے کہ وہ سوسائٹی مین ترقی کی روح پہونک سکے صرف اتحاد و موافقت سے وہ ان مشکلات پر غالب آسکتا ہے، تہذیب و تمدن خود اتحاد

کا نتیجہ ہے کل تمدنی ترقیون کا راز اتحاد مین مخفی ہے تہوڑی کوشش سے زیادہ
فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملکر کام کرین - شوہر کا فرض ہے کہ فرایض
خانہ داری مین بیوی کا ہاتہ بٹائے یہ قابل شرم بات ہے کہ خانہ داری کی جنگ مین
عورتین اکیلی چہوڑ دی جائین - "جان اسٹوارٹ مل" فرماتے ہین " تمام فوائد
جو انسان کو بہایم کے مقابلے مین حاصل ہوتے ہین وہ صرف مجتمع طاقتون کا ایک
کرشمہ ہین قومون کی اجتماعی قوت جو مہتم بالشان نتائج پیدا کرسکتی ہے اون کا منفرد
حالت مین ظہور پذیر ہونا خارج از امکان ہے -

آل اولاد کے ساتہ ایمانداری اور صداقت شعاری کے ساتہ اپنا فرض
ادا کرو اس پر بہی اگر گہر کی مسرت خیز برکتین تمہین نصیب ہنون تو اسکی ذمہ داری
تم پر عاید ہوگی -

عورتون مین کشش محبت اگر ویسی ہی تیز ہوتی جیسی کہ مردون مین ہوتی ہے
تو مرد کثرت سے مباشرت کرنے کا عادی ہوجاتا اور اس سے نسل انسانی مین طبعی انحطاط
شروع ہوجاتا مگر خدا نے عورت مین ضبط اور صبر وسکون کا جذبہ پیدا کرکے مرد
کی حفاظت اور اولاد کی بے شمار برکتون کا راز اوس مین پوشیدہ کردیا ہے عورتون
مین خانہ داری کی محبت مردون سے زیادہ ہوتی ہے اگر مرد بہی اس محبت کا جذبہ
اپنے دل مین پیدا کرلین تو دونون ہم خیال اور واحد المذاق ہوجاوینگے اور یہ
نعمت دونون کی خوش حالی کا باعث ہوگی - زن و مرد ان امور پر غور کرین
اور اون مین ہم دردی اور یکدلی پیدا ہوجاوے تو انجام کیا خوب ہوتا ہے - اس سے
نفرت نا اتفاقی اور خانہ جنگیان نیست و معدوم ہوجاوین گی اور امن و آسایش

کی برکتین نصیب ہو کر دنیا مین باغ عدن کا لطف آئے گا -

اپنے گھر کو اپنے ہاتھون سے سجاؤ - دیکھو بیا بئی ملکر اپنا گھونسلا بناتے ہین اور موسم بہار کے لطف اوٹھانے کے لئے وہ کیسی پیش بندیان کرتے ہین - باوفا رہو محبت کرو - تم اپنی بیوی سے محبت و عزت کی کیونکر توقع کر سکتے ہو جب کہ تم خود اوسکو بھول بیٹھو ؟

اس خیال سے بے فکر نہو جاؤ کہ تمہاری بیوی اس بات کو جانتی ہے کہ ”تم اوس سے محبت کرتے ہو“ بلکہ لساناً یا عملاً اوسکو اکثر یقین دلاتے رہو کہ ”در فی الحقیقت تم اوس سے محبت کرتے رہو“ تم دیکھو گے کہ یہ متواتر دلاسا اور تشفی کرنا باہمی تعلقات کو استوار کرکے اوسکو تمہارا کس قدر دلسوز اور راحت رسان بنادے گا - اگر تم اوس کے ہو جاؤ اور وہ تمہاری ! تو زندگی کسقدر پُر لطف ہو جائے -

اگر تمہاری بیوی کی طرف سے کسی امر مین اظہار ناراضی ہو تو اوس کو سخت سست نہ کہو بلکہ زجر و توبیخ کے خیال کو اپنے صفحۂ دل سے محو کر دو اور وہی طرز عمل اختیار کرو جس سے برسون پہلے تم نے بیوی کو اپنی محبت مین گرویدہ بنالیا تھا تم اوسکے والہ اور وہ تمہاری شیدا ہوگئی تھی -

اکثر پہلی ملاقات مین جس گرم جوشی کا اظہار ہوتا ہے بتدریج نا معلوم طور پر وہ سرد مہری سے مبدل ہو جاتی ہے - آرزوئین وہمی ہو جاتی ہین - امیدین دھندلی پڑجاتی ہین اور بجائے رغبت و اُلفت کے ایک قسم کی کراہت - ایک نوع کی سیری پیدا ہو جاتی ہے - اِسکے اصلی اسباب دریافت کرنیکے جو لوگ متمنی ہین اون کو معلوم رہنا چاہئے کہ ظاہری خوبصورتی - جسمانی صفات یعنی حُسن صورت محض ایک

خیالی چیز ہے - ایک معینہ مدت کے بعد اس کا پُربہار زمانہ ختم ہوجاتا ہے پس ابتدائی جوش اور دلولہ کے دہیمے ہوجانے کے بعد اور اُس مدت معینہ کے اختتام کے بعد کوئی شے حُسن سے زیادہ استوار ہونی چاہیئے جو متعاقدین کو اتحاد کی دائمی گرہ مین باندہ دے - وہ کیا چیز ہے ؟ وہ کوئی عسیر الحصول شئے نہین ہے - وہ قابل قدر جنس باطن کی خوبصورتی ، روحانی صفات یعنی حسن سیرت ہے -

چونکہ ازدواج ایک روحانی تعلق ہے اسلئے اس تعلق کی پائداری کے لئے ہم کو اوسی کے مناسب حال سامان بہم پونہچانا چاہیئے اور اتحاد دائمی حاصل کرنے کے لئے مرد کو عورت کے روحانی[۵۱] اور جسمانی[۵۲] دونون صفات کا عاشق ہونا چاہیئے جو محبت محض لذات جسمانی کی اُمنگ سے پیدا ہوتی ہے وہ کبھی پائدار نہین ہوتی - تجربہ سے یہ بات ہر شخص بآسانی معلوم کرسکتا ہے کہ بار بار ایک ہی قسم کی لذت کا محسوس کرنا اکثر اسبات کا سبب ہوا کرتا ہے کہ انسان کی رغبت اوس لذت کی طرف سے کم ہوجائے - روحانی لذتون کو یہ حال نہین ہے - روحانی لذات اس قسم کی کیفیت رکھتے ہین کہ انسانی عیش و عشرت کے سامان اون کے مقابلہ مین ہیچ ہین - جن دوستون مین روحانی اور باطنی تعلق ہے اون کی محبت محض جسمانی

حاشیہ ۵۱ روحانی صفات - عادت کی خوش نمائی ، خصلت کی تہذیب ، مذاق کی نفاست ، باطن کی پاکیزگی ، ظاہر کی صفائی ، دل کی نرمی ، زبان کی صداقت ، انتظام کی لیاقت ، خانہ داری کی قابلیت ، محبت کی راستی - عہد و پیمان کی پختگی وغیرہ ١٢

۵۲ جسمانی صفات - چہرہ کی صفائی ، آنکھون کی خوشنمائی ، قد کی موزونی ، بالون کی درازی اعضا کا تناسب وغیرہ ١٢

لذتوں پر مبنی نہین بلکہ ادن مین سے ایک کی روح دوسرے کی روح مین پیوست ہوجاتی ہے اون کو ہر صحبت مین نیا لطف اور ہر ملاقات مین نیا سرور حاصل ہوتا ہے ہر خیال اور ہر جذبہ اون کی زندگی پر ایک نئی روشنی ڈالتا ہے اور ان کی الفت و محبت کو ترقی دیتا ہے۔

(سلسلہ جاریہ)

دنیا کی کل راحتین بیاہ پر منحصر ہین مگر ایسے بہت سے لوگ ہین جو تاہل کو جنجال بتاتے ہین وہ تھوڑے ہی عرصے مین اس تعلق کو ایک غلطی کے نام سے تعبیر کرتے ہین۔ تعلق زناشوئی ہرگز غلطی نہین ہے بلکہ جو لوگ اس پاک اور حکیمانہ تعلق کو غلطی بتاتے ہین وہ خود سخت مغالطہ مین ہین وہ اس خداداد عطیہ کی قدر شناسی نہین کرسکتے۔

بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہین جن کے خیالات عالم نسوان کے متعلق بے حدپست اور فضیحت آمیز ہین وہ شادی کو نفس پرستی کا ایک آسان ذریعہ سمجھے ہوئے ہین - اون کا خیال ہے کہ عورت بے لگام مردون کے احتفاظ نفس کے لئے ایک قدرتی آلہ ہے۔ وہ سمجھتے ہین کہ شادی سے قانوناً اونہین عیش پرستی کی اجازت مل گئی ہے - ایسے بے حرمت لوگ جو کوچہ و بازار مین نظر بازی کرنے مین بے دریغ ہون، جو پاکدامن عورتون کے سرمایہ عفت کے غارت گر اور گھروالیون کے خوبیٔ عفت کے آبروریز ہون، جنھون نے اپنا نصب العین اس اصول کو گردانا ہو کہ عورتون کے دامن عصمت کو بے حمیتی سے ناپاک کرین اور اونکو

بے عصمتی سے داغدار بنائین وہ تعلق زناشوئی کی قابلیت ہی نہین رکھتے بلکہ وہ جامۂ انسانیت ہی نہین رکھتے - ایسے بے بصیرت لوگ تہذیب وشائستگی سے دور اور محروم ہین -

کوئی شخص کیسا ہی متمول ہو اور اوسکی پوشاک کیسی ہی امیرانہ ہو اگر اوس کے خیالات بیوی اور شادی کی نسبت ایسے پست ہون تو وہ ہرگز کسی بیوی کے قابل نہین - کیونکہ یہ شخص معارض اکابر سلف ہونے کے علاوہ اپنے خالق کی بھی توہین کرتا ہے - اگر شوہر بیوی کے معنی تابعداری کے لیتا ہے اور تابعداری سے اوس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اوس پر جبر وحکومت کرے تو بہتر ہے کہ یہ لفظ تمدن کے دفتر سے خارج کردیا جاوے -

عیاش شخص ازدواج کی برکتون سے حلاوت اندوز نہین ہوسکتا یہ برکتین صرف اون لوگون سے مختص ہین جو پاکیزہ مشرب اور اپنے جذبات کو عقل اور اخلاق کی حکومت کے تابع رکھہ سکتے ہین - ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ زندگی کے اس نہایت پاکیزہ تعلق کو بے شرمی اور بے غیرتی کی حکومت سے نجات دلوائین اور بجائے اِسکے محبت کا سکہ جو نہایت معزز اور غایت درجہ مقبول ہے اوسکو رائج کرین -

جو شخص عورت کے ساتھہ اپنے رشتہ کو سچا رشتہ اور زندگی بھر قایم رہنے والا جانتا ہے اور اُسکو حقیقی خیرخواہ اور سچا دوست قبول کرتا ہے وہ سب سے اچھا شوہر ہے اور اپنے فرائض کو بہترین طریقہ سے ادا کرنے والا ہے مگر جو ایک سے چھوڑ دوسرے اور دوسرے کو چھوڑ تیسری اسی طرح سلسلہ قایم رکھنے مین کوئی عار نہین

سمجھتا تو چونکہ وہ خود ایک عورت کے ساتھ وفادار نہین تو کوئی عورت بھی اوسکے ساتھ وفاداری نہین کر سکتی لہذا ایسے شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ شادی کرنا غلطی ہے۔

ایک اور فرقہ ہے جو شادی کو لاٹری سے مشابہ کرتا ہے۔ اگر ہم عقل کی آنکھون پر پٹیان باندھ لین اور تجسس، تامل، تدبر کی قوتون کو معرض التوا مین ڈالدین، اگر ہم بلا تامل شوہر یا بیوی بن جائین۔ اور اوسقدر غور و فکر کرنے کی بھی زحمت گوارا نکرین جتنی کہ ہم کسی کو ملازم رکھتے وقت کرتے ہین جسکی بحالی برطرفی ہماری قلم کی ایک حرکت پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر صرف چہرہ مہرہ یا کیسہ زر کی کشش سے ہمارا عدم ضبط جاتا رہے۔ ایسی صورتون مین لاکلام شادی لاٹری ہو جاتی ہے۔ جس مین ممکن ہے کہ انعام ہمارے نام نکلے مگر نو اور صورتین ایسی ہین جن مین ہمارے نام کے آگے صفر ہو سکتا ہے۔

لڑکیان ۔ حسن تعلیم سے صحبت کی قدر شناس بنائی جائین اور سچائی شائستگی ہمدردی اور محبت کی قابلیتون سے آگاہ کیجاوین جن کا وجود ایک شریک اور حصہ دار زندگی مین بہ ضرور ہے اور وہ کسی مرد کی صورت دیکھتے ہی جامہ سے باہر نہو جائین بلکہ اطمینان سے کام لین اور اس بات پر غور کرین کہ جسکو ایک مرتبہ اونہون نے پسند کیا ہے کیا اس سے بہتر شوہر مل سکے گا؟

وہ اس پسند کئے ہوئے شوہر کا امتحان کرین کہ وہ بزرگون کا ذکر حقارت سے تو نہین کرتا اور کیا وہ ہر شخص کے ساتھ خلق کا برتاؤ کرتا ہے؟

لڑکے حسن باطن اور اون اوصاف کے قدر شناس بنائے جائین جن کا ایک

ایسی بیوی میں موجود ہونا ضروری ہے جس کے ساتھ انہیں اپنی عمر عزیز کو وابستہ کرنا ہے اور جس کی خوش خوئی اور خوش مزاجی پر آیندہ کی ساری مسرتوں کا مدار ہے -

اور یہ دونوں راستی وانصاف کو اپنا رہبر اور مآل اندیشی کو اپنا نصب العین قرار دیویں تو پردۂ غیب میں جوڑی کامیابیاں پوشیدہ ہیں وہ اون کو ضرور حاصل ہو جائیں گی -

عمر لائقہ کو پہونچنے کے بعد کنوارے رہنا وضع فطرت کے خلاف ہے انسان بہ مقتضائے فطرت، وحدت و تجرد کی زندگی بسر نہیں کرسکتا اور دوسرے ہم جنسوں کے ساتھ ملکر جماعت[۵] بنانے کے لیئے مجبور ہے اور جماعت کا حاصل ہونا مرد اور عورت کے اجتماع پر منحصر ہے اور یہ اجتماع ازدواج پر موقوف ہے اس لیئے ازدواج انسانیت کا ایک رکن اعظم ہے -

بیاہ سے چونکہ سب طرح کی راحت ملتی ہے اس لیئے اس سے انسان کی عمر میں ترقی ہوتی ہے اور وہ بے شمار عوارضات اور بدکاریوں سے محفوظ و مصئون رہتا ہے اور جسمانی اور عقلی قوتیں قایم رکھنے کے لئے بیاہ کی ضرورت ہے - مرد کا حقیقتاً مرد ہونا اور عورت کا صحیحاً عورت ہونا صرف ازدواج سے ظاہر ہوتا ہے - ازدواج اخلاق حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کے حصول و بقا کا ذریعہ ہے، وہ ہم جنسوں کے ازدیاد اور قبائل کی توفیر کا وسیلہ ہے - ازدواج حب وطن کا موجد اور اقوام کے اتحاد و سعادت کا ذریعہ ہے - متمدن و غیر متمدن جملہ اقوام کی تاریخ سے بیاہ کے

[۵] خاندان - گھرانا ۱۲ -

قدامت[۱] کی تصدیق ہوتی ہے۔ پُرانے زمانے مین بہی ازدواج ہر وقت اور ہر قوم کے نزدیک ممدوح اور تجرد ہمیشہ مذموم کرر ہا ہے اس لیے کہ ازدواج منبع حیات اور تجرد باعث ممات ہے۔ قومون کے اعلیٰ تہذیب کی یہ شناخت قرار دی گئی ہے کہ وہ بیاہ اور بیا ہون کا غایت درجہ پاس و لحاظ کرتے ہون۔ اور اِسکو کسی قوم کے زوال کا پیش خیمہ بتلایا گیا ہے کہ اُس کے درمیان سے عقد کی پابندی اوٹھہ جائے۔

اگر یہ خیال کیا جاوے کہ مجرد رہنے والے مرد غم و فکر خانہ داری سے آزاد رہتے ہین۔ اور تجرد اختیار کرنے والی عورتین حمل کی تکلیفات اور تولید کی مشکلات اور بچون کی پرورش کے اہتمام سے وارستہ رہتی ہین تو سب سے پہلے اس آزادی اور وارستگی کا نیتجہ یہ ہونا چاہیئے کہ مجرد رہنے والے مرد اور عورتین متاہلون سے زیادہ عمر پائین اور بہت سے امراض سے محفوظ رہین لیکن یہ فکر و گمان غلط و باطل ہے اسلئے

حاشیہ[۱] قوم بنی اسرائیل اور بابل مصر و یونان و روم کے قدیم باشندون کے نزدیک ازدواج نہایت ضروری شمار ہوتا تھا۔ فلاسفۂ یونان یعنی سقراط افلاطون و ارسطاطالیس نے یہ ثابت کیا ہے کہ ازدواج ایک خدمت ہے جو قوم و ملت کے بقا کے لیے کیجاتی ہے۔ حکیم سولان کے مقرر کردہ اصول و قوانین کی رو سے حاملہ عورتون کی حرمت و رعایت اِس لئے زیادہ کیجاتی تہی کہ عورتون مین تزویج کی ترغیب و تشویق پیدا ہوجائے اور اسلام بہی مانع رھبانیت ہے شریعت غرائے محمدی نے بہی تجرد کی بُرائی اور تزویج کی مدح مین (عورتون مین بہتر وہ ہے جو بہت جنے اور جنت ماؤن کے پاؤن کے نیچے ہے) عورتون کو والدہ بننے کی ترغیب کی نظر سے ہی فرمایا ہے ۱۲

کہ نقشہ شمار و اعداد سے ظاہر ہے کہ ناکحین کی عمر بہ نسبت مجردون کے زیادہ ہوتی ہے (۷۸) متاہل چالیس سال کی عمر کو پونہچتے ہین درحالیکہ (۴۱) کنوارے اِس عمر تک جیتے ہین - (۶۰) سال کی عمر تک اٹھانوے متاہل زندہ رہتے ہین اور اون کے مقابلہ مین صرف (۲۲) کنوارے یہ عمر پاتے ہین گویا متاھل اور مجرد لوگون مین ۴½ اور ایک کی نسبت ہے -

(۳۰) سے (۴۵) سال کی عمر تک پونہچنے والی عورتون مین سے (۲۷) منکوحہ اور (۵۲) غیر منکوحہ عورتین ہوتی ہین اور ان مین ایک ثلث کا فرق ہے -

متاہل لوگون کی نسبت مجرد آدمی اپنی تندرستی کا بہت کم خیال کرتے ہین گو وہ بظاہر مزے سے آزادانہ زندگی بسر کرتے ہین مگر یہ طرز زندگی اون کے مفید نہین - مجردون کے کسی کاروبار مین انتظام و قرار نہین - اون کے کہانے کا وقت سونے کا وقت مقرر نہین - اسی لئے مجردون مین بدہضمی کی شکایات اور شراب خواری اور بدکاری کی بیماریون کے سبب سے دوسرے مہلک امراض بہت پائے جاتے ہین جو اون کے عمر کی بنیاد کو برباد کر دیتے ہین - اون کا کوئی شریک حال نہین ہوتا جو اون کی نگہداشت کرے علاوہ ازین کوئی یار غمگسار نہونے سے وہ اپنے رنج و غم کا حال بہی ظاہر نہین کر سکتے - اور بہ ایں وجہ اون کو اکیلی جان پر برداشت کرنا ہوتا ہے -

متاھل لوگ منتظم طور پر زندگانی بسر کرتے ہین اور سب کاروبار اون کے قاعدہ اور اسلوب سے چلتے ہین - بی بی کی کارگذاری اور خدمت بچون کی طرف سے رعایت و احترام اور سب کا ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت کرنا

انسان کی صحت وسلامتی اور حصول سعادت کا ذریعہ ہوجاتا ہے -

گو منکوحہ عورتون کی زندگی وضع حمل اورامراض متعلقہ ولادت کے سبب سے پُرخطر معلوم ہوتی ہے مگر شوہر کی خوش معاملگی اور صحبت اور اولاد کے دیدار سے تسلی و فرحت اون کی صحت اور اطمینان قلب کے قوی ذرایع ہین -

اعضائے تناسل اگر اپنے طبعی فعل سے باز رکہے جاوین توجنون، اختناق الرحم لغوظ دائم، اضطراب وحزن، کمی اشتہاء وغیرہ امراض نہ صرف جسم کی لطافت وملاحت کو بے رونق کر دیتے ہین بلکہ قوائے عقلیہ پر ان کا نہایت بُرا اثر ہوتا ہے خودکشی کرنے والون سے فیصدی (۶۷) مجرد لوگ پائے جاتے ہین- پیرس کے ایک ہسپتال مین (۱۷۲۶) دیوانون مین سے (۱۲۷۰) جوان لڑکیان پائی گئین!

الغرض ازدواج صحت بدن کو پائدار کرتا ہے اور ہوا وہوس کی آگ کو تسکین دیتا ہے وہ عشق کے زخمون کو شفا اور ہجر کے دردون کو دوا دیتا ہے- نیند خراب کرنے والے عاشقانہ خوابون اور جسم وجان کو بے چین کرنے والے مستانہ خیالون کے لئے ازدواج ایک داروئے بہوش ہے -

بیاہ کی ضرورت عقلی یہ ہے - کہ بقائے نوع انسانی جس سے توالد وتناسل اور بقائے نام ونسب مراد ہے اوس کا اقتضاء یہ تہا کہ حکمت کاملہ سے کوئی شخص ایسا ہی خلق کیاجاوے جو مرد کے مادہ خلقت کا حامل اور اُسکے قوت شہوانی کا رافع ہو- یہ سب صفات بجز جفت انسان (عورت) کے غیر مین تماماً موجود نہ تہے اسوجہ سے حکمت آلہی نے یہ اقتضا کیا کہ ہر مرد اپنا جفت قرار دے جس سے امور خانہ داری کا انتظام، راحت وآرام کا سرانجام اور بقائے نوع انسانی کا انصرام

ہو اور جب شادی کا نتیجہ حاصل ہو تو وہی عورت اولاد کی رضاعت و پرورش کرے

"بیکن" کا قول ہے کہ "کم عمری مین بیویان ہماری محبوبہ ہین، ادھیڑ عمر مین ہماری غم خوار ہین - اور ضعیف العمری مین خادمہ ہین اسواسطے انسان کو ہمیشہ شادی کرنا چاہیئے"

بلا عذر عقلی اپنی عمر کو تجرد مین گزارنا بے عقلی کی علامت ہے، ایسا کرنے سے دنیا کا راحت و آرام برطرف ہوجاتا ہے اور لاتعداد قباحتین اس سے لاحق ہوجاتی ہین - "ڈاکٹر ہیف لینڈ" کا خیال ہے کہ "شادی کرنے سے عیاشی - زناکاری، سرد مہری اور قدرتی استغنائی کبھی نہین ہونے پاتی - شادی سے لطف و عشرت ایک اعتدال کے ساتھ حاصل ہوتا ہے اور خاندانی مسرت جو ایک بڑی نعمت ہے وہ ہماری جسمانی اور اخلاقی ترقی کے لئے بہت مناسب ہے، اسکے باعث طبیعت بشاش اور آسودہ حال رہتی ہے - اور یہ بشاشت و آسودگی عمر درازی کی جڑ ہے"

ازدواج سے صرف توالد و تناسل کا فائدہ نہین حاصل ہوتا بلکہ تمام اعضائے بدن کی نشو و نما کے لئے یہ ایک لازمہ اور فعل طبیعی ہے جس سے تمام جسم و جان کا کام اور روح و بدن کا انتظام قایم و دایم رہتا ہے - جبکہ ذی روح کے آلات صحیح ہضم رکھتا ہے اور بقائے زندگی کے لئے جیسا کہ اوس کا کہانا پینا اور کہائے ہوئے کو ہضم کرنا اور فضلات کا نکالنا ایک امر طبیعی ہے - اوسی طرح صحیح اعضائے تناسل رکھنے والے مخلوقات بہی اعضائے مذکور کے متعلقہ کاروبار کے ایفاء اور بجا آوری کے لئے مجبور ہین -

انسان کو جب بہوک لگے تو کہانے اور پیاس کے وقت پینے اور جب دل مین آتش عشق مشتعل ہو تو ازدواج سے کیون روگردانی کرے ؟

شادی کا مقصد اولی یہ ہونا چاہیئے کہ متعاقدین اپنے فطرتی حق سے محروم نہ رہین - مرد بعض اوقات اپنی بیوی کو مثل ایک جائداد غیر منقولہ کے سمجھنے لگتا ہے اس خیال کی بنیاد سراسر خودغرضی پر ہے وہ حقوق جو کارخانہ قدرت سے ہر فرد کو ملے ہین اون کا اقتضا یہ نہین ہے کہ ایک دوسرے کا مالک حقیقی بن بیٹھے جو شائستہ اور روشن خیال مرد ہوتے ہین وہ اپنی عورتون کے اونہی حقوق مین پرورش کرتے ہین جو اون کو ملے ہین - خدا نے زندگی پیدا کرنے کی طاقت صرف مرد کو نہین دی ہے بلکہ زن و مرد دونون کو اوس نے قوت تولید کا یکسان وارث بنایا ہے -

شادی کے بعد راحت سے زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بے کاری سے قطعی پرہیز کیا جاوے اور جسمانی و دماغی محنت کو کبھی فراموش نہ کیا جاوے اس لئے کہ گھرون کا چین و آرام - آرام طلبی اور کاہلی کی چٹان سے ٹکرا کر تباہ و برباد ہوجاتا ہے کاہل شخص کی زندگی ایک ایسے جہاز سے مناسبت رکھتی ہے جس مین نہ تو کوئی سامان ہے اور نہ اوس جہاز کی منزل مقصود کا پتہ ہے - پس بعید نہین کہ وہ طوفان خیز سمندر کے غیر محفوظ راستون مین جاکر تباہ و برباد ہوجاوے - محنت مشقت اور تردد رزق کو بقائے نوع انسان کے لئے لازمی قرار دینے مین صانع قدرت کی بڑی مصلحت ہے انسان کے لئے محنت مین کارساز عالم نے بڑی بڑی برکتین ودیعت کی ہین -

دیکھو! مخلوقات عالم کی زندگی کا یہی راز ہے - جلب منفعت دفع مضرت اس سے وابستہ ہین - کاہل مرد یا سست عورت اس دنیا مین دونون ناشاد ہین - انسان مین محنت کا ہونا ایسا ضروری ہے جیسے جسم کے واسطے روح کا ہونا لازمی ہے - محنت سے مراد ورزش جسمانی نہین ہے - کیونکہ یہ تو بہایم بھی کرسکتے ہین بلکہ محنتی

وہی شخص کہلائے گا جو دماغی قوت کو بھی صرف کرتا ہو - اور اوسکی جسمانی طاقت قوت دماغی کے تابع ہو -

بقاے صحت کے لئے - موجودہ اور آیندہ راحت کی خاطر اور اپنی اولاد کی سرسبزی کے لیئے - میان بیوی کو شغل خاطر کی ضرور عادت ڈالنا چاہیئے - کاہلی یا سستی دونون کے لئے مضر ہے اِس سے انسان ناخوش برخواستہ خاطر اور ناشاد رہتا ہے - کام نہ صرف انسان کی ضروریات ہی کو رفع کرتا ہے بلکہ اوسکو تندرست بھی رکھتا ہے اور اس سے عقل و تجربہ حاصل ہوتا ہے - محنت انسان کو تسلی اور راحت دینے والی اور ڈہارس بندہانے والی شئے ہے - اوسے حرص وطمع اور بُری خواہشات سے بچاتی ہے - انسان کی زندگی محنت و برداشت سے بنی ہے اگر انسان کچھہ نہ کرے تو یہ ظلم سب طرح کے ظلمون سے قبیح ہے - جو لوگ عالم شباب مین ہر کام کو زندہ دلی سے کرتے ہین وہ بعد کو ذرہ ذرہ سی باتون مین ہمّت نہین ہارتے - ایسی عادت کے لوگ زندگی کے ہر کام مین کامیاب ہوتے ہین - واضح ہو کہ محنت اور کوشش سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے اور اس سے صدہا چیزین بنتی ہین - قسمت کے بجاے محنت سے انسان انسان بنتا ہے - قسمت ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کے ظہور پذیر ہونے کی منتظر رہتی ہے مگر محنت جب مستقل ارادے کی جاوے تو ہمیشہ وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے - قسمت بستر مین پڑی سوتی رہتی ہے اور اسبات کا انتظار کرتی رہتی ہے کہ ڈاکیہ کسی نہ کسی کے ترکہ کی خوش خبری لائے اور محنت علی الصباح بیدار ہو کر قلم یا ھتوڑا ہاتہہ مین لیتی ہے اور اِس طرح آسودہ حالی اور کشایش رزق کی بنیاد ڈالتی ہے - قسمت جب وقت نالان ہے محنت اوس وقت

چچھماتی اور سیٹی بجاتی ہے۔ قسمت اتفاقات پر تکیہ کرتی ہے اور محنت کیرکٹر پر۔ قسمت حضیض نکبت مین گر کر عیش پرستی مین پڑجاتی ہے اور محنت مدارج رفعت پر پونہچکر اپنے بل پر کھڑی ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے کام کے ساتھ دلی محبت رکھتا ہے جو چھوٹے سے چھوٹے پیمانے پر قناعت کے ساتھہ اوسکو شروع کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح مین اپنے اِس خاص کام یا پیشہ مین کامل دستگاہ بہم پونہچاؤن گا اور اسکے ہر پہلو سے بخوبی واقف اور باخبر ہوجاؤن گا اور جس کو اپنا کام اور اپنی اُجرت کمانے سے زیادہ تر عزیز ہے۔ اوس کو یقیناً اچھا صلہ ملے گا اور دنیا کے ہر کام مین اوسکو کامیابی ہوگی۔ مگر جو کام بلا لحاظ نتیجہ کیے جاتے ہین اون پر مصروفیت کا اطلاق ہرگز نہین ہوسکتا۔ اصلی کام وہ ہے جس سے کوئی خاص نتیجہ متفرع ہو۔

قناعت قیام تندرستی کے لیے ضروری ہے۔ قناعت پسند دماغ۔ راحت روح۔ تناسب اعضا۔ لذت جان بے محنت کے یہ باتین نصیب نہین ہوسکتین **"لانگ فیلو"** کا مقولہ ہے کہ "ہر کام مین ہمین کامیابی حاصل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اوس کے انجام دینے مین بہ دل وجان مصروف ہوجائین اور ذاتی مفاد یا شہرت کے خیال کو اپنے دل مین بالکل جگہہ نہ دین بلکہ ہر کام کو یہ سمجھہ کر کرین کہ اس کا کرنا ہمارا فرض عین ہے"

عورتون اور مردون کو چاہیئے کہ اپنی زندگانی کا کوئی خاص مدعا قرار دین۔ مدعاے زندگی معین کرنے کے بعد اوس کے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا روح وجان کو ایسی راحت بخشتا ہے جو بڑے سے بڑا خزانہ صرف کردینے سے بھی نہین حاصل ہوسکتی۔

"جارج ہربرٹ" کہتا ہے "کہ اگر تم اسوقت مفلس ہو تو مضائقہ نہین اپنی زندگی کا ایک اصول - اپنی ہستی کا ایک مدعا قرار دو اور اوسکو پورا کرنے کے لیے باقاعدہ اور ان تھک کوشش کرو - ایک وقت آتا ہے کہ تم اوس کے صلہ سے مالامال ہوجاؤ گے"

جن کی زندگی کا مقصود اعلیٰ ہے اون کا طرز معاشرت بھی اعلیٰ اور زندگی کے صعوبات سے پاک ہے - اس طبقہ مین بڑے بڑے باثر ومال دار خطیب وادیب ، ملک التجار اور سربرآوردگان ملک پائے جاتے ہین - صرف یہی نہین بلکہ اون کی ہمتین عالی ، ارادے بلند اور طبیعتین جودت پر ہوتی ہین - یہ وہ لوگ ہین جو بہترین گھرون مین رہتے - بہترین غذائین کھاتے ہین اور ان لوگون کو برکات دینوی مین بہت بڑا حصہ ملا ہے - ان لوگون کو اعلیٰ صحت نصیب ہے ، یہ بڑے روشن دماغ لوگ ہین اور سوشل زندگی کے اعتبار سے بھی یہ معزز و ممتاز ہین - یہ وہ لوگ ہین جو بڑے علم دوست اور بہترین کتابون کے مصنف ہین اور اعلیٰ درجہ کا لٹریچر ان کے حصہ مین آیا ہے -

"جان ڈولو" کے لوح مزار پر حسب ذیل عبارت کندہ ہے -

"یاد رکھو کہ محنت ہمارے وجود کی علت غائی ہے - وقت سونا ہے اس کا ایک لحظہ بھی ضایع نہ ہونے دو بلکہ اس کا حساب کتاب رکھو - کار امروز بفردا مگذار - وقت کو صرف نہ کرو بلکہ اس سے کچھ پیدا کرو - جب تک تم مین رمق حیات باقی ہے کچھ نہ کچھ کئے جاؤ - اپنی زندگی مین سب سے بڑی نیکی کرنا سیکھو"

سست آدمی نے دنیا مین کبھی ترقی نہین کی ہے جنھون نے وقت عزیز کا ایک

لحظہ بھی رائگان نہین کیا یہ وہ لوگ ہین جنہون نے دنیا کو موجودہ دنیا بنادیا - یہ قدرتی
بات ہے کہ ہم اوس شخص کو زیادہ پسند کرتے ہین جس کے اغراض ومقاصد معینہ ومقصودہ
ہون اوراون کی تکمیل کے لیئے اوس نے راہ راست اختیار کی ہو اور اوس شخص سے
نفرت کرتے ہین جو تکمیل طلب امور کے پورا کرنے کے بجاے اوسکی بابت نشا نیان کرتا
ہو قسمت بالذات کوئی بڑی طاقت والی شئے نہین ہے جیسا کہ بالعموم ہر بات کو اُس
سے منسوب کیا جاتا ہے - عملی کاروبار مین خوش انتظامی کا دوسرا نام قسمت ہے -
"رچلیو" کہا کرتا تھا کہ وہ کسی بدقسمت شخص کو نوکر نہین رکھے گا یعنی ایسے شخص
کو جس مین عملی قابلیتین مفقود ہون اور تجربہ سے استفادہ کرنے کے ناقابل ہو -

دنیا مین جسقدر کامیاب اور بامراد لوگ گذرے ہین وہ تمام قسمت یا تقدیر سے
کامیاب نہین ہوئے بلکہ سرگرمی اور مستقل مزاجی نے فتحمندی اور کامیابی کا سہرہ
اون کے سر باندھا تھا -

"مسٹر نیسمتھ" مشہور انجنیر نے ایک بار کہا کہ "اگر کوئی مجھہ سے خواہش کرے
کہ مین اپنے عمر بھر کے تجربہ کو ایک جملہ مین بیان کرجاؤن تو وہ جملہ یہ ہوگا کہ فرض پہلے
راحت بعد" مجھے اس بات کے کہنے کا حق ہے کہ بے شمار نوجوان جو کم بختی کا رونا
روتے ہین اون مین دس مین سے نو آدمی ایسے ہوتے ہین جو اس اصول پر اولٹا عمل
کرتے ہین - دنیا مین یہ بدترین اصول ہے کہ راحت مقدم اور فرض بعد"

شوہرون کے لیئے سیانہ روی

میان بیوی کے خوش خوش زندگی بسر کرنے کے متعلق عامہ خلائق مین تین اصول

متداول ہین -

"وہ کہا جاتا ہے کہ وہ جنس مذکر کو دنیا کا بے پایان راحت و آرام اس طرح حاصل ہو سکتا ہے
کہ وہ نفس پرستی اور عیش پسندی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے - وہ کتخدا ہو
خواہ کنوارا - بلا لحاظ جائز یا ناجائز حلال و حرام - بہرکیف جہان سے لذت نفسانی
اوسکو حاصل ہو سکتی ہو وہ حاصل کرے" ایک پاکباز اور پاکیزہ منش شخص کے نزدیک
اس مسئلہ کی لغویت مین کیا کلام ہو سکتا ہے اس لئے کہ یہ بات اصول فطرت کے
خلاف متمدن اقوام کی متانت سے قطعاً نامربوط اور اون کی شائستگی کے بالکل ناقص
ہے اس اصول نے مہد عیاشی مین پرورش پائی ہے - یہ اہل ہوس اور شہوت
پسندون کی من گھڑت اور عامی و جاہل لوگون کا فریب ہے - نقصان مال زوال
آبرو اور امراض ردی کا حادث ہونا اس کا لازمی نتیجہ ہے -

دوسری تھیوری یہ ہے کہ "قواے شہوانی کو بیاہی زندگی مین بجز افزائش
نسل کے خیال کے کسی اور ارادے سے استعمال نہین کرنا چاہیئے" یہ پہلی تھیوری
کے متضاد ہے با این ہمہ یہ امر قابل غور ہے کہ اگر بیاہے لوگون کے لئے یہ بات ممکن
ہوتی کہ وہ چھ مہینے یا سال بھر تک عالم تجرد مین رہ کر مباشرت سے پرہیز کرین تو یہ بھی
لازم آتا ہے کہ وہ اس مدت کو اور بھی طول دے سکین حالانکہ اس اصول پر قایم رہنے
کے لئے اوس ایثار و خود ضبطی کی ضرورت ہے جو افراد انسانی کی ایک بڑی تعداد کے
حیطۂ امکان سے خارج بات ہے - ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگ جو شادی کرنے
کے بعد چھ چھ مہینے تک مباشرت نکرنے کا اقتدار رکھتے ہون الشاذ
کالمعدوم کے حکم مین ہین -

تیسری تھیوری کو عالم اور دیندار لوگ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہین اون لوگون کا خیال یہ ہے کہ ہر کسی شخص کو اسبات کا حق نہین ہے کہ وہ شادی اس عزم سے کرے کہ حتی الامکان پدری یا مادری فرایض و ذمہ داریون سے وہ گریز کرے گا توالد و تناسل کے خیال سے گریز اور اوسکی ذمہ داری سے غفلت کرنا جسمانی عقلی اور تمدنی نقصان کا موجب ہوتا ہے مگر توالد و تناسل کی رعایت ملحوظ رکھنا یہی اس تعلق کی علت غائی نہین ہے بلکہ یہ امر ضرور مد نظر رہے کہ میان بیوی کی جسمانی طاقتین منفرداً تندرستی سے ہم پلو رہین" قواے شہوانی کو بقاے نسل کے فعل کے لئے محدود کردینے سے بالعموم بیاہی زندگی کی برکتین اوٹھ جاوین گی - حالانکہ خداوند عالم کا پاک مقصد اس تعلق سے یہ بھی ہے کہ زن و مرد مین پیار و محبت کا رشتہ قایم ہو - ایک دوسرے کے رنج و راحت مین شریک ہو اور ایک دوسرے کا مددگار و مونس بنے - اون کے درمیان صدق دلی اور اخلاص بڑھے اور اوس الفت و غمخواری کا جذبہ پیدا ہو جس پر گھر کا چین و آرام منحصر ہے - باہمی ربط و ضبط مواسات پاک و صاف محبت - راحت رسانی - ہمدردی یہ ایسے امور ہین کہ ان سے غفلت کرنا متاہل زندگی مین تباہ کن نتایج پیدا کر سکتا ہے -

تیسرے اصول کی ہم بھی بزور تائید کرتے ہین مگر اسکی پابندی مین بعض مشکلات حائل ہین شاید نہایت مشکل اس کی پابندی مین عورت کا بار بار حاملہ ہونا ہے اور ہم جانتے ہین کہ اسکے انسداد مین لوگ ایسے افعال قبیحہ کر گزرتے ہین جو قتل کے جرم کے مساوی ہین اور جن کا نتیجہ دونون کے حق مین نہایت مضر اور نقصان رسان ہوتا ہے -

اس بحث پر زیادہ روشنی ڈالکر اگر شریرالنفس لوگون کی اصلاح کی فکر کیجاوے
تو مبادا نیکدل اور پاکیزہ نہاد لوگون کے قلوب اس کی کثافت سے ملوث ہوجائیں اس
لیئے ہم اس کو بجائے خود چھوڑکر ان مشکلات سے بچنے کی تدابیر کے بیان پر اکتفا کرتے
ہین - پُرراحت زندگی بسر کرنے کے لیئے جادۂ اعتدال کو اختیار کرنا ضروری ہے حالت
کتخدائی مین اعتدال کا ایک عام معیار معین کردینا ہمارے لیئے نہایت دقت طلب امر
ہے اس لیئے کہ جو درجہ ایک عورت یا ایک مرد کے لیئے درجہ اعتدال کہا جاسکتا ہے
وہی دوسرون کے لیئے درجہ افراط ہوسکتا ہے - جسکو مرد حد اعتدال قرار دے ممکن ہے
کہ اوسکو بیوی افراط سمجھے یا حالت اِسکے برعکس ہو -

زن و مرد اگر اپنے لیئے اعتدال کی حد مقرر کرنا چاہین تو ضروری ہے کہ اون مین باہمی
ذمہ داریون کے احساس کا مادہ ہو اور یہ بات جان سکین کہ اوس معیار کا اثر جو وہ اپنے لیئے
مقرر کرین گے - منفرداً اون پر اور دوسرون پر کیسا پڑیگا - اون کو صرف اسی بات پر قناعت
نہین کرنا چاہیئے کہ اونہون نے ایک دوسرے کی تسکین خاطر کردی بلکہ ثابت قدمی اور
استقلال سے اون کو ضبط نفس کی عادت ڈالنا چاہیئے تاکہ وہ اعلیٰ نتائج دستیاب
ہوسکین جو صرف اون لوگون کے حصہ مین آتے ہین - جو کثرت مباشرت کے اصول سے
متنفر رہتے ہین استقلال بہت بڑی خوبی ہے ایک عمدہ نتیجہ تصور کرکے اوس کے حاصل
کرنے مین سعی بلیغ کرو مشکلات سے کشتی لڑنا اور غالب آنے کا یقینی راستہ ہے -

"شیکسپیر" نے کہا ہے کہ "صرف ایکبار پسپا ہوکر اپنے عزم آہین کی باگ کو نہ موڑو"
استقلال اور ثابت قدمی سے صرف اِسی قدر فائدہ نہین ہوتا کہ اوس کی مدد سے بڑے
بڑے کام سرانجام ہوتے ہین بلکہ اِس سے انسان کو اپنے اندرونی حالت پر غور کرنا بھی آتا ہے

اورارباب فکروفراست کے نزدیک یہ ایک بڑی برکت ہے۔

معمولی رغبت یاکسی ذرہ سے اشتعال سے جولوگ نفس کی پیروی کرنے لگتے ہین وہ اون بے شمار مسرتون سے محروم رہتے ہین جونفس پراقتدارر کہنے سے نصیب ہوسکتی ہین۔ ذی شعورزن ومردہمیشہ ایسی مفیدتدابیرنکالتے رہتے ہین جس سے درجۂ اعتدال حاصل ہوکرشادی کے بعدکے ایام نیک فرجام ہوکرزندگی کی مسرّتون مین اضافہ ہوتارہے

حِسّ شہواتی مثل احساس طلب غذایادیگرحسیات کی حُسن تدبیراورفرزانگی سے محکوم کیجاسکتی ہے۔ دیگرحسّیات انسانی قدرت کے ایک ضابطہ اورقانون کے تابع ہین جن کے خلاف ورزی کرنے کی ایک عاقل اورفہمیدہ شخص کبھی جرات نہ کریگا

ادراک معقولات کی قوت اورامتیازنیک وبد وخیروشرکی قدرت کی وجہ سے انسان دیگرمخلوقات پرممتاز ہے اسیوجہ سے خداوندعالم نے اوس کے تمام حوایج کورائے اورتدبیرپرحوالہ رکہا ہے۔ انسان کی غذااورلباس، جلب منفعت یا دفع مضرت یہ سب امورصناعت پرمنحصرہین۔ جب تک زمین کوجوت کرتخم نہ بویاجاوے اورغلہ پیدا نہو۔ اورکوٹا پیسا بنایانہ جائے اوسوقت تک رازقۂ بشرہم نہین پہونچ سکتا۔ بہائم جس غذاپرقناعت کرتے ہین انسان کی بہی وہی غذا نہین ہوسکتی۔ بلکہ اوس کی غذاخاص قسم کی ہوگی۔ خاص اندازسے پکائی جائے گی اورمناسب اورمقررہ اوقات پرنوش کیجاوے گی اوس مین حفظ صحت اورصفائی کا خاص طورپرلحاظ رکہا جاویگا اوراوس کا منیرسوشل تعلقات مین اضافہ کرے گا۔

ہم جب اپنی بہوک کواس اہتمام وانتظام سے باقاعدہ کرین توکیابہ حیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے یہ ہمارا فرض نہین ہے کہ ہم اپنے نفس کوحرکات بہیمی سے بچاکراُس کے لیئے

بھی ایک ضابطہ اور ایک حد مقرر کرین ؟ - کہا جاتا ہے کہ زن و مرد نوع انسانی کے
دو ضمنی افراد ہین کیا دانش مندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم خداداد نعمت یعنی سرمایہ
حیا و عفت سے خود بھی محروم رہین اور اپنے ضمنی فرد کو بھی محروم رکھین - ہم عیش فضولی
مین خود کو اس قدر کیون مبتلا کرین - جس کا اثر بد نہ صرف ہم پر پڑے بلکہ وہ بھی اس سے
متاثر ہو جس کو ہم دنیوی عیش و راحت کا منبع قرار دیتے ہین - ہمکو چاہیئے کہ قوت
شہوانی کو اور قوتون کی طرح حُسن تدبیر اور فرزانگی سے اخلاقی طاقت کے ماتحت رکھین
"جرمی سے لر" کہتا ہے " وہ شوہر بہت بے تمیز ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ ایسا
سلوک روا رکھتا ہے جیسا کہ کسبیون اور فواحش کے ساتھ کیا جاتا ہے یعنی بجز
عیش پسندی کے دوسرا کوئی مقصود ہی نہو - حالانکہ اصل یہ ہے کہ جس طرح
کھانے پینے مین وقت مقررہ پر ایک خواہش اور ایک اشتہا پوری کیجاتی ہے اسی طرح
اسکا یہ بھی حال ہے - علاوہ اس کے یہ خواہش ایسی نہین ہے کہ اوسکے پورے
ہوجانے کے بعد اوس سے بے سروکاری اختیار کیجاسکے بلکہ اسکے وضع کرنے سے
فطرت کا مقصود دوسرے اہم نتایج پیدا کرنا ہے پس اون نتایج کو نظر انداز کرنے کے
بجائے خود اس خواہش کو اون نتایج کے ہم پہلو رکھنا چاہیئے "

اس کا ماحصل ہم تین لفظون مین بیان کئے دیتے ہین یعنی مقاربت نسوانی
سے تین فائدے حاصل کرنا چاہیئے - پہلا فائدہ استفراغ مادۂ فاضل -
دوسرا فائدہ تولید اولاد - اور تیسرا فائدہ تحفظ امور خانہ داری -

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ اگر نفس کو اس خواہش کا مطیع کیا جاوے گا تو
شوہر پارسا اور ناز پرور بیویون کے لئے وبال جان ہوجائین گے - اعتدال پسند دن کو

چاہیئے کہ صرف حفظِ نفس کی خاطر وہ قوت شہوت کو ہیجان مین نہ لائین بلکہ اسکی تحریک کو اصل طبیعت کی اقتضاء پر چھوڑ دین -

کثرت مباشرت بے اعتدالی کا نہایت تباہ کن نتیجہ ہے اس سے اعضائے جسمانی، قوائے عقلیہ اور اخلاق پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے - نفس امارہ کی اطاعت کرنا جن لوگون کا شیوہ ہوگیا ہے تو اون مین بجز خصائل بہایم کے کوئی نیک عادت پیدا نہین ہوسکتی - سب سے اچھی جنگ وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف لڑی جائے - یہ یہ کس مذہب مین روا ہے کہ نفس بہیمی کو جو دماغ کے سب سے نچلے حصہ مین ہے - دیگر قوتون پر فوقیت دے کر قبلۂ حاجات بنایا جائے اور عقل اخلاق اور مذہب کو نفس حیوانی کے تابع اور محکوم رکھا جاوے -

اعتدال کی تعریف یہ ہے کہ غلبۂ شہوت کے وقت انسان اپنے ارادے کی باگ کو روکے رہے اور ضرورت عقلی سے جو زائد ہو اوس کا عمداً اقدام نہ کرے -

اب ایک سمجھدار شخص یہ سوال کرسکتا ہے کہ آخر مباشرت کی حد کیا ہے ؟

بعض اطباء نے تو اسکی میعاد مہینے مین ایک بار معین کردی ہے مگر ایسی مثالین موجود ہین جن کی اس حد سے تسکین نہین ہوتی - ہماری رائے مین ایک ایسا شخص جس کا مزاج معتدل اور عقل صحیح ہو اگر وہ ہفتہ مین ایک بار فعل مباشرت کرے تو اوس کے لیئے کوئی خطرہ نہین - اگر ہم آب حیات پینا چاہین تو قدرت خود ہماری ساقی گری کرتی ہے - مگر جب ہم قدحہ پر قدحہ اُڑائے چلے جائین تو وہ بجائے آب حیات کے اوسمین پانی بہر دیتی ہے - اوس کے بعد کوئی تلخ شئے اور پہر زہر - جس کا نتیجہ موت

ہوتا ہے۔

افلاطون کا قول ہے ”اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیری لذتین ہمیشہ رہین تو اپنے سامان عشرت کو ایک ہی دفعہ خرچ نہ کر بلکہ کچھہ اوٹھا رکھہ تاکہ پھر کام آئے“

ہر انسان کی زندگی کو تین دور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلا دور - بلوغ اور شباب کا دور ہے - جو بیس یا اکیس برس کی عمر تک حساب ہوتا ہے -

دوسرا دور - اعضائے تناسل کے شدت کا دور ہے جو ۲۱ سے لیکر پینتالیس ۴۵ برس تک شمار کیا جاتا ہے۔

تیسرا دور - دور انحطاط ہے - جو پینتالیس سے شروع ہوکر بیسٹھہ اور کبھی زیادہ دیر تک پائدار رہتا ہے -

جس شخص نے پہلے دو دور خوبی سے نباہے ہون اور قوانین صحت کی ہمیشہ پیروی کی ہو اوس شخص کا تیسرا دور نہایت مسرت اور آسودگی کا دور ہوگا -

دور سوم کے لوگون کو چاہیئے کہ وہ جماع کی جہوٹی آرزوون کی متابعت نہ کرین اور اپنے مزاج مین متانت اور پرہیزگاری پیدا کرین - اگر اِس زمانہ مین بھی وہ دور دوم کے دستور العمل پارینہ کے پابند رہین گے تو اون کی دوسری توتون مین کمزوری پیدا ہوکر رشتۂ حیات جلد منقطع ہوجاویگا۔

کوئی مہذب اور شائستہ شوہر اپنی بیوی کی تمناون کے ساتھہ حقارت کا سلوک گوارا نہین کرے گا بلکہ اوسکی خواہش کو اپنی خواہش سمجھہ کر اوسکی توقیر کریگا۔ بہ حیثیت ایک خاوند ہونے کے ہمارا فرض اپنے ہمراز و ہمدم کے حقوق کی نگہداشت

ہونا چاہیئے نہ اوس پر بے جا تحکم - اور بحیثیت ایک بیوی ہونے کے اوس کا فرض اپنے سرتاج کی محبت اور اوس کے دولت واولاد کا انتظام کرنا ہے نہ کہ ذلیلانہ خدمت گزاری جب کہ تم نے سچے دل سے اس بات کا قول وقرار کیا ہے کہ جب تک دم مین دم ہے ہم ایک دوسرے کے ہمدم وہمراز اور شریکِ رنج وراحت رہ کر خدا کے منشاء کو پورا کرین گے تو تمہارا فریضہ بھی یہی ہونا چاہیئے کہ ایک دوسرے کو پیار و محبت اور نظر وقعت سے دیکھو -

اعتدال کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کے لئے اسبات کی بھی ضرورت ہے کہ خداداد قوت اعصاب پر قناعت کیجاوے اور ایسے مرکبات کے استعمال سے اجتناب کیا جاوے جو بے ضرورت تحریک پیدا کرین - تھی ایٹرون مین جا جا کر اپنے خیالات کو ناپاک نکرو - برہنہ مجسمون اور خیالی تصاویر کو اپنے گرد جمع نکرو - اپنے اعضائے جسمانی کو ایک دوسرے کے سامنے عریان یا کوئی ایسی بات نکرو جس سے مرد یا عورت کی شرم وحیا پر حرف آسکے - قوت کو پابندی سے اور کارآمد باتون مین صرف کرو اور ایسی کتب کے مطالعہ سے بچو جو مخرب اخلاق ہون - یاد رکھو کہ تمام بُری باتون سے اچھی کیفیت بھی مکروہ ہو جاتی ہے اور زندگی کی تمام خوشیان خاک مین مل جایا کرتی ہین - تمہاری خصلات اور تمہارا چال چلن کیسا ہی عمدہ ہو لیکن خراب کتابون کو کبھی نہ پڑھو - کسی بُری کتاب کا پہلا باب ہی پڑھنے کے بعد تمہاری طبیعت پر بُرا اثر دخل حاصل کرے گا - تم برتن کو توڑ کر جوڑ سکتے ہو مگر جو اوس مین بال پڑ گیا ہو اوسے درست نہین کر سکتے -

بیاہی زندگی مین اعتدال حاصل کرنے اور اوسے برقرار رکھنے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ میان بیوی کے بستر علیحدہ علیحدہ ہون -

امریکہ کی "مسنز ڈفی" جو علاوہ صاحب التصانیف ہونے کے اندرین خصوص قابل استناد ہین - اعتدال کا ایک نسخہ تحریر فرماتی ہین "اگر شوہر اپنی طبیعت پر قابو نہ رکھہ سکتا ہو تو میان بیوی کے بستر ہی علیحدہ نہون بلکہ کمرے بھی جدا جدا ہون اور ان حجرون کے وسطی دروازے کو مقفل کر کے اوس کی کنجی بیوی کے قبضے مین دیدی جاوے"

کثرت مباشرت سے مردون مین اپنی بیویونکی طرف سے جو ایک قسم کی نفرت پیدا ہو جاتی ہے اوس کے متعلق اگر عورتون کو یہ معلوم ہو جائے کہ اون کی نہایت بیش قیمت شئے یعنی شوہر کی محبت - ایک ہی بستر پر سونے سے اون سے چھن جاویگی تو وہ اپنی حفاظت مین کنواری لڑکیون کی طرح مبالغہ کرنے لگین -

اعتدال حاصل کرنے کے لیے تربیت جسمانی کا احساس کرنا بھی ضرور ہے - کل اقسام کی ریاضت جس سے جسم کی پرورش ہوتی ہو جیسے ڈمبل کا استعمال، مگدر اور دیگر اقسام کی ورزشین - پیرنا - اکثر حمام کرنا اور اوس کے بعد جسم کو رگڑ کر پوچھنا - ان تمام امور پر خصوصیت کیساتھ توجہ کرنی چاہیئے - جو شخص حقیقتاً تندرست رہنا چاہتا ہو اوسے ورزش جسمانی کو کبھی فراموش نکرنا چاہیئے - یہ مفت کی دولت جوان بچون اور بوڑھون کے لیے یکسان فائدہ بخش ہے - ورزش باقاعدہ اور روزمرہ کرنا چاہیئے - عورت یا مرد اس سے مستثنٰی نہین ہو سکتے مگر عورتون کو تاوقتیکہ اون کے شوہر ترغیب نہ دین وہ ورزش نہین کرتین - جب اعضائے جسم استعمال مین آتے ہین تو وہ بڑھتے ہین اور جب اون سے کوئی کام نہین لیا جاتا تو وہ گھٹتے ہین - نموئے اعضا کے لیئے ریاضت اور غذا مشروط ہے - زندگی کے تینون زمانون مین جسمانی ریاضت کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اسکے

اعضاے رئیسہ خصوصًا جگر کا دوران خون کم ہوتا ہے دل مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور شش بخوبی اپنا کام نہین کرتے۔

بالعموم ورزش کی مقدار ہلکی تھوڑی اور خوشگوار ہونی چاہیئے پہلا کام ورزش کا یہ ہے کہ وہ فضول اور بیکار مادہ کو جسم سے خارج کرکے نیا مادہ بنائے اور جسم مین حرارت قایم رکھے عام طور پر اور خصوصًا ورزش کے وقت گہری اور لانبی سانس لینا چاہیئے۔ اس لئے کہ فضول مادہ کو جلا کر خارج کرنے کے لئیے اعضاے جسمانی کو زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہے۔

یہ پابندی حفظ صحت موجودہ زندگی کو مسرت خیز بنانا یہ طرز عمل صرف تمہارے اور تمہاری بیوی کے حق مین سودمند نہین ہی بلکہ اس سے تمہاری اولاد استفادہ کریگی اور تمہاری آیندہ زندگی مین یہ رویہ بے حد نفع بخش ثابت ہوگا۔

فی الحقیقت دنیا کی ساری دولت صرف ایک صحت کے مقابلہ مین ہیچ ہے جس شخص کو جسمانی یا عقلی تندرستی میسر نہین وہ اس زندگانی دنیا سے بیزار ہے انسان کا ہر حس جب متحرک ہوتا ہے تو اُس مین ہی عجب دل پذیری ہوا کرتی ہے۔ چشم و گوش ذوق و لمس اگر کامل صحت مین ہون تو بجائے خود ایک حظ رکھتے ہین اور اِس مین ایک خاص مسرت اور شان دلفریبی ہوا کرتی ہے اور جو شخص جتنا خوش رہے اوسی قدر یہ بات اوس کے درازی عمر کا باعث ہوگی۔ جو لوگ خوش مزاج ہوتے ہین اون کی تندرستی پر ہنسی کا مبارک اثر اچھی طرح نمایان ہوتا ہے اور اون کی خوش دلی فکر اور رنج کا صدمہ اون کے قلب پر محسوس نہین ہونے دیتی۔ جو لوگ اپنی حقیقی عمر سے چھوٹے معلوم ہوتے ہین اون کا دل ہی بچون کے موافق

ہر وقت خوش اور تر و تازہ رہتا ہے اور جو لوگ اپنی عمر سے زیادہ ضعیف معلوم ہوتے
وہ اپنے خیالات اور ارادون مین بھی بڈھے ہوتے ہین "
قواے شہوانی کو تابع فرمان بنانے کے لئے پرہیزگاری اور ضبط نفس درکار ہے
اعصاب کا قوی ہونا آفت نہین بلکہ برکت ہے - مرد کو مرد بنانے مین صانع قدرت نے
ہرگز غلطی نہین کی البتہ اِس سے یہ مدعا نہین تھا کہ مرد قدرت کے زبردست اصول
کی اہانت کرکے نفس امّارہ کی اطاعت اختیار کرے اور تقدیم مفضول علی الفاضل
جو بالکل بعید از قیاس ہے اوسکو روا رکھے -
خدا معاف کردیتا ہے مگر فطرت ہرگز معاف نہین کرتی - فطرت اپنے منضبط
اصول وقواعد مین ذرا سا بھی تغیر روا نہین رکھتی وہ دیر یا سویر اون خلاف ورزیون
کا مزہ چکھا کر دم لیتی ہے جس طرح دن کے بعد رات کا آنا یقینی ہے اوسی طرح قواعد
قدرت کے خلاف عمل پیرا ہونے سے دکھہ درد کا آنا بھی یقینی ہے -
ہر عاقل انسان کو چاہیئے کہ قوت شہوانی کی خواہش کو مزاج پر چھوڑ دے تاکہ
مزاج خود اپنی خواہش کو بقدر ضرورت مہیا کرے - اگر تم اصول فطرت سے عدول نہ کروگے
اور اپنے جذبات پر قابو رکھہ کر ایام شباب مین اپنی اصلاح کروگے تو یہ کشش و کوشش
رائگان نہ جائے گی - وہ اکتسابی جوہر جو مدتون ریاضت کرنے کے بعد پیدا ہوگا تمہاری
وسط زندگانی مین ایک ممتاز خاصہ پیدا کرے گا جس سے تمہارے ذہنی اور اخلاقی
قابلیتون کے جوہر کھلین گے ، اور تمہارے عمر کے آخری ایام مین لطف و مسرت کی بہار
آئے گی اور یہ مساعی موفور تم کو حضیض نکبت سے بام رفعت پر پونہچا دین گے -
"ڈی میسٹر" کہتے ہین کہ "ایام پیری کا رنج یا راحت مین بسر ہونا عہد شباب

سے کے طرز عمل پر منحصر ہے،،

پاک بازی اور دیانت داری

اگر تم کو اپنی بیوی عزیز ہے یا اپنی خوش حالی کے قدر شناس ہو تو راستباز اور ست دین رہو
راست بازی کے اختیار کرنے سے انسان کو نہایت اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہوتی ہے
جس طرح یہ فرض شوہر کا بی بی پر ہے اوسی طرح بیوی کا یہ فرض شوہر پر بھی ہے - خدا
دیانت دار اور پاکیزہ خصال رہنے کا حکم کرتا ہے یہ حکم دونون کے لئے یکسان ہے۔
خدا نے مرد اور عورت کے لیئے جداگانہ قانون مرتب نہین کئے بلکہ جن امورین عورت
مستحق عقوبت قرار دیگئی ہے مردان سے بری نہین ہوسکتا - اخلاقی اور تمدنی پاکیزگی
کے مقدرہ میعارین جو فرو گذاشت کرے وہی اس کا جواب وہ ٹھیرے گا - اگر تم راست
بازی کے خوگر بننا چاہتے ہو تو اوسکی ابتدا ابتداے عمر ہی سے کردو - جو شخص عمدہ اصولون
کی پیروی کرتا ہے وہ نہ تو خانگی قانون کو کبھی توڑے گا اور نہ ملکی قانون کو -
خیانت اور بے وفائی دونون کے لیے بمنزلہ جرم ہے اور ایک شوہر کے لئے
تو رقابت لائق توہین ہے - یہ طریقہ عقل کے خلاف اخلاق کے معارض اور نظم
عالم جس کا مدار اعتبار و صدق پر ہے اوسکو شکست کرنے والی ہے -
وہ ناکتخدا شخص جسکا رویہ بد ہو تو وہ اپنے حرکات ناسزا سے ایک حد تک اپنی ہی ذات
کو زیان پوہنچاتا ہے مگر ایک کتخدا شخص جب علوات زبون کا خوگر ہوجاتا ہے تو وہ اپنے
ساتھ بیوی بچون کو بھی خراب کرتا ہے - یہ کس قدر افسوس ناک امر ہے کہ باپ کی وہ بدعنوانیان
جن سے طرز زندگی خراب گھر برباد اور اخلاق بگڑتے ہون - ان سب باتونکی سزا اولاد بھگتے

÷

ہمین شریف طینت ہونا چاہیئے۔ جب کہ خود ہماری اولاد روشِ بد اختیار کرے گی تو
ضعیفی مین یہ خیال کس قدر روح فرسا ہوگا کہ اب جو بُرائیان ہماری اولاد کے حصہ مین آئی
ہین وہ خود ہمارے گذشتہ کردار کا نتیجہ ہین اور جو حرکت اب ہم اپنی اولاد سے ترک
کرانا چاہتے ہین کسی زمانہ مین خود ہم کو ایسا نہ ہونا چاہیئے تھا۔

عفت اور پرہیزگاری دونون کے لئے باعث برکت ہے ممکن ہے کہ محض دیانت
داری کسی کو اعلیٰ نہ بنائے مگر یہ اعلیٰ چال چلن کا جزو اعظم ہے۔ خیانت صرف بد دیانتی
ہی نہین بلکہ بزدلی بھی ہے۔ **جارج ہربرٹ کہتا ہے** کہ "راستباز بننے کی جرات
کرو اور کسی چیز مین کذب کی ضرورت نہین ہوسکتی" صادق القول شخص جو سوچتا
ہے وہ کہتا ہے۔ جو باور کرتا ہے اوسے ظاہر کرتا ہے اور جو اقرار کرتا ہے اوسی پر
عمل کرتا ہے۔

تم کو سوگند ہے اپنی بیوی کی محبت کی۔ اپنی موجودہ اور آیندہ اولاد کی۔
اور اپنی عزت اور خوفِ خدا کی کہ تم اپنی شادی کے قول و قرار کو بدل و جان پورا کرو
تاکہ ازلی عیش اور ابدی سلامتی تمھین نصیب ہوجائے۔
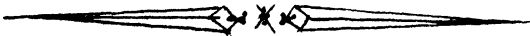
اس حصہ مین ہم اس امر پر بحث کرین گے کہ بیوی کے متعلق شوہر کو کن کن امور مین واقفیت رکھنا ضروری ہے - ہمین یقین ہے کہ ہزارون کنوارے لوگ اسکو دلچسپی سے پڑھین گے تاکہ میان بیوی کے تعلقات کے بارے مین انھین پوری واقفیت ہوجائے - ہم کو معلوم ہے کہ بہت سے لوگ جن کی شادی ہوچکی ہے اس مضمون کو اس لئے پڑھین گے کہ اس سے عدم واقفیت کی وجہ سے جو غلطیان سرزد ہوچکی ہین اون کا دفعیہ ہوجائے -

نوجوان شوہرون کو یہ جاننا ضروری ہے کہ عورت مین بمقابلہ مرد کے جماع کی خواہش کم ہوتی ہے اور قوت شہوانی کے لحاظ سے عورتون کے تین اقسام ہین - پہلی وہ جن مین بمقابلہ مرد کے شہوانی قوت بالکل مفقود ہوتی ہے - اسکی وجہ ورزش کی کمی تفریح کی طرف سے غفلت اور کمر کو کس کر باندھنا ہے - عورتون کے حیض مین خرابی پیدا ہوجانے یا اندام نہانی مین کسی رکاوٹ کے پیدا ہونے سے بھی یہ خواہش اون کے دلون مین مردہ ہوجاتی ہے -

قسم دوم وہ ہے جن مین یہ خواہش اعتدال پر ہوتی ہے اور جب وہ بالکل تندرست ہون اوسی وقت اون کو مباشرت سے حظ حاصل ہوتا ہے -

تیسری قسم وہ ہے جو مغلوب الشہوت ہوتی ہین - ایسی عورتین کم یاب ہین مگر ان کی شادی ایسے مردون سے ہونا چاہیئے جو بالکل تندرست - مضبوط قوی والے - زیادہ قوت برداشت والے اور پر شہوت ہون - ایسی عورت اگر معتدل یا نازک مزاج مرد سے کردی جاوے تو یہ جوڑا بہت قابل رحم ہے -

مرد کے مقابلہ مین عورت کی قوت تولید نہ صرف کم ہوتی ہے بلکہ جلد ختم ہوجاتی ہے - ایک بالکل تندرست عورت مین چالیس سے پنیتالیس برس کے درمیان اس قوت مین فرق آنا شروع ہوجاتا ہے جس سے بتدریج قبولیت نطفہ کی قابلیت زایل ہوجاتی ہے -

دولہا دلہن پر اس قوت کا اثر مختلف ہوتا ہے - بعض وقت یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ شادی کے قبل خوش مزاج اور تنومند تھے وہ شادی کے بعد بدمزاج اور کمزور ہوگئے - بعض اوقات حالت اس کے برعکس دیکھی گئی بالخصوص عورتون مین یہ بات مشاہدہ ہوئی ہے کہ گو اون کے خاندان مین کسی قسم کے موروثی امراض نہین تھے اور صحت کی حالت اچھی تھی مگر حالت ابتدائی مین لڑکیان نحیف و علیل معلوم ہوتی تھین مگر شادی کے بعد اون کی حالت رفتہ رفتہ درست ہوگئی - بعض ایسی مثالین بھی ہین جن مین شادی سے اون کی صحت مین اضافہ تو ہوتا ہے مگر وہ ہم بستری سے پرہیز کرکے لاولد رہنا زیادہ پسند کرتے ہین اس لئے کامل صحت اون کو نصیب ہی نہین ہوتی - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ناتوانی اور بے قراری شادی کے بعد توانائی اور امن پسندی کے

ساتھ مبدل ہوجاتی ہے۔ بعض وقت آسودہ حال اور خوش وضع لوگ مایوس اور بدوضع ہو گئے ہین۔

اگر کوئی شخص ان تبدیلیون کی وجہ دریافت کریگا تو اوس کو معلوم ہوگا کہ خوش حالی سے بدحالی کی طرف رجعت کرنے کا سبب بجز اسکے کچھہ نہین ہے۔ کہ اون مین سے ایک نہ ایک نے دوسرے کے مزاج کے خلاف اعتدال سے تجاوز کر کے کثرت جماع کی عادت اختیار کر لی ہے۔

کثرت کا اثر عورت سے زیادہ مرد پر پڑتا ہے۔ اعضاے جسمانی کا کمزور ہوجانا اور ذہنی قوتون مین فرق آنا اِس عادت کا لازمی نتیجہ ہے۔ آدمی کاروبار کے کام کا نہین رہتا اور رفتہ رفتہ شوہر بدمزاج۔ تندخو اور تنہائی پسند ہوجاتا ہے۔ ایسا شوہر اپنی بیوی کی مقبولیت کو ہرج پونہچاتا ہے وہ خود بھی بے شمار مسرتون سے محروم رہتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی اون سے محروم رکھتا ہے۔ اوسکو کمزور اور نکما بنا دیتا ہے اور اعضاے جسمانی کی لطافتین جن سے عورت مرد کی نظرون مین حسین اور معزز معلوم ہوتی ہے وہ سب کثرت مباشرت سے رخصت ہوجاتے ہین۔

مردون مین یہ عادت اکثر کم سنی کی شادی سے پڑ جاتی ہے۔ ایسی اہم ذمہ داری کا کام بچون سے اوس سن مین کرایا جاتا ہے جب کہ اون مین اس بات کے احساس کا شعور بھی نہین ہوتا کہ دنیا مین زن و مرد کے تعلقات کے کیا معنی ہین۔

غیر عورتون سے ناجائز تعلق رکھنا اکثر بے اعتدالی کا موجب ہوتا ہے زنان غیر سے ایسا تعلق رکھنا علاوہ نقصان مایہ وشماتت ہمسایہ کے مورث امراض شدیدہ ہوا کرتا ہے۔ سابقاً جو تین فوائد تاہل کے نگارش ہوئے ازان جملہ زنانِ غیر سے مباشر ہونے

مین علاوہ نقصان مال وآبرو کے امورخانہ داری کا فائدہ اور توالد وتناسل کا نفع مطلقاً برطرف ہوجاتا ہے اور مباشرت کی لذت اور مادہ فاضل کا استفراغ جیسا غیر عورتون سے حاصل ہے ویسا ہی گھر مین حاصل ہوتا ہے۔ پھر اس قدر نقصانات گوارا کر کے زنان غیر سے طالب لذت ہونا محض بے عقلی ہے۔

اگر کوئی شخص جادہ اعتدال پر چلنا چاہتا ہو تو اوسکو چاہیئے کہ اپنی بیوی کو اس معاملہ مین اپنا معین بنائے اور اوس پر اعتماد کرے تاکہ اوس کے مزاج کی تاثیر سے اس کی اصلاح ہوجائے۔ ایک سمجھہ دار بیوی اپنے شوہر کو اعتدال پر لانے کا قوی ذریعہ ہے۔

دلہن اور گھر کی حفاظت

ایسے نوجوان بہت کم ہین جو اپنی دلہن کی پوری پوری حفاظت کرتے ہون۔ شادی کے تعلقات مین پڑنے کے بعد نوجوان شوہر بعض خطرناک غلطیان کر جاتے ہین اور اپنی کم عقلی اور غصہ کی وجہ سے اپنی بیوی کے دل مین ایسی نفرت پیدا کر دیتے ہین کہ وہ اون سے محبت کرنا ترک کر دیتی ہین۔ جس سے اون کی زندگی کے ایام بالکل بے لطف ہوجاتے ہین۔

شادی کے وقت عورتون کے مزاج مین کمزوری ہوتی ہے اور شادی کی تیاری مین جتنی دیر ہوتی جاتی ہے عورت کے دل مین ایک قسم کا نامعلوم خوف بڑھتا جاتا ہے اور فی الحقیقت شادی لڑکی کی زندگی مین ایک تغیر عظیم ڈالنے والا واقعہ ہے۔ اسواسطے شوہر کو چاہیئے کہ اوسوقت دلہن سے بہت نرمی اور احتیاط کا سلوک کرے۔

ایسی حالت مین اگر ایک طرف نادانی اور دوسری طرف نہ دبنے والا جوش ہو تو ایسے وصال کا خدا حافظ ہے -

"مسنر ڈوفی" فرماتی ہین کہ "جس گل کو تم عزیز تر از جان رکھتے تھے اب اوسکی بہار کو مٹانے مین عجلت نکرو - جلد بازی سے اوس کا آدہا حسن جاتا رہے گا - تمہارے صبر اور خاموشی کا پہل بہت شیرین اور دیرپا ہوگا - یہ غنچہ صبر جبر اور بے تمیزی سے نہین کہلے گا - اس کے لئے ضبط و تحمل شرط ہے - اگر دلہن کے ساتہہ جبر و زبردستی کا سلوک کیا جاوے گا - اگر وہ دیکہے گی کہ وہ اپنی خواہش کو اوس کی خواہش پر مقدم رکہتا ہے اوس کی فیلنگ کا لحاظ نہین رکہا جاتا اور عقد کے اوایل ایام مین شدت مباشرت سے اوسکو تنگ کیا جارہا ہے تو یہ غنچہ کمہلا جاویگا اور ان حرکات کی وجہ سے اگر مدۃ العمر کسی غم زدہ - مردہ دل اور نفرت کرنے والی بیوی سے سابقہ پڑے تو مرد ہی کے حرکات اس کے ذمہ دار ہون گے -

مردون مین دو فیصدی ہی بدقت ایسے نکلینگے جو بدعروسی مین کثرت مباشرت کے مرتکب نہوئے ہون - یہی وجہ ہے کہ چستی اور چالاکی مردون مین نابود ہوتی جاتی ہے اور امراض نسوانی عورتون مین کثرت سے پھیلتے جاتے ہین - توالد و تناسل کے نرم و نازک اعضا و کثرت استعمال سے ایسے آلودہ ہوجاتے ہین کہ عورت کمزور اور دائم المریض ہوجاتی ہے اور شوہر اپنی جہالت کے نتائج کی طرف سے بے پروائی کرتا ہے"

منعم حقیقی نے جماع مین جو اسقدر ذوق و سرور رکہا ہے تو منشاء خداوندی اس سے یہ ہے کہ زوجین ایک دوسرے پر مایل ہون اور باہمی ارتباط و اجتماع سے اونکی نسل و جنس باقی رہے تمام لذایذ مین لذیذ ترین لذت جماع ہے ایک مرد عاقل کو چاہیے کہ

جماع کو شہوت پرستی کا ذریعہ نہ سمجھے بلکہ اس مین قابل غور کچہہ اور ہی اسرار حق موجود ہین !!

"ڈاکٹر جارج نے فی"، اپنی دلچسپ کتاب مین تحریر کرتے ہین کہ مرد کی غفلت و لاپرواہی سے اکثر عورت متعدد امراض رحم مین مبتلا ہوجاتی ہے - صرف ایک ساعت کے حظ کے لئے وہ بیوی اور بچون کے برسون کے چین و آرام مین خلل انداز ہوتا ہے حالانکہ اوسکو چاہیئے کہ جب انتظار کے دن اور ہجر کی راتون کا خاتمہ ہوجاوے یعنی وہ بیش بہا دولت تمہین حاصل ہوجائے جس کا حاصل کرنا تمہاری توقعات دینوی کا منتہا تہا تو اعتدال اور ضبط سے اس دولت کو صرف کرو"

حکمائے مشرقی کے نزدیک جب زن و مرد کے درمیان عقد مواصلت واقع ہو تو شوہر کو تین طرح سے اپنی زوجہ کی سیاست کرنا چاہیئے - اول ہیبت - دوم کرامت - سوم شغل خاطر-

ہیبت کا مقصود یہ ہے کہ عورت کی نگاہ مین اپنا وقار ایسا قایم کرے کہ وہ اپنے نفع و ضرر پر شوہر کو قادر سمجھے - انتظام خانہ داری کی یہہ عمدہ ترین صورت ہے -

کرامت کا مفہوم یہ ہے کہ عورت کو اون اشیاء کے دینے سے خوش رکھے جو ازدیاد محبت کا باعث ہون اور اوسکو اسبات کا یقین ہوجائے کہ یہ مراعات اور حسن سلوک صرف اطاعت اور خوش خوئی کا نتیجہ ہے - عورت کو مرفہ الحال رکھے اور ہم چشمون مین ممتاز کردے - ابتداے ملاقات مین ہی زوجہ کو اپنا مشیر و ہمراز کرے امور خانگی مین عورت کو صاحب اختیار کردے اور اوس کے اقارب کی اعانت مین کوئی

دقیقہ نا مرعی نہ رکھے -

شغل خاطر سے مطلب یہ ہے کہ امور خانگی کی کفالت اور انتظام معیشت مین عورت کے دل کو ہمیشہ مشغول رکھے اسواسطے کہ انسان کا نفس معطل رہنے پر صبر نہین کرتا اور جب امور ضروریہ سے فارغ ہوتا ہے تو غیر ضروری کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس اگر عورت ترتیب امور خانگی - پرورش اولاد اور انتظام معیشت سے فارغ ہو جائے گی تو اون امور کی طرف متوجہ ہو گی جو امور خانگی کے اختلال کا باعث ہون -

سیاست زوجہ مین تین باتون سے احتراز کرنا چاہیئے - اوّل افراط محبت یعنی بیوی کی محبت کو اعتدال سے زیادہ اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے -

دوم اپنے مصالح کلی مین عورت سے مشورہ نکرے اور اپنے اون اسرار پر اوسکو اطلاع نہ دے جن کے افشا سے فساد کا اندیشہ ہو -

سوم - لہو ولعب - قصص وحکایات عشق - اور اون عورتون کے ساتھ صحبت آرائی سے باز رکھے جو مردون کی محفلون مین آمدورفت رکھتی ہون اور ہر قسم کی نشیلی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے اس لئے کہ زیادہ خوف ناک بات یہ ہے کہ شرابخواری سے اولاد کم عقل اور احمق پیدا ہوتی ہے -

جن باتون سے شوہر کی رضامندی اور اوس کی نگاہ مین بیوی کی قدر و قعت ہوتی ہے وہ پانچ ہین -

اول پابندی - دوم امور خانہ داری مین مستعدی اور مصارف مین کفایت شعاری کرنا - سوم شوہر کا ادب ولحاظ کرنا -

چہارم خدمات شوہر مین حسن سلوک سے پیش آنا اور اوس کی نافرمانی سے پرہیز کرنا - پنجم اگر احیاناً کوئی امر زوجہ کی مرضی کے خلاف شوہر سے ظاہر ہو تو غصہ و ملال کو ضبط کر کے خوش روئی کے ساتھ اوس کے کام مین مصروف رہنا -

عورتون کے حق مین یہ امر خطرناک ہے کہ خفگی کے وقت وہ اپنے آنسوؤن کے ہتھیار کو کام مین لائین اوسوقت ضبط اور خوش روئی سے مرد کی سیاست کرنا چاہیئے شیرین مزاج اور ہر کاروبار مین اپنے زوج سے موافقت کرنے والی بی بیان اپنے شوہر اور اپنے گھر بار کی سعادت کا باعث ہوتی ہین -

بیبیون کو معلوم رہنا چاہیئے - کہ جس گھر مین راحت و آرام کے سامان مہیا نہین کیے جاتے وہان ضبط و برداشت کے لیئے مصیبتین پیدا ہو جاتی ہین - جہان زندہ دلی - خوش مزاجی ، امید اور خوشی نہین تو ایسے گھر مین محبت نہین ٹھیرتی اور وہ اپنے لیئے دوسرا اور اس سے بہتر گھر تلاش کر لیتی ہے -

گھر کی آرائش زیادہ تر عورت کی خوش سلیقگی پر منحصر ہے ، وہ تقریباً ہر خاندان کی منتظم خانہ ہے اوس کے میل جول اور ربط و ضبط سے بے شمار فواید وابستہ ہین - مرد کی خانگی دنیا کی وہ رانی ہے ہر گھر کا آرام اُس کے سلیقہ اور اُسی کی قوت انتظام پر موقوف ہے - مرد کفایت شعار ہو اور اُسکی بیوی مہمات خانگی مین اسراف کو روا رکھے تو مرد کی کفایت شعاری بے سود ہو جاتی ہے - شوہر کو سرگرمی اور شوق سے اپنا روزانہ کاروبار کرنے اور مسرت و اطمینان کے ساتھ کام ختم کر کے گھر آنے کے لئے اس بات کا علم الیقین ہونا چاہیئے کہ خوش انتظامی اور سلیقہ شعاری سے وہ عمدہ مصرف مین لائی جاتی ہے -

معاملہ فہمی بیوی کے صفات مین ایک ضروری صفت ہے ہر ایک کام کی نسبت عیب وصواب جاننے کی خو اور بُرائی بھلائی جانچنے کی عادت گویا خصوصیات انسانی کی عمارت کی بنیاد ڈالتی ہے۔

پابندی بھی خانہ داری کی بڑی صفت ہے اگر پابندی پر توجہ کی جاوے تو اوقات تلخی کا نام ونشان باقی نہ رہے۔

کاروباری مرد کے لئے وقت سونا ہے مگر کاروباری عورت کے لئے یہ اس سے بھی زیادہ قیمتی شئے ہے۔ اِس لئے کہ سرسبزی وفراغت۔ ترقی اور کامیابی یہ باتین بغیر پابندی کے حاصل نہین ہوسکتین۔

عادت کی خوش نمائی بھی بڑی استحقاق رکھنے والی صفت ہے۔ خوش نما عادت کا اوضاع وحرکات پسندیدہ سے اظہار ہوتا ہے۔ درحقیقت کوئی عمدہ کام اگر دلربایانہ انداز سے نہ کیا جاوے تو اوس کی آدھی شان پوشیدہ رہتی ہے۔ خوش نما عادت شرافت ونجابت کی نشانی مانی گئی ہے۔ بہت سے خوش نصیب ایسے ہین جن کا جوہر طبع از روے فطرت شریف ہوتا ہے اور وہ تعلیم فرید سے مستغنی ہوتے ہین۔ اوصاف پسندیدہ کی عادت امداوس کے اجبار وتکمیل کی کوشش صرف عہد شباب مین ماجور ہوسکتی ہے با ادب اور مھربان رھنا۔ خوشنما عادت کا اصل الاصول ہے

دلہن اور گھر کی حفاظت (سلسلہ جاریہ)

مرد کو اسبات سے بے خبر نہین رھنا چاہیئے۔ کہ شب اول کی صحبت سے عورت کو بجاے کسی قسم کے حظ کی تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہ خیال رہے کہ وہ درد غیر معمولی قسم کا

ہو اور اُس کا اثر دو ایک ہفتہ سے زائد نہ رہے اگر اس کے خلاف ظاہر ہو تو سمجھنا چاہیے
کہ کچھ نہ کچھ حرج پوہنچا ہے - اکثر اون عورتون کو جو بڑی عمر تک کنواری رھتی ہین ایسا اتفاق
ہوتا ہے - اور ایسی صورتون مین طبی امداد حاصل کرنے مین عدم تاخیر سب سے آسان
علاج ہے -

جس تکلیف اور درد کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے وہ اکثر دوشیزہ لڑکیون مین اوس
پردہ کی موجودگی کیوجہ سے لاحق ہوتا ہے جسکو مہبل[1] کا حجاب ناتمام (غشاء بکارت)
کہتے ہین اور عام طور پر بکارت کی علامت کے طور پر مشہور ہے - یہ پردہ کبھی تو
درمیان سے سوراخ دار کا اور کبھی ہلال کی شکل پر پایا جاتا ہے -

کسی زمانہ مین یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس پردہ کی موجودگی عورتون کے عفت کی
ناطق شہادت ہے - مگر یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ بہت سی دوشیزہ
لڑکیون مین یہ پردہ خلقی طور پر موجود نہین ہوتا - لڑکپن مین ذرہ سی بے احتیاطی سے
یہ ضایع ہوجاتا ہے اور اکثر ولادت کے وقت ہی پھٹ جاتا ہے - اور کثرت حیض
و غسل کی تکرار سے بھی اکثر مفقود ہوجاتا ہے - بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ماہواری
ایام کی باقاعدگی مین سہولت کی خاطر عمل جراحی سے اطبا اس پردہ کو نکال ڈالتے
ہین - سوا اسکے بعض عورتین ایسی بھی ہوتی ہین - جن کا غشاء بکارت زیادہ نرم

حاشیہ [1] اسکی شکل ایک نلکی کے مانند ہے اس کا ایک سرا پیٹ کے اندر عنق رحم
کو احاطہ کرتا ہے اور دوسرا فرج کے متصل ہے - مہبل قضیب کے لیے بمنزلہ نیام کے ہے - اس کے باہر
فرج کی دو بڑی لبین پائی جاتی ہین جنکو اصطلاح مین شفرتان کبیرتان کہتے ہین جو دروازہ
کے مانند اسکو بند کرتی ہین ۱۲

اور سست ہونے کی وجہ سے مانع جماع نہین ہوتا اور اسی وجہ سے وضع حمل تک اکثر عورتین باکرہ دیکھی گئی ہین -

اطباے مشرقی نے نیک اور شائستہ عورتون کی یہ علامات بتلائی ہین کہ وہ ہمیشہ حضوری شوہر کی طالب اور اوسکی جدائی سے کارہ رہین رضاجوئی شوہر مین رنج و ایذا کا تحمل کرین - مال کو اپنے شوہر سے عزیز نکرین - عادات و خلاق شوہر کی متابعت کرین شوہر کی خدمت موافق شرائط خدمت کے بجا لائین - جو افعال شوہر کے لایق وصف ہون اونکی مداحی کرین - شوہر مین جو عیوب ہون اونکو مخفی کرین اور اوس کی نعمتون کی شکر گذار رہون -

عورتون کے بعض قومی صفات کا اس مقام پر تذکرہ کرنا بے محل نہ ہوگا انگلستان کی عورت کے لئے محبت ایک اصول ہے -

فرانس کی عورت کے لئے محبت ایک خیال ہے -

اٹلی کی عورت کے لئے محبت ایک خواہش ہے -

امریکہ کی عورت کے لئے محبت ایک جذبہ ہے -

ہندوستان کی عورت کے لئے محبت ایک لازمہ ہے -

بُودہ کے شارعون نے عورتون کی سات قسمین لکھی ہین :-

مان کی سی بی بی - بہن کی سی بی بی - دوست کی سی بی بی -
بی بی آقا کی طرح - بی بی غلام کی طرح - چور بی بی - دشمن بی بی -

مان اپنے لڑکون کی نگرانی پورے طور پر کرتی ہے - اور یہ بات جانتی ہے کہ بچہ کب بھوکا ہوگا - مہربانی کے ساتھ وہ اوس سے باتین کرتی ہے کھانا کھلاتی ہے اچھی طرح کپڑے پہناتی ہے - لڑکون کو پاک صاف رکھتی ہے - بیٹھے ہوئے کپڑون

کو سیتی ہے اور ایسا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے جو بی بی اپنے شوہر کے ساتھہ ایسا ہی برتاو کرتی ہے وہ گویا ماں کی سی بی بی ہے -

جو عورت مرد کے سامنے ٹھٹے لگانا - گانا پسند نہین کرتی - مرد کے کپڑون کو سلیقہ سے رکھتی ہے - کھانے پینے کی فکر کرتی ہے - سونیکے وقت شوہر کی خواہشون کا خوش آیند طریقہ سے لحاظ رکھتی ہے - ایسی بی بی کو بہن کی سی بی بی کہتے ہین -

جب زن و شوہر ایک دوسرے سے اپنے نفع و خوشی کے متعلق مشورہ کرین ایک دوسرے کی مدد کرین - عورت - شوہر کے رشتہ دارون کو اپنا رشتہ دار سمجھے - شوہر کے اختیارات پر معترض نہو - شوہر جب کسی سے ملنے جاوے تو یہ منتظر بیٹھی رہے اور بغیر شوہر کے آئے کھانا نہ کھائے ایسی بی بی کو دوست کی طرح برتاو کرنے والی بی بی کہنا چاہیئے -

شوہر جب باہر جاوے یا محلہ مین کسی سے ملنے کو جاوے تو بی بی کو اوس کے لوٹنے کا انتظار نہو - وہ اوس کے کھانے کا کچھہ بندوبست نکرے اور نہ اوس کے کپڑون کو درست رکھے - خود اچھا کھانا پہلے کھا لیا کرے گھر کے معاملات سے کچھہ خبر نہ رکھے - سویرے سو رہا کرے اور جب شوہر آئے تو گھر کے معاملات مین کچھہ مشورہ نہ کرے - ہر وقت پڑی سویا کرے شوہر اگر مشورہ طلب ہو تو اوسکی طرف بجزو بی مخاطب نہو - اوسکے ماں باپ کا بھی لحاظ نکرے حقارت آمیز گفتگو کرے اور شوہر کی شکر گذار نہو - ایسی عورتین اپنے شوہر کی بی بیان نہین بلکہ آقا ہین -

غلام بی بیان وہ ہین جو اپنے شوہر کے کپڑون کو حفاظت سے رکھتی ہون عمدہ عمدہ

کہانا پکاتی ہون اور ڈرتے ڈرتے لاکر سامنے رکہتی ہون - جب شوہر گہر مین آتا ہے تو نہایت عزت سے پیش آتی ہون نہانے اور پینے کا پانی لاکر سامنے رکہتی ہون - شوہرون کی کچہہ خطا ہوجائے تو کچہہ جواب نہین دیتین ہر وقت ڈرتی رہین جبتک شوہر نہ کہالین خود کہانا معیوب سمجہتی ہون بلکہ اکثر اپنے شوہر کے پس خوردہ پر قناعت کرتی ہون -

چور بی بیان وہ ہین کہ شوہر تو اون پر اعتبار کرکے مال و دولت سونا چاندی حوالہ کرے اور وہ اوسکو اپنے رشتہ دارون کے پاس بہیجدے یا دوسرون کے حوالہ کردے - شوہر کی بلا پوچہے سب خرچ کر ڈالے - شوہر کے کہانے کپڑے کا کچہہ خیال نہ کرے اور عورتون کے فرایض منصبی کو نہ پہچانے - بے فائدہ دوسرون کے گہر گہوما کرے اور اپنے گہر کی چیزون کی حفاظت نہ کرے ایسی بی بیان چور کہلاتی ہین -

دشمن بی بیان وہ ہین جو شوہر کی امانت مین خیانت کرین غیرون سے آشنائی پیدا کرین اپنی زبان اور خواہش کے اعتبار سے مطلق العنان رہین چال چلن بُرا رکہین شوہر مزاحم ہو تو اوس کے موت کی خواہان ہون -

ان سات قسمون مین اول - دوم - سوم - و پنجم - قسم کی عورتین کبہی جدا کرنے کے قابل نہین - زندگی کے ساتہہ ان کو نباہ دینا چاہیے اور بقیہ تین قسم کی بی بیون کو ایک دن کے لیے بہی اپنے پاس نہ رکہنا چاہیے -

نئے جوڑے کی خوشیان بڑی دلپذیر ہوا کرتی ہین انسانی محبت کی کیفیت مین ویسی ہی دل فریبی اور شرکت تاثیر ہوا کرتی ہے جیسی کہ اون طیور مین دیکہی جاتی ہین جو بہار کے موسم مین اپنا عمدہ ترین قدرتی لباس زیب بدن کرتے ہین اور عجب انداز سے میٹہی میٹہی راگنیان گاتے اور اپنے ماند و بود کے لئے گہونسلا بناتے ہین -

ایک نئی دلہن نے اپنے جذبات کو پوشیدہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ "زندگانی دنیا بھی کیا نعمت ہے"

بیاہ کے بعد میاں بیوی کو ہوٹلون یا بورڈنگ ہوسون مین نرہنا چاہیئے - اور طرفین مین سے کسی ایک کا اپنے والدین کے ساتھہ رہنا نہایت غیر مفید ہے -

اگر تمہارا کوئی مستقل گھر ہو تو یہ بیاہی زندگی کی راحتون مین اضافہ کرکے اسکی مسرتون مین استمرار کی روح پہونکے گا - معمولی چھوٹا سا گھر سہی مگر تمہارا ذاتی ہو تو بہتر ہے - زندگی کی بہترین اور منتخب خوشیان انسان کو اپنے گھر ہی مین نصیب ہوسکتی ہین - جو اپنے گھر کا قدر شناس نہین اوسکو معلوم ہی نہین کہ خوشی کے کیا معنی ہین -

مگر اس نئی زندگی کی ابتدا فضول خرچی یا اسراف سے نہ کیجاوے شروع ہی سے اسبات کے عادی ہو جاو کہ مخارج مداخل سے بڑھنے نہ پائین - شایستہ اقوام مین کفایت شعاری کی عادت ضرور ہونا چاہیئے - اس لئے کہ یہ لوحشیون کی طرز معاشرت ہے کہ آئندہ کے لئے کچھہ پس انداز نکرین - غیر یقینی فوائد کی توقع اور آیندہ کی امید پر اپنی موجودہ زندگی پر ٹیکس نہ لگاؤ - بحالت ابتدائی اگر تم اپنی آمدنی مین سے کچھہ بچا نہین سکتے تو غالباً تم کبھی پس انداز نہین کرسکو گے - قرض ایک خوفناک دشمن جان ہے - ادائے دیون کی فکر سے بیوی کے رخسارون کی سرخی اور شگفتگی ضایع ہو جائے گی - شوہر کی ساری مستعدی - ہمت اور امید کو قرض پست کردے گا - مستقبل کی ساری دلفزا امیدون پر پانی پہر جاوے گا - گھرون کا چین بجائے زیادہ طلبی کی کفایت شعاری سے حاصل ہوتا ہے - گو بادی النظر کفایت شعاری پر عمل کرنے سے ہمکو اپنی خواہشات کو مارنا پڑتا ہے مگر بنظر غائر اگر دیکھا جاوے تو کفایت شعاری ہمکو جائز لذات سے باز نہین رکھتی -

کفایت شعاری سے جو سچی مسرت حاصل ہوتی ہین انکے احساس سے اور فضول خرچ لوگ بالکل محروم ہین - مقروض ہوکر تم اپنی آزادی ایسی نعمت پر غیر کو متصرف کر دیتے ہو - تم اپنے قرض خواہ کی طرف نظر بھر کر نہین دیکھ سکتے - دروازہ پر کسی نے دستک دی اور یہان طوفان اختلاج اوٹھا - کہین سے خط آیا اور تم پریشان ہو گئے کہ کہین قانونی چارہ جوئی تو نہین کی گئی ہے - تم قرض کو ادا نہین کر سکتے اور عذر لنگ کرکے ٹالتے ہو - گویا دیانت اور صداقت کے ازلی اصولون کو تم دیدہ و دانستہ توڑتے ہو - قرضداری بددیانتی اور بے ایمانی کی عادت پیدا کرتی ہے -

" **مانیٹن** " نے کہا " مجھے ادائے ڈیون کے بعد جو خوشی ہوتی ہے اوس کے دلپذیری کی کیفیت مین بیان نہین کر سکتا اس لئے کہ ہزارون من بوجھ میری گردن پر سے اوتر جاتا ہے "

قرض کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آزادی کو جان بوجھ کر نقصان پہونچے اور اس سے اخلاقی نظام کی نفی ہو -

مقروض ہمسایہ کی نظرون مین خوار اور اپنے نزدیک حقیر ہوتا ہے اور غیر اوسکو انگشت نما بناتے ہین - غیرت اوسکو باہر نکلنے مین مانع آتی ہے اوسکو خوشامد کا عادت گیر ہونا پڑتا ہے - ایک چالاک وکیل اوس پر حملہ کرتا ہے اور وہ نہایت بے بسی سے اوسکی گرفت مین جا پڑتا ہے - ایسے وقت مین وہ اپنون اور اپنے دوستون کو آزمانے نکلتا ہے مگر سب اوسکو ٹکا سا جواب دیدیتے ہین انجام کار ایسے شخص کو دو مین سے ایک ایک گھر کی ضرور سیر کرنی ہوتی ہے - جیل خانہ یا اصلاحی درس گاہ -

کیا دنیا مین یہ بات ممکن ہے کہ انسان کی زندگی قرض کے داغ سے ملوث نہو ؟

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ انسان اوس اخلاقی تنزل سے بچے جو قرض کا نتیجہ ہے ؟ کیا قرض سے یک قلم قطع تعلق کرکے آزادی برقرار رکھی جاسکتی ہے ؟

اس کا ہمارے پاس صرف ایک جواب ہے " آمدنی سے بڑھ کر خرچ نکرو " جو مقروض نہین اوس کے لئے کوئی خطرہ ہی نہین - معاملات دنیا مین زیادہ طلبی کرنا حماقت کی دلیل ہے - زیادہ طلبی کا انجام دنیا مین دو حال سے خالی نہین - وہ اشیاء جن کی تلاش مین رنج وتعب برداشت کیا گیا وہ تمہارے آگے سے اوٹھا لیجائینگے اور تم دیکھا کروگے یا وہ سب بجائے خود رکھی رہ جائینگی اور تم خود اوٹھا لئے جاؤگے -

" **جوزفامی** " کا فرمودہ ہے کہ " ہماری ایجاد دن کوین کا یہ مدعا نہین ہے کہ ہم اون اشیاء کی طلب مین اپنی عمر عزیز کو صرف کرین جو سب بجائے خود رکھی رہ جاوینگی اور ہم دنیا سے اوٹھا لئے جاینگے "

جو لوگ ایک بے اصول زندگی بسر کرتے ہین اور اپنی آمدنی مین سے کچھہ پس انداز نہین کرتے بلکہ سب کچھہ خرچ کر ڈالتے ہین وہ گویا مصائب ناگہانی مین گرفتار ہونے کے لئے تیاریان کر رہے ہین -

ارسطاطالیس کہتا ہے " جس شخص کو بقدر اوقات بسری میسر ہو اوسکو طلب زیادتی مین مصروف ہونا چاہیئے - اسواسطے کہ زیادتی کی کوئی انتہا نہین اور اس زیادتی کے ساتھہ جتنے مکارہ ہین اون کی بھی کوئی انتہا نہین - جب بوجہ احسن معیشت کی غرض حاصل ہوجاے تو زیادہ طلبی کس واسطے ؟ اور بقدر دسترس اپنی غذا پر قناعت نہ کرکے دست حرص وطلب کو دراز کرنے سے کیا حاصل ؟ "

کفایت شعاری حاصل کرنے کے طریقے بہت سہل وآسان ہین -

آمدنی سے کم خرچ کرو - یہ تو پہلا قاعدہ ہے - دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سودا نقد کرو اور ادہار کسی صورت مین نکرو -

تیسرے یہ کہ غیر یقینی فوائد کے بہروسے پر قبل از قبل قرض کا بار اپنے اوپر نہ رکھو - وہ تمہاری گردن پر اس طرح سوار ہوجاوے گا جیسے کہ قصۂ سندباد مین پیر مرد -

بے ضرورت چیزین ہرگز نہ خرید واس سے بہت جلد فضول خرچی کی عادت پڑجاتی ہے اور دخل و خرچ کا پورا پورا حساب رکھو اس سے آمدنی کے اندر تمہارا خرچ رہے گا -

"فرینکلن" کہتا ہے کہ "جو کچھ تمہارے پاس ہے اوسے تم اپنا ہی نہ سمجھو بلکہ یہ سمجھو کہ اوس مین سے بہت کچھہ دوسرون کا ہے اور چونکہ تم اوسکے امین ہو لہذا آمد و خرچ کا حساب رکھو اور حساب تفصیل وار رکھو اس سے تم کو یہ معلوم ہوگا کہ ذرہ ذرہ سے اخراجات مین جن کو بند کرنا تم سے ممکن ہے کسقدر روپیہ صرف ہوجاتا ہے اور ان اوسنے اخراجات کے روکنے سے کسقدر معقول رقم قلیل مدت مین تم جمع کرسکتے ہو"

"جان ویزلی" گو معمولی آمدنی کا آدمی تہا مگر اوس نے یہی رویہ اختیار کیا تہا اوس نے اپنی وفات کے ایک سال پہلے لرزتے ہوئے ہاتہون سے اپنے حسابچہ مین لکہا کہ "مین چہیاسی سال سے زیادہ عمر تک مین نے اپنا حساب کتاب باقاعدہ رکہا اور اب مین اس کام کو ختم کرتا ہون اس لئے کہ اب مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ میرے مخارج کا پلہ مداخل سے جہکا ہوا نہین ہے" -

میان بیوی کو چاہیے کہ ہر چیز مین وہ سلیقہ اور اسلوب کو خرچ کرین کوئی چیز حد اسراف مین داخل نہو سکے یعنی ہر چیز محل مناسب پر رہے اور صرف مناسب مین

لائی جاوے۔ کسی امیر الامرا کے لیئے بھی یہ باعث کسر شان نہین ہے کہ وہ اپنے
معاملات خانگی مین بنفس نفیس دلچسپی لے۔ بغیر اسکے وہ فیاض طبع نہین ہو سکتے۔
ممسک شخص سونے کی پرستش کرتا ہے مگر کفایت شعار آدمی سونے کو اپنے اور اُن
لوگون کی خوشحالی کا ایک عمدہ آلہ اور نفیس ذریعہ سمجھتا ہے جن کے فوائد اوس سے
وابستہ ہین۔ دنیا کی ترقی مین فضول خرچ آدمی کا کوئی حصہ نہین ہے۔ اوسکی حالت
مین کوئی اصلاح نہین ہوسکتی وہ ہمیشہ مدد کا طالب اور کفایت شعار آدمی کا حلقہ
بگوش رہتا ہے۔

کسی عمدہ مقصد سے روپیہ کو بچانا اس مین عجب شان ہے اس سے دماغ
کی حالت بہت مسدہر جاتی ہے اور اسراف کا جذبہ مغلوب ہوجاتا ہے۔ پس انداز کی
ہوئی رقم کی مقدار کتنی ہے۔ تھوڑی ہو مگر اس سے بہت کچھ تقویت قلب اور حفظ ماتقدم
ہوسکتا ہے۔ "جانسن" کفایت شعاری کو آزادی کی مان کہتا ہے۔ صرف اس طرح
مین کہ آج راحت سے گذر جائے اپنی آیندہ کل بلکہ آیندہ سال کی آمدنی کو مکفول
کردینا اس قسم کی طرز معاشرت نہایت قابل نفرین ہے۔

"سسرو" کا قول ہے کہ "سلطنت ہو یا خاندان اکتساب دولت کا بہترین
ذریعہ اکانومی ہے" جب تم یہ جان لوگے کہ خرچ کرنے کا زمانہ پس انداز کرنے کے
دن اور خرید و فروخت کا وقت کونسا ہے تو تم کبھی مفلس نہین رہوگے۔

ایک غریب مزدور کا اصول تھا کہ وہ فی روپیہ تیرہ آنہ سے زیادہ ہرگز خرچ نہین
کرتا تھا۔ گو بادی النظر مین یہ ایک حقیر بات معلوم ہوگی مگر سو روپیہ مین سے اونیس
روپیہ کے قریب پس انداز ہون گے اس اصول پر عمل کرنے سے وہ مزدور "راک فیلر"

ہوگیا!

تمہاری زندگی مین وہ بہت مبارک وقت ہوگا۔ جب تم ایسے گھر مین داخل ہو جس کو تم اپنی جانب منسوب کرسکو اگر تم اوس مسرت مین اضافہ کی متمنی ہو تو التفات اور وفا شعاری کے خوگر بنو اور اپنی دلی محبت کا الفاظ کے ذریعے سے اعادہ کرو۔ اپنی بیوی کے اون ساعیٔ موفور پر اظہار امتنان کرو جو وہ تمہارے گھر کو دلفریب بنانے، غذا کو خوشگوار اور زندگی کو پُرلطف کرنے مین صرف کرتی ہے۔ اوسکو مطلع ہونے دو کہ تم اوسکی خدمات کی قدر کرتے ہو اور مرور دہور کے ساتھہ یہ خیال نہ کرو کہ تمہاری حوصلہ افزائی اوسکو خوش نکرے گی۔ بیوی اپنے شوہر کے کلمۂ تسلی اور حرف محبت کے سننے سے کبھی نہین تھکتی۔

آفتاب کی گرمی۔ ماہتاب کی خنکی پہاڑون کی بلندی سمندرون کی گہرائی جنگلون کی سرسبزی درختون کی شادابی۔ پھولون کی خوشبو پرندون کی سریلی آواز عورتون کی عفت مردون کی شجاعت۔ بدن کی صحت۔ روح کی پاکیزگی۔ دل کی نرمی۔ زبان کی صداقت خیالات کا تعمق۔ گھر کا انتظام۔ غرض ہر چیز کی خصوصیت اُس کا جوہر ہے۔ عورت اگر زنانہ جذبات سے معرا اور فرائض نسوانی کے ادا کرنے کے ناقابل ہو تو وہ ہرگز اپنی ذات کا تمتہ نہین ہوسکتی۔ اس لئے کہ اوس مین کوئی ذاتی خصوصیت ہے اور نہ قدرتی جوہر۔ ایسی عورت سے قومی حالت کی اصلاح ہوتی ہے۔ نہ تمدن کی ترقی۔ اور کسی عورت کے اخلاقی کمزوری کے اثر سے اُس کا شوہر بچ سکتا ہے نہ اوس کی اولاد۔ اور نہ وہ لوگ جو اوسکے عزیز قریب ہین۔ لڑکیون اور لڑکون کی اچھی یا بُری حالت گھر والون کی حالت پر منحصر ہے اور اولاد کی ناقص تعلیم و تربیت اس نتیجہ کا متوقع نہین بنا سکتی کہ اون مین اوصاف

پسندیدہ پیدا ہون - جتنی مناسب حال اور مکمل تعلیم و تربیت ہوگی اُسی مناسبت سے جوہر ذاتی کی ترقی ہوگی - اور ذاتی درستی ایسی چیز ہے جسپر گھر کی درستی اولاد کی درستی سوسائٹی کی درستی اور قوم کی درستی کا دارومدار ہے - جب تک کوئی شخص ذاتی اصلاح نہ کرے وہ دوسرون کے سدھارنے مین ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا - جاہل اور غیر تربیت یافتہ مان سے یہ اُمید کرنا سخت نادانی ہے کہ اولاد مین پسندیدہ عادات و خصائل پیدا ہون گے اور بچون کی ابتدائی تعلیم مان ہی کی نگرانی مین ہوتی ہے - جو عورت بیوی اور مان کے فرائض سے آگاہ نہو اُس سے فرائض خانہ داری کے سرانجام کی کوئی امید نہین - جسوقت بچہ دنیا مین پیدا ہوتا ہے یہ لاچار ہوتا ہے اسکی صحت پرورش - اخلاقی اور جسمانی تربیت کا مدار دوسرون پر ہوتا ہے اور اُسکی نیک و بد روش زیادہ تر اس کے والدین پر منحصر ہے - گھر وہ سچی سرزمین ہے جس مین نیکی کو روئیدگی حاصل ہوتی ہے - خانگی واقعات بہ نسبت کسی مدرسہ یا دارالعلوم کے زیادہ تر قابل اُنس ہین یہ بزرگون کا کام ہے کہ گھر کے رہنے والون کی تربیت کرین"

انسان کو پست حالت سے اعلیٰ سطح زندگی پر پہونچانے مین گھر بڑی مدد کرتا ہے - گھر تجربات دنیا حاصل کرنے کے لئے بہترین تعلیم گاہ ہے بچے بڑے ہوکر وہین مرد اور عورت کی ہیئت اختیار کرتے ہین - دل و دماغ کی یہین تربیت کیجاتی ہے - اچھی یا بُری اخلاقی تعلیم وہین حاصل ہوتی ہے - بچون کا کیرکٹر درست کرنے مین مدرس کا اتنا دخل نہین ہے - یہ گھر مین قایم ہوتا ہے - مان باپ بھائی بہن اور ہم نشینون کا فیضان صحبت اپنا اثر کرتا ہے - اطاعت کرنا - خود پر قابو رکھنا - دوسرون پر شفیق بننا - خوش رہنا - پابند بننا یا سرکشی کرنا - ظلم کرنا - اور آوارہ بننا - غرض بچہ کی نیک و بد روش کچھ گھر والون پر منحصر ہوتی ہے - گھر صرف کھانے اور سورہنے کی جگہ نہین ہے - یہان خودداری پیدا

کیجاتی ہے - راحت و آرام خاندانی مسرتین اور جسم و اخلاق کی درستی گھر ہی مین نصیب ہوتی ہے - ایک مسرت خیز مقام اور فائدہ بخش تاثیر پیدا کرنے کی حیثیت سے ضرور ہے کہ صفائی ایمانداری اور محبت کے جذبات اس گھر کی آب و ہوا مین پیوست ہوجائین -

کوئی قوم ترقی نہین کرسکتی تاوقتیکہ ہر فرد قوم کے گھر کی حالت مین اصلاح نہو اور یہہ درستی و اصلاح کا فرض زیادہ تر عورت سے تعلق رکھتا ہے لہذا عورت کو یہ جاننا چاہیئے کہ گھر کو کس طرح پر راحت کرنا چاہیئے - ایک صاف ستھرا پاکیزہ گھر جس کی مالکہ کفایت شعار اور منتظم ہو دراصل منزل راحت اور کاشانۂ مسرت وہی گھر ہے - وہ خاندانی تعلقات کو استوار کرے گا اور اس کی بہت سی باتین لوگون کو یادگار رہین گی - یہ گھر مسکّن قلب اور محنت کے بعد راحت پانی کا پُر لطف مقام ہوگا - ایام غم مین باعث تسلی اور کامیابی کے دلون مین لائق حد فخر و نازش ہوگا - غرض کوئی موسم اور کوئی زمانہ ہو اسکی دلچسپیان بے حد مسرت خیز ہون گی -

مردون عورتون اور بچون کی خوش حالی کا مدار زیادہ تر اُن امور پر ہے جو بادی النظر مین کمتر اور حقیر معلوم ہوتے ہین اور تا آنکہ اُن امور پر پوری توجہ منعطف نہ کیجاوے - اصلی راحت و آرام حاصل نہین ہوسکتا - مثلاً کسی بچہ کی صحت جسمانی اُسکی غذا پوشاک اور غسل پر منحصر ہے - گھر کا چین و آرام کون نہین چاہتا اور آرام بغیر اس کے میسر نہین ہوتا - کہ صفائی - انتظام خانہ داری - پابندی اور محنت کو حصول راحت کے لئے اپنا رہبر بنایا جاوے - معمولی فرائض خانہ داری کا سرانجام گو بے حقیقت معلوم ہوتا ہے - مگر کھانا پکانا - کپڑے سینا - بچون کی پرورش کرنا - تیمارداری کرنا - گھر کا انتظام کرنا - ملازمون کی نگرانی کرنا - اِن سب باتون مین پہلے عورت کو طاق کرنا چاہیئے - یہ ظاہر ہے کہ عورت مرد کی مونس و غمخوار اوسی صورت مین ہوگی

جب کہ اوس مین محبت و موزت کا بیج ڈالا جاوے اور کامل محبت اُس وقت پیدا ہوگی جبکہ اپنی ذات کے فرائض شوہر اور بچون کی نسبت خدا کے فرائض اور بندون کے حقوق سے وہ باخبر کیجاوے گی اور معاشرت و معیشت کا طریقہ اُس کو تعلیم کیا جاویگا - اسی طرح ایثار کا مادہ - اعلی نیکیان اور بلند خیالات بڑون کی اطاعت - چھوٹون پر شفقت اور باہمی سلوک عزیزون پر مہربانی ایک دوسرے پر اعتماد بندگان خدا سے ہمدردی - سچائی اور تواضع صرف دینی تعلیم پیدا کر سکتی ہے
مسرت خیز زندگی بسر کرنے کے لئے زن و مرد کو فن معاشرت سے عمدہ واقفیت درکار ہے - فنون لطیفہ کی طرح یہ بھی ایک قدرتی دین ہے مگر یہ ہر شخص کے امکان مین ہے کہ ذاتی اصلاح و کوشش سے اس مین دستگاہ پیدا کرے -

مسرت کوئی نادر الوجود جواہر کی قسم سے نہین ہے کہ اوس تک کسی کا دسترس ہی نہین ہوتا اور باوجود سعی و کوشش کے وہ دستیاب ہی نہین ہوسکتی بلکہ اُسکی مثال جواہر ریزون کی طرح ہے جو مجموعی طور پر ایک دل پسند شکل اختیار کر لیتے ہین - یعنی مسرت اُن چھوٹی چھوٹی خوشیون سے مسرت اندوز ہونے کا نام ہے جو عجائب خانہ عالم مین چارون طرف بکھری ہوئی ہین - اور جنکو ہم غیر یقینی اور عارضی خوشیون کے دہن مین نظر انداز کر جاتے ہین چشم بینا اور مذاق صحیح رکھنے والے شخص کے لئے کائنات کے پردہ پر خاطر فریب اور مسرت انگیز چیزون کی کوئی انتہا نہین ہے - یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ پر راحت زندگی بسر کرنے کے فن سے آگاہ ہو - کم از کم دماغ ہمارے قبضہ مین ضرور ہے ہم اسی مین عمدہ خیالات پیدا کر سکتے ہین - ہم اپنی عادات و اطوار کو باقاعدہ اور محکوم کر سکتے ہین - ہم دل مین اطمینان اور طبیعت مین سکون پیدا کر سکتے ہین اور اُس سے اکتساب منفعت کر کے پر امن اور مسرت بھری زندگی بسر کر سکتے ہین -

مسرت بھرے گھر کا پہلا فائدہ آرام ہے - جو شوہر دن بھر کام مین مشغول رہتا ہے تو شام کے

وقت طبعاً اوسکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دن بہر کی مشقت کا کچھہ معاوضہ پائے - ایسے وقت مین بیوی کا فرض ہے کہ وہ گہر کو پاک صاف رکہے اوس کو خوش وضع اور خاطر فریب بنائے -

اگر کوئی شخص صرف گہر کا مالک ہو تو اس سے اُس کی تسکین نہین ہوگی - بلکہ اوس گہر کو آرام دہ ہونا چاہیے - گہر کی روح آرام ہے - مگر آرام کے لئے لوگ غلطی سے خیال کرتے ہین - کہ دولتمند ہونا لازمی ہے - بلکہ عیش وعشرت کے لئے تمول کی ضرورت ہے -

آرام وآسائش عمدہ ساز وسامان یا آرایش سے میسر نہین ہوتا بلکہ آرام کے لئے صفائی آب وہوا پاکیزگی اور تدبیر منزل کی ضرورت ہے - آرام وہ خطۂ زمین ہے جسپر بنی انسان کا نشو ونما ہوتا ہے - بہت سی خصلتون کے نیچے آرام کی روح چھپی ہوتی ہے -

مان اور اولاد

ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ گہر والیون مین مستعدی اور عنصر صناعت کا وجود بہ ضرور ہے سست عورت ناخوش رہتی ہے - گہرون کا چین خاندان کا آرام صحت وتندرستی اور دنیا مین کامیابی کا یہی راز ہے - بعض بے پروا شوہر اپنی بیوی کی خدمتون کی داد نہین دیتے - مرجنگ سی سالہ ایسی سخت اور طویل نہین تہی جیسا کہ مقابلہ مصروف بیویون - محنت کش ماؤن اور فکرمند گہر والیون کو روز سویرے سے رات گئے تک کرنا ہوتا ہے - لڑکے کی کتاب کہو جائے یا لڑکی کی اوڑہنی گم ہوجائے تو اُس کے تلاش کرنے کے لئے مان ہی کو ڈہونڈا جاتا ہے - بچہ شب کو کہانسے یا روئے تو باپ تو خواب نوشین مین پڑا سوتا رہتا ہے - یہ فکرمند مان کا کام ہے کہ اوسکو بہلائے اور چپ کرے - مان ہی ایسی ہے جو افراط محبت مین اپنی راحت سے اولاد کی راحت کو مقدم سمجھتی ہے بلکہ اپنی حیات کو اولاد کی حیات سے عزیز نہین رکھتی - شوہر بیمار ہوجاوے تو باوجود بے شمار فرایض کے عجب دل سوزی سے وہ اوسکی پرستاری کرتی ہے - حالت

ناخوشی میں شوہر کو بیوی کی موجودگی سے جو راحت و تسکین ہوتی ہے کیسی ہی شائستہ نرس ہو وہ آرام نہیں پہونچ سکتا۔ غرضکہ عالم تندرستی ہو یا بیماری۔ شادی ہو خواہ غمی۔ خوش حالی ہو یا پریشانی۔ دن ہو یا رات۔ بیوی اور ماں بے شمار فرائض خانہ داری کی مرکز بنی رہتی ہے۔

نوجوان شوہر اپنی نوجوان بیوی پر جن خدمات کا بار ڈالتا ہے۔ تو اُس کا یہ فریضہ ہونا چاہیئے کہ جب وہ کام کرتے کرتے خستہ ہو جائے تو بیوی کے اوپر معمول سے زیادہ قدر شناسی کے ساتھ نگاہ محبت ڈالے یہ سراسر ظلم و ناانصافی ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی خدمات کا بوجہ احسن اعتراف نکرے اور فرائض خانہ داری کی راہ میں مشکلات سے مقابلہ کرنے کیلئے اسکو تن تنہا چھوڑ دے متاہل زندگی کی راحتوں میں مستقل طور پر اضافہ کرنے میں اولاد بڑا قوی ذریعہ ہے۔ بنی اسرائیلیوں میں عورت کا عقیمہ ہونا بڑی بدنصیبی کی بات خیال کیجاتی تھی۔ خداوند عالم نے جب حضرت ابراہیم اور حضرت سارۂ کو مژدہ دیا کہ تمہاری نسل روے زمین میں اتنی کثرت سے پھیلے گی جسطرح آسمان پر ستارے ہیں تو اونہوں نے خیال کیا کہ نعمت کبریٰ اور سعادت عظمیٰ اونکو نصیب ہو گئی ہے۔

اگر بیاہ سے زن و مرد کی بہتری متصور ہے تو اس زندگی کی انتہائی برکتیں اسی وقت نصیب ہوں گی جب کہ اس مبارک پودے میں اولاد کا ثمر آئے گا۔ جو لوگ شادی کا کوچہ اس ارادے سے اختیار کرتے ہیں کہ وہ ماں باپ بننے کے جھگڑے میں نہ پڑینگے۔ تو اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بجائے محبت کی خود غرضی اور خود پرستی سے اس کوچہ کی ہوا تک مکدر ہو جائے گی۔

جس گھر میں گہوارہ نہیں وہ گھر نہیں بلکہ جنگل ہے اس لئے کہ بیاہ بے اولاد کے ایسا ہے جیسے دنیا بے آفتاب کے۔ محبت کا قدرتی نتیجہ شادی اور شادی کا لازمی نتیجہ بقائے نوع ہے۔

زن و شوی کی مثال ایک درخت کی ہے۔ اگر اس میں شاخیں اور پھول پھل نہ لگیں تو

اوسکی ایجاد کی علت مفقود ہوجائے گی - دنیا مین زن و مرد کا ایک یہ بھی فرض ہے کہ وہ مان باپ بنین - کوئی پاکیزہ خیال عورت یا نیک منش مرد کا شادی سے خانہ آبادی کے سوائے دوسرا مطلب نہین ہوسکتا - ایسی بہت سی عورتین ہین جو شریر مردون کے مشورہ سے اپنی قطع نسل کرچکی ہین فطرت کے قانون اٹل ہین اگر تم اُس کے خلاف چلوگے تو اوسکے مکافات سے کسی طرح محفوظ نہین رہ سکتے

عورتون کی ایک کثیر تعداد اولاد کو بے فکری کا سنگ راہ سمجھکر اس کے حدود و قیود سے آزاد ہونا چاہتی ہین - اُن کے توجیہات و تاویلات معقول ہون یا نا معقول صحیح ہون یا غلط مگر اس مین کلام نہین ہوسکتا کہ ایک ایسی قوت مین وہ تصرف کرنا چاہتی ہین جس کا فعل مین آنا مزاوجت کا مدعائے اصلی ہے - جو بیوی مان بننے سے گریز کرتی ہو تو شوہر کو چاہیے کہ بہ دلائل عقلی و نقلی اوسکو قائل کرے اور مادری حقوق و فرائض تعلیم کرکے اولاد کی خوبیون اور اس سے قدرت کی نشانے لطیف پر روشنی ڈالے -

اکثر عورتین وضع حمل کی تکلیف سے خائف ہوتی ہین - بعض بچون کے پالنے پوسنے اون کو تربیت و تعلیم دینے کی ذمہ داریون کی وجہ سے اس کو چہ مین گام فرسا نہین ہوتین - غرض کچھ ہی ہو ہم کو اس خیال سے سخت صدمہ ہوتا ہے کہ ایک عورت صاحب اولاد ہونے کی خدا داد قابلیتون کے باوجود چند سطحی امور کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہے - یا صاحب اولاد ہوکر ان کی نگرانی سے غفلت کرے اور اپنے بچون کو بالکل انا اور دداؤن کی توجہ پر چھوڑ کر خود طوطا مینا یا کتے بلیون کے پالنے مین مصروف ہوجائے - بیاہ سے زوجین کو جسقدر اپنی راحت کا خیال ہوتا ہے - اوسی قدر آیندہ ہونے والے بچون کی راحت کا بھی خیال ہونا چاہیے پرورش حیوانات کی طرف زیادہ توجہ کرنا اور انسان کے بچون کو تندرست اور مضبوط بنانے کے خیال سے غفلت کرنا عجب نادانی کی بات ہے - کوئی روشن خیال عورت مان بننے سے صرف

اس لئے انکار نہین کرے گی - کہ وضع حمل سے تکلیف ہوتی ہے یا بچون کی پرورش
ایک ناممکن العمل کام ہے - پرورش اولاد اگر مشکل کام ہے تو اولاد کی صحبت اس مشکل
کو آسان کر دیتی ہے - کاش عورتین یہ سمجھین کہ اون کے واسطے گھر اور بال بچون کی
نعمت ایک ایسی ودیعت ہے کہ تمام کائنات اوس پر رشک کر سکتی ہے - واقعات
اسلام کے شاہد ہین کہ دنیا مین فلک کی ستم شعاری اور کج روی کے وہی لوگ شاکی ہوتے
ہین جنہون نے احکام قدرت اور قانون آلہی کی نافرمانی کرنا اپنا دستور قرار دے لیا ہے
عورت کے طبعی ولولہ اور فطرتی جوش کی حالت اُس وقت قابل دید ہوتی ہے
جب کہ اوس کی زندگی مین بار اول اوس کا لخت جگر خلوت کدۂ عدم سے بقعۂ شہود مین
قدم رکھتا ہے - اولاد اوسکو اخلاق اور بے غرضی کا سبق دیتی ہے اور اوس کو یہ سکھلاتی ہے
کہ ماؤن کی زندگی دوسرون کی بہتری کے لئے ہے -

یہی اصول آگے چلکر اوس کی اولاد مین بھی پیوست ہوجاتا ہے اور جب وہ
بچون کو اپنے اطراف جمع کر کے خدا - بہشت - اور مذہب کی باتین سمجھاتی ہے اور
بچے عمیق دلچسپی سے اُس کو سماعت کرتے ہین تو اِس سے اوس کے حسِ مادری کو
لذت فراوان حاصل ہوتی ہے -

بعد حقوق خالق کے دنیا کی کوئی نیکی حفظ حقوق والدین سے زیادہ نہین
اون کی نعمتون کا شکر اور اون کی رضاجوئی کل امور پر مقدم ہے - والدین کی اطاعت
اطاعت پروردگار کا ایک جزو ہے - اس واسطے کہ پروردگار کی ذات معاوضۂ نعمت
سے مستغنی ہے - اور والدین معاوضۂ احسان مین اولاد کے
محتاج ہین -

اگر اولاد طریق اداے حقوق والدین سے بے بہرہ نہ رکھی جائے تو اون کے ایام معذوری و مجبوری مین اولاد اون کو راحت پونہچائے گی اور والدین کے ساتھہ احسان کرنا خیر و معرفت پروردگار تصور کرے گی - اون کی تعظیم و اطاعت کرے گی - اولاد اون کی ساری امیدون کے پورا ہونے کا وسیلہ ہوگی - پیری کا عصا اور ضعیفی کا تکیہ بنے گی اور بعد مفارقت روح جب کوئی محنت و مشقت نتیجہ نہین پیدا کرسکتی اولاد ہی کے اعمال خیر سے والدین کو راحت روح نصیب ہوگی -

تربیت جسم اور ترقی نسل کے لئے غذا کا سوال نہایت ضروری ہے - اگر غذا کی مقدار صحت اور پرورش جسم کے لئے ناکافی ہے یا وہ کافی سے زیادہ ہو یا غذا سادی نہو بلکہ مقوی اور ثقیل ہو تو بے اولادی کا یہ ایک ذریعہ ہو جاوے گی - یہ بات اکثر ہمارے مشاہدہ مین آتی ہے کہ متمول لوگ جن کی غذا زیادہ محرک اور مقوی چیزون پر مشتمل ہوتی ہے اون کے جسم فربہ اور چربی دار ہو جاتے ہین - اور وہ مدۃ العمر اولاد کی طرف سے مایوس رہتے ہین -

انہین لوگون کو اگر مالی نقصانات کا سامنا ہوتا ہے اور اون کی فربہی دولت کے ساتھہ رخصت ہو جاتی ہے تو اوسوقت وہ ثمرہ اولاد سے بہرہ یاب ہو جاتے ہین -

بعض اوقات کثرت جماع یا ایام شباب کی غلط کاریان - مرد یا عورت کو ناقابل اولاد بنا دیتی ہین - بعض وقت مرد یا عورت کے اعضاے تولید کی خرابی بے اولادی کا باعث ہوا کرتی ہے - ایسی حالت مین طرفین کے نکاح ثانی سے بے اولادی کا داغ اکثر جاتا رہتا ہے بے اولاد لوگ اگر اپنی غذا اور صحت جسمانی کا زیادہ خیال رکہین اور

مقاربت سے چند ہفتون سے لیکر کئی مہینے تک اگر اجتناب کرین تو اس سے دونون کے جسمانی قابلیتون مین بین فرق ہوکر قبولیت نطفہ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے - بعض وقت ایک ہی کمرہ مین مختلف بسترون پر سونا مفید ثابت ہوا ہے -

بے اولادون کو چاہیئے کہ لائق اور تجربہ کار اطبا ء سے رجوع کرنے اور صرف مرد یا صرف عورت اپنے جسم کا طبی امتحان کرانے مین ہرگز پس وپیش نہ کرین -

اکثر عورتون کے عقیم ہونے کا یہ سبب ہوتا ہے کہ اون کے اعضائے تناسل یعنی مہبل اور رحم مین ترش یا کھاری[۵۱] کوئی خلط پائی جاتی ہے جس کی تاثیر سے منی کے جانور سب مرجاتے ہین اور حیض عورتون مین ایک نہایت قابل غور علامت ہے یہ علامت عورتون کی صحت کی میزان اور قابلیت تولید کی ایک سچی دلیل ہے - لڑکیون مین بلوغ کی پہلی دلیل موئے زہار کا نمودار ہونا اور قابلیت تولید کی سچی نشانی خون حیض کا ظاہر ہونا ہے -

ایام حیض مین عورتون کی آنکھون کا حلقہ کسی قدر نیلگون رہتا ہے اور بدن کا رنگ بھی متغیر ہوتا ہے - ان دنون مین عورتین ہر چیز سے زیادہ متاثر ہوتی ہین - چھوٹی سی ایک بات چھوٹا سا ایک سبب اونکے انفعال کا باعث ہوتا ہے اور اس تاثیر سے اکثر سیلان حیض ایکدم بند ہو جاتا ہے اور ایسا ہونا انحراف صحت کی نشانی ہے - اس لئے عورتون کو ایام حیض مین ڈرانے اور غمگین کرنے سے ہمیشہ باز رہنا چاہیئے -

سیلان حیض سے چند روز پیشتر اور طہارت کے بعد عورتون مین حس شہوانی کسی قدر

---

۵۱ - حاشیہ - منی کے جانور سردی گرمی ترش وکھاری قابض ومخدر وغیرہ تند وتیز چیزون کی تاثیر سے فی الفور ہلاک ہو جاتے ہین ۱۲

بڑھ جاتی ہے اس لئے یہ ایام حصول حمل کے لئے نہایت موافق ہین - اس حیض کے سیلان مین بہت سی بے انتظامیان دیکھنے مین آتی ہین - یعنی اکثر یہ خون ناک منہ - پستان اور مقعد سے جاری ہوجاتا ہے - بعض عورتون کو حیض آتے آتے ایکدم بند ہوجاتا ہے اور دس پندرہ دن کے بعد پہر شروع ہوجاتا ہے بعض عورتین اثنائے حیض مین کم خون ضائع کرتی ہین - اور بعضون سے اسقدر خون بہتا ہے کہ بدن کو بالکل ناطاقت کردیتا ہے - الحاصل حیض کی یہ بدانتظامیان بے اولادی کا قوی ذریعہ ہوجاتی ہین - ذیل مین اس بے انتظامی کے اسباب بیان کیئے جاتے ہین -

گرم اور ضعف پیدا کرنے والے کہانے کہانا - مسکرات سرکہ اور چاء کافی کا بافراط پینا - کچا میوہ اور مسہلات کا زیادہ استعمال کرنا - عیش و نوش کی طرف زیادہ میلان ہونا گہوڑے کی سواری - درجۂ حرارت کا ایک دم بدل جانا - پسینہ کی حالت مین برف کا پانی پینا یا کوئی ٹہنڈی چیز کہانا - پاؤن ٹہنڈے پانی مین ڈالنا - ننگے پاؤن سرد پتہرون پر پہرنا - خوف و ہراس غم و غصہ وغیرہ -

یہ سب حیض کی بے انتظامی کے اسباب ہین - ایسی بے انتظامیان واقع ہونے کی صورت مین ہمیشہ کسی حکیم حاذق سے چارہ سازی کرنا چاہیئے - خون حیض کا منبع اصلی رحم ہے اور رحم اعضائے تناسلیہ نساء کا سردار ہے - ابتدائے بلوغ سے لیکر انتہائے طمث تک تمام زندگی مین یہی بدن پر حاکم رہتا ہے - ایام حیض و ایام حمل و نفاس اور دوسرے امراض رحم کی طرف اگر بہ نظر غائر دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ عورتین عمر بہر تاثیرات رحم کی پابند پائی جاتی ہین گویا عورت کے معنی رحم اور رحم کے معنی عورت ہے - بیاہ کے ابتدائی ایام بہ نسبت سنین مابعد کے زیادہ مثمر ہوتے ہین

پچیس سال کی عمر ہوجانے کے بعد مرد کو کسی اور سن وسال کا انتظار نکرنا چاہیئے۔ اکیس سے پچیس برس کے درمیان مرد کے لئے شادی کی عمر ہے۔ گو شادی کی عمر کی نسبت بالعموم اختلاف ہے مگر علم فزیالوجی (تشریح الابدان) کی تحقیقات سے یہ مسئلہ حل ہوگیا ہے کہ نوعمری کی شادی بہت بے جا ہے۔

جن لوگون کی جسمانی حالت مین پختگی نہ آئی ہو وہ شادی ہرگز نکرین اس لئے کہ جو قابلیتین ایسے مان باپون سے اولاد کو پہونچین گی وہ ناکمل حالت مین ہونگی اور اس سے آنے والی نسل کمزور پیدا ہوگی۔ شادی کے لئے مناسب عمر وہ ہے جب کہ اوس مین پختگی آجائے اور مردمین معمولاً اکیسوین سال یہ بات حاصل ہوجاتی ہے اس سے قبل کی عمر شادی کی مناسب حال نہین اوس کے استخوان مین ہی خامی رہتی ہے۔ اور اوس کی خصلت بہی کامل نہین ہوتی۔ بعض قدیم قومون مین شادی کے لئے اس سے زائد عمر کی قید تھی اور یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اس کی پابندی سے اون کے درمیان تندرستی کی عمر مین اضافہ ہوجاتا تہا۔

طالبان حفظ صحت کو چاہیئے کہ سن رشد یعنی جب کہ اعضائے بدن نشوونما کامل حاصل کرلین اوسوقت تک امراز دواج کو موقوف رکہین اور یہ سن سرد ملکون مین مردون کے لئے پچیس اور عورتون کیلئے بیس برس اور گرم ملکون مین مردون کے لئے اکیس اور عورتون کے لئے سولہ برس حساب کیا جاتا ہے۔ اس عمر مین مرد کی عقل وادراک مین پختگی اور کاروبار معیشت مین چالاکی پیدا ہونے کے علاوہ اعضائے بدن بہی نشوونما حاصل کرکے مضبوط ہوجاتے ہین اور عورتین بہی عالم طفلی سے نکل کر گلستان عقل وفراست مین داخل ہوجاتی ہین اس لئے اُن کو امور

خانہ داری مین سلیقہ اور حمل ووضع حمل اور پرورش اولاد کی تاب وتوانائی حاصل ہو جاتی ہے -

اس قانون کے خلاف عمل کرنے کے نقصانات محتاج بیان نہین قبل از وقت شادی کر لینے مین اگرچہ طرفین کے لئے مضرت ہے مگر عورت کے لئے زیادہ مضر ہے - وہ لڑکیان جن کا بدن ہنوز نشوونما پا رہا ہو - ما نباپ اور رشتہ دارون کی تعجیل وتقاضا سے اگر اون کی شادی کر دی جائے تو اس نشوونما کی موقوفی کا باعث ہو کر لڑکیان بالکل نحیف وناتوان رہ جاتی ہین - اور رحم مین وسعت اور مضبوطی کافی طور پر نہونے کیوجہ سے جنین کے حمل اور اوسکی خاطر خواہ پرورش کی قابلیت ہی نہین ہوتی - الحاصل رحم کو اوس کی جگہہ پر قایم رکھنے والے رباط سست ہوجائے اور گزرگاہ جنین تنگ ہونے سے والدہ ومولود دونون کی زندگی خطرناک ہو جاتی ہے -

جس لڑکی کے اعضاے بدن ابھی پورے طور پر نشوونما نہ پائے ہون ایسے نہال خوردسال کا میوہ کیون کر مکمل ہو سکیگا ؟؟

کم سنی مین شادی کر لینے یا دور شباب کے بعد شادی کرنے سے اکثر اولاد اور صحت جسمانی دونون کی طرف سے مایوسی ہو جاتی ہے - عورت کے لئے سولہ سے بیس سال کے درمیان شادی کے لئے بہترین سن ہے -

گو قواے تناسل کا انحطاط اختلاف مزاج کی وجہ سے بعض لوگون مین جلدتر اور بعض لوگون مین دیر سے شروع ہوتا ہے مگر مردون مین پچاس وساٹھہ اور عورتون مین چالیس وپینتالیس سال کے بعد قواے تناسل عمر جوانی کی طرح قوی نہین رہتے اون لوگون کے لغوظ مین نہ ویسی شدت وسختی رہتی ہے اور نہ نطفے کی خاصیت

وعمدگی باقی رہتی ہے - اون کے تولید منی مین بہی کمی واقع ہو جاتی ہے اور اوس زور و جہندگی سے اخراج بہی نہین ہوتا - ایسے سن رسیدہ لوگون مین شہوت اور جماع کی طرف رغبت دینے والی چیز (شوق طبعی) نہین رہتا بلکہ صرف اوس کا تخیل باقی رہ جاتا ہے -

ہزارہا بچے جو کہ حیات و ممات کی کشمکش مین نیم جان اور بیماریون مین خراب و خستہ دیکھے جاتے ہین اون کا یہ حال بے شک بوڑہے مان باپون کی اولاد ہونے کا باعث ہے - متفاوت عمر والون کے بیاہ پر بہی اسی اصول سے قیاس قایم کیا جا سکتا ہے زر و مال کی لالچ سے جو جوان لوگ عمر رسیدہ عورتون کے ساتہہ بیاہ کر کے اون کو خوش کرنے کی فکر مین رات دن مصروف رہتے ہین وہ اس سعی لاحاصل مین اپنی طاقت و توانائی کو بہی جلد ضایع کر دیتے ہین -

اسی طرح جو جوان لڑکیان پیر فانی کے ساتھ بیاہی جاتی ہین وہ اپنے شوہر کی خواہش کو نہایت نفرت اور کراہت کے ساتہہ بجا لانے کیوجہ سے اُس اُٹھتی جوانی مین جل بُھن کر خاک ہو جاتی ہین -

پس ایسے نا متناسب ازدواج سے جو اولاد پیدا ہوگی اوس کی صحت و تندرستی کی کیا اُمید ہو سکتی ہے ؟ -

انسان جو اپنے باغ کے میوجات کی عمدگی اور گہوڑون کی جنس کی بہتری کے لئے اسقدر کوشش اور چارہ جوی کرتا ہے اُس کا اپنی نوع اور نسل کی بہتری اور تندرستی کی طرف سے غافل رہنا ایسی خطائے دل سوز ہے - جو کسی طرح قابل معافی نہین -

اولاد اور وراثتی اثر

زن ومرد مین اولاد کی خواہش کارخانہ قدرت سے ودلیعت کی گئی ہے بے اولادون کو مناسب یہ ہے کہ وہ بااولاد ہونے کے لئے مناسب تدبیرین کرین - اولاد وہ سنہری زنجیر ہے جو میان بیوی کو دائمی محبت کی گرہ مین باندہ دیتی ہے -

استقرار نطفہ کے وقت سے ایک نئی زندگی کا دور شروع ہوتا ہے - ایک اور متنفس معرض وجود مین آتا ہے - ایک نیا بچہ خاندان مین بڑھتا ہے - جومان غفلت یا گرم ادویہ کے ذریعہ سے دیدہ و دانستہ اس ننھی سی جان کو ہلاک کرتا ہے وہ ایک ایسا ظلم کرتی ہے جس کی نظیر ہم کو نہین مل سکتی - جس طرح خدا کے وجود اور روز بازپرس کے آنے کا یقین ہے اوسی طرح اس خون ناحق کا قصاص اوس سے ضرور لیا جاوے گا -

اکثر اسقاط حمل اتفاقی طور پر ہوجاتا ہے - اوس کے بعد بہت حزم و احتیاط کرنی چاہئے اور چند ہفتہ سے کئی مہینے تک حسب ضرورت عورت سے صحبت نہین کرنا چاہئے اسکے خلاف ورزی سے بعض اوقات عورت مدۃ العمر کے لئے اولاد کی طرف سے مایوس ہوجاتی ہے - اعتدال کی عادت ڈالنے کے لئے نوجوان شوہرون کو حمل قرار پانے کے بعد اچھا موقع ہاتھہ آتا ہے - کثرت اولاد کا مناسب طور سے انسداد کرنے اور اعتدال حاصل کرنے کے متعلق "ڈاکٹر یا میرا" لکھتے ہین کہ "میری سمجھہ مین اس کا صرف ایک علاج آیا ہے یعنی زن ومرد الگ الگ سوئین میرا اعتقاد ہے کہ یہ نسخہ قدرت کا ایک سربستہ راز ہے"

اگر شوہر اپنی بیوی سے پاک محبت رکھتا ہو تو کثرت کار اور صعوبات زندگی سے

اوسکو بچانے کی خاطر اپنے مزاج مین نفس کُشی کی عادت ڈالنا چاہیئے - حمل قرار پانے کے بعد عورت کی شہوانی خواہشات پورے ہوجاتے ہین - اب شوہر کو چاہیئے کہ اُس کے حسّ حیوانی کو بے ضرورت تحریک نہ دے - اور اپنے مزاج مین ضبط کی عادت ڈالے - علاوہ اس کے اس زمانہ مین مجامعت کرنے سے جنین مین اکثر خرابیان پیدا ہوجاتی ہین اوسکے بعض اعضاء بے ترتیب ہوجاتے ہین - عام طور پر اطباء کا اتفاق ہے کہ اس زمانہ مین بہت توجہ اور احتیاط کرنی چاہیئے -

حمل کے پہلے دو مہینے مین جماع سے محترز رہنا چاہیئے - اور ساتوین مہینے سے لیکر انتہائے حمل تک بھی مقاربت سے پرہیز کرنا چاہیئے - اوائل ایام حمل مین صحبت کرنے سے نطفہ کی نشو و نما مین خلل واقع ہوتا ہے - اور بعض اوقات اسقاط حمل ہوجاتا ہے اور ساتوین مہینے کی ابتداء سے وضع حمل تک فعل جماع سے حاملہ پر نہایت بُری تاثیر ظہور پذیر ہوتی ہے اور اکثر قبل از وقت ولادت ہوجاتی ہے - حاملہ اور حمل ان دونون کی صحت کی خاطر شوہر پر لازم ہے کہ ان قواعد سے ہرگز انحراف نکرے -

"ڈاکٹر ھفلنڈ" جو مشہور جرمن ڈاکٹر ہین اون کا بیان ہے کہ "یہ زمانہ افکارات کی کمی اور تازہ دماغی کا ہونا چاہیئے اور جسمانی اور دماغی طاقت نہایت عمدہ حالت مین ہوگی"

اگر اس زمانہ مین یہ طاقتین پوری صحت پر ہونگی تو بچہ پر نہایت بُرا اثر پڑے گا اور اوس مین جسمانی یا عقلی ایک ایسی کمزوری پیدا ہوجائے گی کہ عمر بھر اوس سے چھٹکارا مشکل ہوجائے گا -

اولاد کے تندرست اور صحیح المزاج ہونے کے لئے مان باپ کا تندرست ہونا اور

بچون کے قوی اور توانا ہونے کے لئے مان باپ کا نہ درصورت ظاہر بلکہ واقعاً قوی الاعضا ہونا اور علی الخصوص جماع کے وقت دونون کا تندرست و توانا ہونا ایک نہایت ضروری امر ہے۔ اور سواے اسکے اوقات حمل مین والدہ کی صحت کا زیادہ خیال رکھنا اور اُس کی خوراک پوشاک استراحت اور حرکت خواب اور بیداری وغیرہ قوانین حفظ صحت کا لحاظ رکھنا اور ولادت کے بعد بچون کی خوراک وغیرہ پر ملتفت رہنا بہی ضرور ہے الحاصل اولاد کی صحت و توانائی مان باپ پر موقوف و منحصر ہی اور سواے اسکے طرفین کو جماع کے وقت بہی صحت و قوت کی حالت مین ہونا چاہیئے۔ اور ایام حمل مین قوانین صحت پر عمل پیرا رہنا چاہیئے۔ بیماری نقاہت۔ یا بے چینی کی حالت مین صحبت سے اجتناب کرنا چاہیئے اگر طبیعت مشوش اور ذہن تہکا ہوا ہو تو اس فعل کو کسی اور روز پر اُٹہا رکہنا چاہیئے۔ اس لئے کہ ایسی حالت مین صحبت کرنے سے نقاہت مین طوالت ہوگی اور حمل قرار پایا تو بچہ کی صحت پامال ہو جائے گی۔

قوت تولید

جماع ایک فعل ہے جو طرفین کے اتحاد سے حصول پذیر ہوتا ہے۔ اس اتحاد مین مرد کا کام ہے کہ منی کو منزل مقصود تک پہونچانے والے عضو کو اندام نہانی نسا مین داخل کرے اور عورت عضو مذکر کو اپنے جائے نہانی مین جگہ دے۔

امکان جماع کے لئے قضیب مین خون کا بہرنا اور اس ذریعہ سے عضو مذکور کا حالتِ نعوظ مین آنا شرط ہے۔ اعضائے تناسلیہ نسا مین بہی بعینہ یہی آثار و علامات پائے جاتے ہین۔

بظر[۱] اور فرج کی چھوٹی بڑی لبون مین لغوظا اور بیداری نمایان ہوتی ہے اور عضو کے دخول وخروج کی وجہ سے فرج کا لعابدار پردہ حالت انتعاظ مین ہوتا ہے اور اوس سے ایک لسیدار پانی نکلتا ہے جو عضو کے دخول وخروج کو زیادہ آسان کر دیتا ہے -

اس پانی کو دودہ کی مانند سفید رنگ کا ہونے کی وجہ سے بعض ناواقف لوگ گمان کرتے ہین کہ عورتون کو بھی مردون کی طرح انزال ہوتا ہے لیکن عورتون مین خزائن منی نہین ہوتی اور نہ دفق وانزال کی نلیان پائی جاتی ہین - اور عورتون کو اثنائے جماع مین جو لذت حاصل ہوتی ہے - وہ کچھہ تو بظر کی بیداری اور کسی قدر پھیل اور چھوٹے لبون کی نسیج ناعظ پر عضو کے لگنے سے حاصل ہوتی ہے - جن لوگون کے شہوانی خیالات یا اون کی قوت باہ زیادہ ہوتی ہے وہ لوگ جلد جلد جماع کی خواہش ظاہر کرتے ہین - اِس قسم کے لوگ بڑے شہرون اور خصوصًا بے کار لوگون مین زیادہ پائے جاتے ہین - دیہات اور قصبہ جات مین مساعی بدن اور حرفت کے کاروبار کی کثرت کے سبب سے اس قسم کے تصورات وتخیلات کے لئے اُن لوگون کے دماغ کو چندان فرصت نہین ملتی -

مرد فعل جماع مین اگرچہ عورتون سے زیادہ لذت یاب ہوتا ہے مگر یہ لذت بہ نسبت عورتون کے کم پائدار ہوتی ہے لیکن اگر جماع مین بسبب امساک دیر تک بوس وکنار وغیرہ کا سلسلہ جاری رہے - تو عورتون کے اعضائے تناسل کی کثرت[۲] اور اون سب کی

---

[۱] بظر شہواتی لذتون کا مرکز ہے اور بڑے لبون کے ملنے کی جگہہ کے اوپر پایا جاتا ہے ۱۲

[۲] عورتون مین تناسل کا کارخانہ مردون سے بڑا ہے اور اوسمین کام کرنے والے اعضا بھی بہت ہین ۱۲

بیداری اور خیالات وحسیات کی حالت فاعلی عورتون کو زیادہ اسیر شہوت اور مبتلائے محبت کر دیتی ہے۔

روئے زمین پر جسقدر ذیروح مخلوق موجود ہے یہ سب اپنی نوع کو بڑہانے کا اقتدار رکہتی ہے۔ اور اس اقتدار کو قابلیت القاح وتولید کہتے ہین۔

قابلیت القاح کا درجہ ہر نوع مین یکسان نہین لیکن جو حیوانات کو عالی طبقون مین پائے جاتے ہین یعنی جن کے اعضاء کی ترکیب زیادہ مکمل ہوتی ہے اُن مین قابلیت القاح بہی اوسی قدر محدود پائی جاتی ہے۔ لیکن ایک مرد اور عورت مین اعضائے تناسل جسقدر زیادہ مکمل ہون تو بہ نسبت دوسرون کے اُن مین قابلیت تولید بہی اوسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔

قابلیت القاح (۲۵) سے (۳۵) برس کی عمر تک بڑہتی ہے اور اس عمر مین حد کمال کو پہونچتی ہے اسی لئے بچون کی پیدائش بہی ۲۵ سے ۳۵ برس تک زیادہ ہوتی ہے۔ جو لوگ کام کاج مین مشغول رہتے ہین تو اس سببسے اون کے بدن کو ہمیشہ ایک طرح کی ورزش ہوتی رہتی ہے۔ اِن لوگون مین قابلیت تولید آرام طلبی اور سستی سے اوقات بسر کرنے والون کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

عورت ہر مہینے مین ایک انڈا دیتی ہے لیکن اگر یہ انڈا مرد کی منی کے کیڑون کے ساتھہ نہ ملا تو حیض کیوقت جب رحم مین پہونچتا ہے تو وہان حل ہو کر خون حیض وغیرہ کے ساتھہ باہر نکل جاتا ہے۔

رحم کے دونون جانب جو غدود (مبیض) ہین اُن مین یہ انڈا نشو ونما پاتا ہے اور رحم اور مبیض کے درمیان ایک گذرگاہ ہے جسکو نفیر کہتے ہین۔ اس نفیر کا منہ

مبیض کی طرف متوجہ رہتا ہے اور امتلاے دم (خون) کیوجہ سے یہ پھول کر جہاں انڈا نکلنے والا ہو اُس جگہہ پر مبیض کو گھیر لیتا ہے۔ جب انڈا نکلتا ہے تو اُس منہ کے سوراخ سے نفیر مین داخل ہوتا ہے۔ اور نفیر کے سُکڑنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ رحم کی طرف روانہ ہوکر اوسط چار یا پانچ روز مین رحم تک پہونچتا ہے۔ اب مرد کے انزال کے وقت جب منی رحم مین پونہچتی ہے تو منی کے اندر جو چھوٹے چھوٹے جانور پائے جاتے ہین وہ نفیر مین داخل ہوکر اُس کی انتہا تک پونہچ جاتے ہین اور نفیر کے لعاب دار پردے سے لگ کر بیضہ کی آمد کا انتظار کرتے رہتے ہین۔ بیضہ جب نفیر مین پونہچتا ہے تو یہ جانور اوس کے گرد لگ جاتے ہین۔ اور اوس مین داخل ہونا شروع کرتے ہین۔ اسی کیفیت کو القاح کہتے ہین۔

یہ تلقیح شدہ انڈا نفیر سے گزر کر رحم مین پونہچتا ہے اور رحم کی اندرونی سطح سے جڑ کر اپنی جڑین پھیلانا شروع کرتا ہے۔ اور اوسی روز سے ایک نئی مخلوق کی زندگی شروع ہوتی ہے۔

یہ تلقیح شدہ انڈا جب رحم مین پونہچتا ہے تو اوس کا حجم تلقیح کے روز سے چار پانچ گنہ زیادہ بڑا ہوتا ہے مگر جو انڈا کہ اپنی اصلی حالت پر نفیر کے ذریعہ سے رحم مین پونہچتا ہے اور رحم مین منی کے کیڑے اوس مین داخل ہون تو گو وہ انڈا تلقیح ہو جاتا ہے مگر رحم مین ٹھیر نہین سکتا۔ کیونکہ انڈے کو رحم مین قرار پکڑنے کے لئے جن شرایط کا بجالانا ضروری ہے وہ اوسوقت اوس مین موجود نہین ہوتین۔ علی العموم القاح حیض آنے سے چند روز پیشتر یا حیض کے بعد ایک دو روز تک واقع ہوتا ہے۔ پس بیضہ رحم مین اوترنے سے چند روز پہلے عورت سے صحبت کیجاوے تو اوسوقت القاح اور حمل

قرار پانا زیادہ محتمل ہے۔ اگرچہ حیض بند ہونے کے بعد بھی ایک دو روز تک جماع مثمر ہوسکتا ہے۔ لیکن استقرار حمل کے لئے حیض سے ایک دو دن پہلے اور حیض تمام ہونے کے دن صحبت کرنا زیادہ مفید ہے۔ گویا عورت ہرگز صحبت کی آرزو نہ رکھتی ہو۔ اور اوس سے جبراً جماع کیا جاوے تو ایسے جبری جماع سے بھی اوس کا حاملہ رہ جانا ممکن ہے۔ اس لئے کہ القاح ایک ایسا فعل ہے جو انسان کے دسترس اور اوس کے آرزو اور ارادے سے بالکل خارج ہے! بیضہ نفیر مین داخل ہونے کے وقت خون حیض جاری ہوتا ہے یعنی وہ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ بیضہ نفیر مین داخل ہوگیا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ منی کے کیڑے جو جماع کے بعد نفیر مین داخل ہوتے ہین اونکی عمر اونکی قوت حیات کے لحاظ سے ۲۔ ۳۔ ۴ دن تک ہوتی ہے اس کے بعد یہ جانور مرجاتے ہین جو جماع کہ ناموافق ایام مین کیا جاوے اوس مین وہ ہمیشہ مرجاتے ہین۔ بلغمی اور دموی مزاج والی عورتون مین صفراوی اور عصبی مزاج والی عورتون کی نسبت القاح کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ ان مین بیضہ کو نفیر سے گذرتے ہوئے زیادہ مدت خرچ ہوتی ہے اگر حیض تمام ہونے کے بعد ایک دو روز مین صحبت کیجاوے تو القاح کا واقع ہونا ممکن ہے بشرطیکہ حیض کی مدت تین چار دن سے زیادہ طویل نہو اسلئے کہ انڈا ابھی نفیر ہی مین رہتا ہے اور یہ کیڑے اوسے راستہ مین پاکر تلقیح کر لیتے ہین۔

علی الاوسط حیض بند ہوکر ایک دو روز گذرنے کے بعد القاح کے لئے ناموافق ایام آتے ہین اور ان دنون مین حصول القاح ناممکن ہے از سر نو بیضہ دینے کا دن آنے تک جسقدر ایام گذرتے ہین یہ سب القاح کے لئے ناموافق ہین۔

جو لوگ کہ زیادہ اولاد کی خواہش نہین رکھتے ہین اون کے لئے ایام موافقہ القاح

مین مجامعت سے پرہیز رکھنا اور ایام ناموافقہ مین خاطرخواہ دل کی آرزو پوری کرنا چاہیے اورجو لوگ کہ اولاد کے زیادہ آرزمند ہین اون کو چاہیے کہ صرف ایام موافقۂ القاح مین صحبت کرین -

امید وارمان

شوہر جوان ہو یا بوڑھا یون تو اوسکو ہر زمانے مین بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے اور اوسکی آسایش کا ہر طرح خیال رکھنا چاہیئے - لیکن اوسکو زیادہ راحت پہونچانے کا سب سے مناسب زمانہ وہ ہے جبکہ بیوی حاملہ ہو -

بعض علامات ایسی ہین جن سے یہ بات دریافت ہوسکتی ہے کہ بیوی حاملہ ہوگئی ہے - اکثر نئی دلہنین جو اس کوچہ سے محض نابلد ہوتی ہین - ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ایک غیر معمولی جوش اور خوشی اون کے بشرہ سے ظاہر ہوتی ہے اور بعض بالکل کمزور اور پژمردہ ہوجاتی ہین - اور بھی علامات ہین جن سے حمل کی شناخت ہوسکتی ہے - مگر حیض کا بند ہوجانا اور طبیعت کا مالش کرنا بالکل قابل اعتبار علامتین ہین -

نئے جوڑے کو چاہیئے کہ وضع حمل سے قبل کار آمد باتین اور مفید مطالب معلومات بہم پہونچائین - اگر بیوی اور شوہر دونون اس کوچہ سے ناآشنا ہین تو اولاً شوہر کو چاہیئے کہ عمدہ کتابون سے اِس کے متعلق اپنے معلومات بڑہائے اور اپنی بیوی کے لئے عمدہ مشیر کار ہو یہ بات خصوصیت کے ساتھ بیوی کے دل نشین کردینا چاہیئے کہ ماں ہی کے اوصاف وخصائل بچہ کے مزاج پر اپنا اثر کرتے ہین - اگر اُس کی خواہش ہو کہ بچہ پیارا پیدا ہو تو قبل ولادت کے اوس کو پیارا بناؤ - اوسکو خوش مزاج بنانے کے لیئے خود بھی رنج وپشیمانی سے باز آؤ اور حتی المقدور اوسکی پوری پوری حفاظت کرو -

ایام حمل مین بالعموم تین وجوہ سے تکالیف کا سامنا ہوتا ہے :-

(۱) نامناسب خوراک (۲) ناکافی پوشاک (۳) تفریح نہ کرنا -

یہ بات ضروری ہے کہ حاملہ کے غذا مقدار قلیل اور اُس کا جوہر لطیف ہو۔ مقررہ اوقات پر نوش
کیجاوے۔ بناتی غذا یعنی میوہ جات اور ترکاریاں اس زمانہ مین حیوانی غذا سے زیادہ
فائدہ بخش ہین جاریا کانی چونکہ محرک اعصاب ہین اسلئے زچہ بچہ دونون کے حق مین اسکا استعمال مضر ہے ادہر قسم کی نشیلی اشیا مضر رسان
ہین۔ کل اقسام کے میوہ جات کا بے تکلف استعمال کرنا چاہیئے بالخصوص ترش اور
میٹھے خوش۔ کنولا۔ سنگترہ۔ سیب۔ ناشپاتی۔ توت۔ جام۔ انگور۔ انار۔ آلوچہ۔ آڑو
عام طور پر مفید چیزیں ہین۔ موز خصوصیت کے ساتھ مفید ہین۔ علی الصباح کسی قسم
کی غذا کھانے کے قبل پختہ کیلہ کو خوب چبا کر کھانا بہت ہی اچھا ہے۔ حالت حمل مین شکم سیر
ہو کر کھانے کے بجائے تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر کھانا بہتر ہے صبح کے وقت حاملہ عورتون کے
مزاج مین جو ایک قسم کی بدکیفیتی رہتی ہے۔ وہ نہار منہ عرق لیمون یا کیلہ کے استعمال
سے رفع ہوجاتی ہے۔ عموماً استراحت سے پہلے اگر بھوے کھائے جاوین تو صبح کو اِس
قسم کی کیفیت محسوس نہین ہوتی۔

ایام حمل مین میوہ جات کی غذا کے متعلق ایک مان نے اپنا تجربہ یون بیان کیا کہ
صرف ایک گھنٹہ کے دردزہ کے بعد ساڑھے سات پاؤنڈ وزن کا بچہ پیدا ہوا اور مان
ولادت کے آٹھ گھنٹہ بعد اوٹھ بیٹھے اور چھٹے روز اوس نے غسل صحت کیا!

اکل و شرب مین اسراف افراط سے زیادہ مضر کوئی چیز نہین اس سے معدہ
کمزور اور فعل ہضم خراب ہوجاتا ہے۔ جس طرح ہر بات مین قناعت ایک نعمت
عظمیٰ ہے اوسی طرح اکل و شرب مین بھی قناعت معین صحت ہے "جو بہت
نہین کھاتا وہ بہت جیتا ہے"، زندہ رہنے کے لئے کھاؤ مگر کھانے کے لئے زندہ نہ رہو"
اعتدال نہایت سچا اور قابل اعتماد حکیم ہے۔ سریع الہضم غذاؤن کا انتخاب کرنا اور

کھانے کے اوقات معین ہونا ضروری ہے۔ کھانا آہستہ اور خوب چبا کر کھانا چاہیئے تاکہ لقمہ باریک ہو کر اور لعاب دہن میں مخلوط ہو کر ہضم ہونے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ ہر غذا میں چار یا پانچ گھنٹہ کا فاصلہ چھوڑنا لازمی ہے۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کسی قدر ریشمی کرنا بہت مفید ہے۔

پوشاک بالکل ہلکی پھلکی ہونی چاہیئے۔ یعنی لباس اس قسم کا ہو جس سے جسم پر کسی قسم کا بار نہ پڑے اور نہ حرکت و تنفس میں مانع ہو۔ بدن ہر وقت گرم رہنا چاہیئے اور ہفتہ میں دو بار تبدیل لباس ضرور کرنا چاہیئے۔

تفریح کے لئے باغبانی کرنا۔ اور معمولی خانہ داری کے کام میں مصروف رہنا بہت اچھا ہے۔ آہستہ آہستہ پہاڑی یا ٹیلہ پر چڑھنا بہترین ورزش ہے۔ گہری اور پوری سانس لینا جس سے شش میں بخوبی ہوا بھرے بہت خوب ہے۔ گہری سانس لینا ماں کو زیادہ طاقت بخشتا ہے اور بچہ کی بھی ہلکی ورزش ہو جاتی ہے۔ منہ بند کر کے نتھنوں کے ذریعہ سے گہری سانس بخوبی لی جاسکتی ہے۔ اور چڑھنے کے وقت منہ بند، سر سیدھا رہے اور شانے پشت کی طرف مائل رہیں۔

بوجھ اوٹھانا، کسی چیز کو گھونٹنا اور ملنا۔ کسی شے کا کھینچنا یا بوجھ اور لچک کے کام کرنا۔ دوڑنا۔ دن کو سونا۔ انگڑائی لینا پُر خطر ہے۔

بے خوابی کے لئے سونے سے پندرہ منٹ قبل شیر گرم پانی میں اگر حمام کر لیا جاوے تو اس سے تازگی بخشں اور میٹھی نیند آئے گی۔

ہر کام کے کرنے کے وقت اپنے قد کا اندازہ راست رکھنا چاہیئے۔

چونکہ والدین کا یہ ایک مسلمہ فرض ہے کہ اپنے صفات اور خصائل میں سے

اولاد کو بہترین حصہ دین اور ہر بچے کا یہ قدرتی حق ہے کہ اُس کو تندرست اعضاء ملین -
پس ان فرائض کی تکمیل کے لئے ولادت کے قبل ہی سے بچہ کی ویسی حفاظت
اور نگہداشت کرنا چاہیئے جیسی کہ پیدایش کے بعد کیجاتی ہے - تاکہ اون کے گھر نبوی
برکتون سے مالامال ہوجائین - مضبوط اعضاء - عمدہ صحت اور سڈول جسم یہ باتین ہر بچہ
کو والدین سے وراثتاً ملنا چاہیئے مگر ہزارہا نادان بچے اپنے اُس جائز حق سے محروم
رہتے ہین - اور علاوہ اس کے زبردستی وہ کمزوری بدوضعی اور امراض شدیدہ کے
وارث بنا دئے جاتے ہین -

وہ جائز طور پر اپنے والدین سے یہ کہہ سکتے ہین کہ تم نے ہمارے جسم کو اپنی خوراک
مین بے احتیاطی اور نفس پرستی سے بگاڑ دیا ہے اور دولت یا شہرت کی خاطر کثرت
سے جسمانی یا دماغی محنت کرتے رہے ہو - اور اس طرح اپنی صحت سے غفلت کرکے ہماری
تندرستی کے اُس قدرتی حق کو غارت کردیا ہے -

پروفیسر المربے واشنگٹن مین ایک نہایت دلچسپ تجربہ کرکے اسبات کو ثابت
کردیا ہے کہ مان کی قلبی کیفیت کا بچے کے اوپر کیونکر اثر پڑتا ہے - انہون نے اسبات
کا تجربہ کیا ہے کہ جسم کے اندر کی ہوا کوئی اپنے اوپر ڈال لے اور اُس سانس کے اجزا
علیحدہ کیئے جاوین تو اُس شخص کے دل کی حالت معلوم ہوسکتی ہے - اون کی تحقیقات
نے اسبات کا ثبوت دیدیا ہے کہ انسان کا دل اوس کے تنفس پر ضرور اپنا اثر ڈالتا
ہے اور وہ صرف سانس پر اپنا اثر نہین ڈالتا بلکہ سارے جسم پر اوس کا اثر ہوتا ہے -
اس لئے کہ کوئی شخص جب سانس لیتا ہے تو اُس کا قلبی اثر تمام جسم پر پڑتا ہے پس
اب ظاہر ہے کہ اوس ننھی سی جان پر جو مان کے پیٹ مین ہے اس کا کتنا اثر پڑتا ہوگا

اب یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ تنگنا ئے ہستی سے فراخنا ئے ہستی تک آنے کا زمانہ وہ زمانہ ہے جس مین بچہ کی اصلی تعلیم شروع ہوجاتی ہے - اور نیکی یا بدی کی تخم ریزی کا یہی اصلی وقت ہے - مان کی خوش فراجی یا افسردگی - محبت یا نفرت خشونت طبع یا حلم -

خوف یا بہادری - رنج یا خوشی - سخاوت یا بخل - دینداری یا بے دینی صفائی یا کثافت - صحت یا بیماری - نفس پرستی یا عفت - نیکی یا بدی - غرض ایام حمل مین مان ہی کے فراج کی تاثیر اور اوسکی نفسانی کیفیت بچہ مین اپنا اثر کرتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ اسکاٹ لینڈ کے مشہور شاعر رابرٹ برنس کی مان بہت خوش طبع تہی اور پرانی نظمین اوسکو خوب یاد تہین اور خانہ داری کا کام کرتے وقت وہ اونہین گیتونکو گایا کرتی تہی -

نپولین بوناپارٹ کے متعلق یہ نقل مشہور ہے کہ جب نپولین پیٹ مین تہا تو اوسکی مان گھوڑے پر چڑہ کر اپنے شوہر کے ساتہہ میدان جنگ مین گئی تہی - اور چند مہینہ اوسکو عسکر ہی مین گذارنے پڑے تہے اس عرصہ مین فنون جنگ سے اوسکو بڑی دلچسپی ہوگئی - ان باتون نے بچہ پر پورا پورا اثر کیا اور نتیجہ یہ ہوا - کہ بچپنہ مین بہی نپولین کے حرکات و سکنات سے جنگ و جدل کا شوق ظاہر ہوتا تھا اور لڑکپن مین اوسکی گفتگو اور خیالات جنگ اور کامیابی کے تذکرون سے مملو ہوتے تہے -

ایک عورت نے قلت اخراجات کیوجہ سے دوران حمل مین اپنے شوہر کے صندوقچہ مین سے کچھ روپئے چرائے جب اوسکو وہ بچہ متولد ہوا تو بڑا ہوکر وہ بہی چور نکلا مگر اوس کا سرقہ اپنی والدین وغیرہ کی چیزون تک ہی محدود رہتا تھا - بہن کی گھڑیاں -

مان کی طلائی زنجیر۔ باپ کے کپڑے اور ہیرے کی پن۔ غرض وہ ایسی ہی چیزین چرایا کرتا تھا مگر غیرون کے مال کو ہاتہہ نہ لگاتا تھا۔

"فلیکس مین" بچپن ہی سے نقش و نگار کا شایق تھا۔ اوسکی مان جسکو فنون لطیفہ کی اس شق مین خاص شغف تھا۔ بیان کرتی تھی۔ کہ اس بچہ کی ولادت سے پہلے وہ فن مصوری مین معلومات بڑہانے کے لئے اوستادان فن کے خوبصورت خاکون کے مطالعہ مین گھنٹون مصروف رہتی تہی۔ اوس کا خیال تھا کہ لڑکے مین مصوری کا جو عمدہ مذاق پیدا ہوا وہ اوسی کی محنت اور تصور صحیح کا ثمرہ تہا۔

ایک عورت کو حمل کے زمانہ مین تنہا رہنے کا زیادہ اتفاق ہوا اوس نے اپنا سارا وقت کتب بینی مین صرف کیا۔ نو مہینے کے بعد اوس کے دو لڑکیان پیدا ہوئین اور اب اون کی دو سال کی عمر ہے مگر کھلونون پر وہ کتابون کو ترجیح دیتی ہین۔

ایک لڑکا یکدست پیدا ہوا جب مان سے اسکی وجہ دریافت کی گئی تو معلوم ہوا کہ استقرار حمل کے زمانے مین اوس کے شوہر کا بہائی گھر مین رہتا تھا جس کا اوسی طرح کٹا ہوا ہاتہہ تھا۔

ایسے تصورات بد کا علاج یہ ہے کہ مان اپنی طبیعت کو ایسی مضر باتون سے متاثر نہ کرے۔ ان باتون کا خیال دل مین نہ جمائے اور اس امر کا پختہ ارادہ کرے کہ یہ باتین بچہ مین اثر نہ کرین۔ اس سے بچہ کا دماغ ایسے صدمات سے محفوظ رہے گا۔

ایام حمل مین مان کو چاہیئے کہ نڈر حلیم اور خوش مزاج رہے۔ رنج کو پاس نہ آنے دے اور عمدہ خیالات پیدا کرے۔ اطمینان اور قایم مزاجی سے رہے اس لئے کہ

ماں باپ کے عیوب اور خوبیاں بچہ کو ورثہ میں ملتی ہیں - حمل قرار پانے کے وقت
جیسے خیالات والدین کے ذہن میں ہوں گے ویسے ہی خیالات بچہ میں پیدا
ہوں گے - استقرار نطفہ کے وقت ماں باپ دونوں کی خاصیتیں بچہ میں آتی ہیں
مگر اُس کے بعد سے ولادت تک صرف ماں کی خاصیتوں سے بچہ متاثر ہوتا رہتا ہے
جو ماں اپنی اولاد کو ایماندار بنانا چاہتی ہو تو اوس کو چاہیئے کہ بے ایمانی کے خیال
کی بھی روادار نہ ہو - ولادت کے بعد بچہ کو عقلمند بنانے سے بہتر ہے کہ وہ ابھی شکم
مادر میں ہو اوسی وقت سے ماں اوسے عقلمند اور ذہین بنانے کی کوشش کرے
اس لئے کہ پیدائش سے قبل جو کوشش عمل میں لائی جاتی ہے اوس میں زیادہ تر
کامیابی ہوتی ہے -

حمل قرار پانے کے پانچ ماہ بعد بچہ کی دماغی تعلیم کا وقت آتا ہے لہذا اگلے
پانچ مہینے میں ماں کو چاہیئے - کہ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھے اور جسم کو ورزش
سے خوب درست و مضبوط کرلے تاکہ خود بھی اچھی رہے اور بچہ بھی تندرست
اور قوی ہو -

پانچ مہینے کے بعد بچہ کا دماغ کھلتا ہے اوسوقت ماں کو اپنی عقل بڑہانے
کی کوشش کرنا چاہیئے - اور عمدہ اور چیدہ کتابیں پڑہنا چاہیئے تاکہ بچہ کی دماغی
طاقت کو خوب ترقی ہو -

ماں اگر اپنے بچہ کو مقرر بنانا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ عمدہ تقریریں سنے
اور خود بھی تقریر کیا کرے - اگر بچہ کو مصور بنانے کی خواہش ہو تو ماں کو عمدہ تصویریں
دیکھنی چاہئیں اور اُن کا خیال دل میں جما لینا چاہیئے بلکہ خود بھی تصویر کشی کی کوشش

کرنا چاہیئے -

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کاریگر کا بچہ اپنے پیشہ کے اوزارون کو بہت جلد اور آسانی کے ساتھ ادن کے قاعدے کے مطابق پکڑتا ہے اور طبیب کا لڑکا بآسانی طبیب بن جاتا ہے - مصور کا بچہ اکثر خوبصورتی اور تناسب اعضا رمین قابل دید ہوتا ہے یہ اوسکی مان کے تصور اور نظر صحیح کا اثر ہے -

وزراے روم مین سے ایک وزیر پست قد - کوزہ پشت اور نہایت بدشکل تھا اور اوسکو ایک ایسی اولاد کی آرزو تھی جو اوس سے مشابہ نہ ہو اوس نے حکیم جالینوس سے اسبارہ مین مشورہ کیا اوس حکیم حاذق نے یہ ترکیب بتلائی کہ تین پتلے نہایت خوبصورت بنوائے جاوین اور بستر عروسی کے تینون طرف کھڑے کئے جاوین اور صحبت کے وقت عورت اونکی طرف نگاہ رکھے اور ادن کی خوبصورتی سے حظ اُٹھائے وزیر مذکور نے حکیم کی نصیحت پر عمل کیا اور اس تدبیر سے اُس کو ایک نہایت خوبصورت لڑکا پیدا ہوا -

فرانس کے ایک معزز گھرانے مین ایک بی بی نے سیاہ فام لڑکا جنا - شوہر کو اپنی بیوی کی طرف سے بدظنی پیدا ہوئی - بالآخر عدالت مین رجوع ہونا پڑا - سرکار نے اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے چند لائق اطبا مقرر کئے - ادن کی سعی اور تجربہ سے یہ ثابت ہوا - کہ اس مین بی بی کا قصور نہین بلکہ اوسکی نشست گاہ کے سامنے ایک حبشی کی تصویر آویزان تہی - تمام ایام حمل اس تصویر کے تصور مین گذرنے کی وجہ سے ثمرہ حمل بہی اوسی سے مشابہ ہوا -

فی الحقیقت اسبارہ مین تصویر اور تصور کا بہت زیادہ دخل ہے اس لئے

حاملہ عورتون کو اس بات کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ بدشکل اور ناقص الاعضا لوگون کی طرف وہ نہ دیکھین بلکہ ایک خوبصورت ہیکل (پتلا) یا تصویر کی طرف دیکھا کرین - خوش وضع چیزون اور خوشنما مناظر کو اکثر دیکھتی رہین - اور اپنے رنج وغم کو خوشی اور مسرت سے تبدیل کرنے کی کوشش کیا کرین - اور جس علم وہنر مین بچہ کو قابل بنانے کی آرزو ہو - اوس کا خیال ہر وقت دل مین جمائے رہین بلکہ اوس کے سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرین - اگر بچہ کو بہادر اور دلیر بنانا ہو تو حاملہ کو دلیر اور بہادر رہنا چاہیے خوف اور وحشت بچہ کو بزدل اور بدصورت بنا دیتی ہے -

لاغر ماں باپ کے بچے لاغر - مریض کے مریض اور نشہ باز کے بچے اکثر نشہ باز ہی ہوتے ہین - الغرض جس طرح پر ہر بچہ مین ماں باپ کی مشترکہ خوبیون کا اجتماع ہوتا ہے اُسی طرح جو بری خصلتین والدین مین ہوتی ہین وہی بچہ کو ورثہ مین ملتی ہین بمصداق الولد سر لابیہ -

اولاد اکبر کی شکل بالعموم باپ سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دلہن کے دل پر پہلے پہل نوجوان شوہر ہی کی صورت کا نقش زیادہ رہتا ہے بچون کی ولادت کے قبل اکثر لڑکی کے بجاے لڑکا پیدا ہونے کی نسبت زیادہ دلچسپی ظاہر کیجاتی ہے - اس ترجیح بلا مرجح کی خواہش تو مذہباً ناجائز ہے یہ بہتر نہین ہے کہ مان کے دل پر اس قسم کے خیالات کا اثر ڈالا جاوے -

باپ کی عمدگی صحت اور زیادتی طاقت سے اولاد ذکور اور مان کی طاقت اگر بڑھی ہو تو لڑکیان پیدا ہوتی ہین - مگر بعض لوگ اِس کے برعکس خیال کرتے ہین - گو اسبارہ مین اکثر نظریہ موجود ہین مگر اس کا انتظام مثل ایک راز سربستہ کے ہے اور خداوند عالم

نے بالارادہ اس علم کو انسانی عقل کی دسترس سے باہر رکھا ہے -

جسوقت عورت اس مقدس کام کی انجام دہی مین مصروف ہو تو اُس کے دماغ کو حظ نفس کے خیالات سے پراگندہ نہین کرنا چاہیئے - بلکہ اس زمانہ کو پرہیزگاری کے ساتھہ لبسر کرنے مین شوہر کو اپنی بیوی کی اعانت کرنا چاہیئے -

حمل کے درمیانی ایام مین عورت سے مقاربت کرنا اکثر اولا دمین مرض صرع پیدا کرتا ہے - اس زمانہ مین جبکہ نطفہ آناً فاناً ایک حال سے دوسری حالت پر متبدل ہورہا ہو اوسکے اعضائے باطنی بن رہے ہون اور اعضائے ظاہری پیدا ہوتے ہون اور جس زمانہ مین اوس کے جسم کی قدرتی ترتیب و ترکیب ہورہی ہو اوسوقت مرد کا دخل در معقولات کرنا ان قوتون کو گھٹا دے گا - بچہ کے اعضاء و جوارح کمزور ہونگے اور بگڑ جاوینگے اون کی نشوونما مین فرق آوے گا - اور لبسا اوقات انجام یہ ہوگا کہ وہ حمل ساقط ہوجائے یا بچہ کم عمر پیدا ہو یا اوس کے اعضاء کمزور اور پتلے رہ جاوین -

شوہر کو اپنی حاملہ بیوی کے حق مین ہمیشہ بشاش - خندہ لب اور شیرین زبان رہنا چاہیئے اوسکو چاہیئے کہ اپنی حاملہ بیوی کی آرزو اور خواہشون کو بشرطیکہ وہ مخل صحت نہ ہون حتی المقدور پورا کرے -

نوین مہینے جبکہ وضع حمل کا زمانہ قریب آجاتا ہے تو جنین کا وزن چھہ سے آٹھہ پاونڈ تک اور اُس کا طول اونیس سے تیئس انچ تک ہوجاتا ہے - اکثر مولود کا وزن چودہ پونڈ بھی ہوا ہے مگر بالعموم یہ صورت شاذونادر طور پر واقع ہوتی ہے حمل کے بارے مین اسقدر جاننا بھی ضرور ہے کہ حمل کے اواخر ایام مین جب پیٹ زیادہ پہول جاتا ہے تو اوسوقت پیٹ کے پوست پر شق کے آثار نمایان ہونے

لگتے ہین اس لئے چمڑے کے پھٹنے سے پہلے پیٹ کے نچلے حصہ پر روغن بادام سے مالش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ پوست ملایم رہ کر پھٹنے سے محفوظ رہے - بچہ کی آفرینش یون ہوتی ہے کہ نطفہ سے مضغہ ہوتا ہے - مضغہ سے جسم کی صورت بنتا ہے - ہاتھ پاؤن - آنکھہ ناک - منہ کان - دل جگر و دماغ پیدا ہوتے ہین - پہر روح جاری ہوتی ہے حرکت کرنے لگتا ہے - ہڈیان گوشت و خون بڑہنے لگتا ہے حتیٰ کہ شکم مادر سے فضائے عالم مین آتا ہے -

عجیب حکمت و دانائی سے قدرت انسان کے اعضاء جوارح کی تولید و ترکیب کرتی ہے جملہ انواع کی حکمتین اور تمام اقسام کی نعمتین خالق عالم نے انسان مین خلق کی ہین جنکے ادراک مین عقل بشر حیران ہے -

سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع دماغ ہے اور یہی اعضائے جسمانی پر حاکم بنایا گیا ہے - باقاعدہ زندگی بسر کرنے کے لئے جسم پر اسکی حکومت برقرار رکھنا چاہیے اور تمام اعضاء کو اوسی کی متابعت کرنا چاہیئے جسکو اہمیت اور اوّلیت مین سب پر سبقت حاصل ہے اور جو عقل اور قوت مدرکہ کی نشست گاہ ہے - قوائے عقل و فہم اور مادہ ادراک خیر و شر یہ ایسی نعمتین ہین جن سے نفع و ضرر اور خیر و شر کی معرفت حاصل ہوتی ہے - مبارک ہین وہ جو صداقت اور روشن ضمیری سے عقل اور قوت مدرکہ کی پیروی کرتے ہین -

ولادت کی پہلی علامت یہ ہے کہ لیسدار اور رقیق مادہ نکلنا شروع ہو اسکے بعد رحم سکڑنا شروع ہوتا ہے اور اس کے سکڑنے سے دردزہ شروع ہوتا ہے - پہر کمر مین ایک باقاعدہ درد ہونے لگتا ہے جب درد مین شدت ہوجاتی ہے تو وہ جھلی

جس مین بچہ لپٹا ہوا تھا پھٹ جاتی ہے اور راستہ پہلوان بنانے کے لئے لیبدار
شئے نکلنا شروع ہو جاتی ہے - پہلے سر نکلتا ہے اوس کے بعد بچہ کا سارا جسم باہر
نکل آتا ہے - شاذونادر حالتون مین ایک سے زیادہ روز تک یہ زحمت رہتی ہے
جو عورت تندرست ہو اور ایام حمل مین اوس نے قانون حمل پر عمل درآمد کیا ہو — تو
اوس کے لئے کوئی اندیشہ نہین ہے -

وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد ایک معینہ زمانہ تک مباشرت سے ضرور
پرہیز کرنا چاہیے - اگر لڑکا پیدا ہو تو روز ولادت سے چالیس روز اور لڑکی پیدا ہو تو
اسی روز گذرنے دینا چاہیئے - فصل عمدہ ہونے کے لئے تین چیزین کسان کے
مد نظر رہتی ہین - (۱) اچھا تخم (۲) اچھی زمین (۳) اچھی نگہداشت -

ولادت

دوسو اسی روز یا اوایل ماہ دہم مین حاملہ کے دن پورے ہوتے ہین اور وضع
حمل کا دن تکلیف مین بسر ہوتا ہے - پہلے بچہ کی پیدایش کے وقت البتہ
تکلیف دیر تک رہتی ہے مگر اوس کی پیدایش کے بعد بالکل تکلیف نہین رہتی
اور اوس کے بعد جون جون مان عادی ہوتی جاتی ہے ویسے ہی قبل از ولادت
درد اور تکلیف مین تخفیف ہوتی جاتی ہے اور بجائے اوسکی ولادت کے بعد درد کا
سلسلہ شروع ہوتا ہے -

او ڈاکٹر اسٹاکہم ،، لکھتے ہین - کہ ‘‘ عموماً بچہ پیدا ہو کر زور سے روتا ہے
اور اس سے اوس مین نفس کی آمد و شد شروع ہو جاتی ہے بعض لوگون کے

نزدیک پیدائش کے بعد ہی - بچہ کا رونا ضروری ہنین ہان اگر وہ فوراً سانس نہ لے تو اُس کے سینہ اور رانون پر تھپکنے سے تنفس شروع ہو جاتا ہے - اِس مین ناکامی ہو تو منہ اور سینہ پر سرد پانی ڈالنا چاہیئے - اور آخری ترکیب یہ ہے کہ اوس کے ہاتھون کو تھام کر اور سینہ پر زور ڈالکر مصنوعی طور پر دم پھونکا جاوے -

پیدائش کے بعد ہی یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر آنول بچہ کی گردن کے گرد لپٹا ہوا ہے تو اوسکو باآہستہ کھولکر سر کے اوپر سے نکال دین - اوس کے دباؤ سے بچہ کا دم گھٹ جاوے گا - پیدائش کے بعد نصف گھنٹہ کے اندر جب کہ پوری آلائش نکل جاوے تو زچہ کو گرم رکھنا چاہیئے - اور کل پینے کی چیزین اوسکو شیر گرم کر کے دینا چاہیئے - اس کے بعد بچہ کو غسل دینا چاہیئے - اور غسل دینے یا بستر بدلنے مین دونون کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہیئے - بیوی کی صحت کی خاطر شوہر کو یہ خیال مدنظر رہے کہ زچہ سے زیادہ لوگ ملاقات نکرنے پائین اور کچہ لوگ ملین بھی تو زیادہ دیر تک وہان نہ ٹھیرین اس لئے کہ اوسوقت وہ بالکل کمزور ہوتی ہے اور اوسکو آرام وسکون کی بہت ضرورت ہوتی ہے - اگر شوہر سے لوگون کی آمد ورفت روکنا ممکن نہو تو معالج سے کہدینا چاہیئے وہ کسی کو ملنے نہ دے گا -

وضع حمل کے بعد عورتین گرم چیزین بکثرت کھاتی ہین موسم اگر سرد ہو تو گرم اشیاء کا کھانا چندان مضائقہ نہین رکھتا - مگر بلالحاظ موسم اس قاعدہ کو مفید سمجھ لینا سخت غلطی ہے -

بچہ متولد ہونے کے تین روز بعد زچہ کی خوراک تبدیل کرنا چاہیئے اور اوسکو وہ تمام چیزین استعمال کرانا چاہیئے - جو اُس نے دوران حمل مین ترک کر دی تہین

تاکہ اُن خوبیوں کا مادہ دودھ مین پیدا ہوجاوے جن کی اُس کے لئیے ضرورت ہے -

جب اولاد وجود پذیر ہو تو اوس کا کوئی اچھا سانام تجویز کرنا چاہیئے - اس واسطے کہ اگر نام ناموافق ہوا تو بچہ مدۃ العمر ناخوش رہے گا - پہر دودہ پلانے والی ایسی تلاش کرنی چاہیئے جو احمق اور مریض نہو اس لئے کہ انا کا مرض اور اُس کے عادات بد دودہ کے ذریعہ سے بچہ مین اثر پذیر ہوتے ہین جتنی الامکان شریف انا تلاش کرنا چاہیئے اور اُس کے لباس کی صفائی اور غذا کی لطافت مین اہتمام کرنا چاہیئے - کثافت سے امراض پیدا ہوتے ہین - اور بچہ کا ذہن کند ہوجاتا ہے - اگر ممکن ہو تو مان خود دودہ پلائے اس لئے کہ وہ اصل خلقت کے موافق ہوتا ہے اور اُس کا دودہ تہذیب اخلاق اور صفت نیک مین موید ہوتا ہے -

قبل ازین کہ اخلاق بد پیدا ہون بچہ مین نیک اخلاق پیدا کرنے کی فکر کرنا چاہیے اور تعلیم کا اثر ایسا ڈالنا چاہیئے کہ لڑکے ابتدا ہی سے اپنے نفس کو طالب لذات سے روکین -

طریقہ تعلیم ایسا ہو کہ کبھی نصیحت کے طور پر سمجھائین - کبھی سیر کے وقت نئی نئی چیزین دکھلائین اور خدا کی قدرت و حکمت اُس کے سامنے بیان کرین - کبھی درندون کی تصویرین دکھلا کر عاجزی کے فوائد اور تند خوئی کے نقصانات اوس کے صفحہ دل پر نقش کرین -

لڑکون کو اوقات متعدد مین غذا دینا چاہیئے اور غذا منجمد اور زیادہ چکنی اور مصالحہ دار نہو اور بچون کی غذا مین کم از کم دو گھنٹہ کا فصل ہونا چاہیئے - بعض والدین فریبی کے لالچ یا رونے کو خاموش کرنے کے لئے یا جوش محبت مین بچون کو بلا تعین وقت

غذا دیدیتے ہین جس سے بجاے فربہی کے وہ نحیف ولاغر اور مصدر امراض ہوجاتے ہین -

موسم گرما مین تازہ یا شیر گرم پانی سے اور سرد موسم مین گرم پانی سے بچون کو روزانہ غسل دینا چاہیئے اور جسم کو رگڑ کر پوچھنا چاہیئے - پوشاک گرم ہو - بہت ڈہیلی ہو اور نہ بہت تنگ اور سر و سینہ زیادہ گرم رہین -

بچون کو بوسہ دینے کی عادت سے اپنی اولاد کو بچانا چاہیئے - بالخصوص اُن لوگون سے جن کے تنفس مکروہ ہون یا جو لوگ مدقوق اور امراض متعدی مین مبتلا ہوتے ہین یہ لوگ بلا ارادہ بچہ اور اُس کی والدین کو سخت مصیبت مین مبتلا کر دیتے ہین -

بچون کی تعلیم و تربیت کے متعلق بہت سے نوعمر والدین خیال کرتے ہین کہ جب وہ عمدار کے پانچ چہہ سال کے ہو لین گے اوسوقت سلسلہ تعلیم شروع کیا جاوے گا - ہمارے خیال مین اس سے بڑہ کر نادانی نہین ہوسکتی - ابتدائی تین مہینہ شیر خواری کے ہین اور پہلے دو سال مین بچپن قایم ہوتا ہے - اوس کے بعد سے سن رشد و تمیز شروع ہوجاتا ہے اسی لڑکین کی تعلیم سے مرد مرد اور عورت عورت بنتی ہے اور اسی پر آیندہ زمانہ کی خوش حالی یا بدبختی کا مدار ہے - جس بچہ کی ابتدا سے دو سال مین عمدگی سے تربیت ہوگی وہ غالباً سن تمیز کو پہونچنے تک اور بعض اوقات عمر بہر بے تربیت اور بے ادب رہین گے - بچون کے طبایع اسبات کی قابلیت رکھتے ہین کہ بہت جلد اثر پذیر ہو جائین اس لیئے ابتدا ہی سے اگر لڑکون کی تربیت اور تدبیر بوجہ احسن ہوگی تو طالب فضائل کا طریقہ اُن کے لیئے آسان ہو جاوے گا اور اگر ابتدا ہی سے خلاف مصلحت تربیت کی گئی تو ان برائیون کے ترک کرانے مین سعی بلیغ

کرنی پڑے گی اِس لیے کہ جب اُس کا مزاج سرکشی پیدا کرے تو روز بروز اُس کا زوال مشکل تر ہوجاوے گا ۔

خشت اول چون نہد معمار کج　　تا ثریا می رود دیوار کج

نوجوان والدین کو چاہیئے کہ اپنے چھوٹے بچون کے ساتھ کھیل کود مین خود بھی شریک ہون اُن کی تفریح کے لئے چند منتخب کھیل ہونے چاہیئے ۔ کتابین کاغذات اور تصاویر کا موزون اور مناسب طور پر انتخاب کیا جاوے ۔ پیادہ روی اور حرکت ورزشی کا بچون کو عادی کرنا چاہیئے ۔ اور لڑکون کو مال وجمال کی کثرت کی وجہ سے لاف وفخر نہ کرنے دینا چاہیے ہر شخص سے عموماً اور اعزہ سے خصوصاً تواضع اور فروتنی کرنے کی عادت ڈالنا چاہیئے دروغ گوئی اور قسم کہانے نہ دین اپنے معلم اور بزرگون کی خدمت پر رغبت دلانا چاہیئے ۔

چھہ سات سال عمر تک دو تین گھنٹہ سے زائد بچون کو نہ پڑہانا چاہیئے اور ایسی کتابین اور باتین اون کو تعلیم کرنا چاہیئے جو بخوبی اُن کے سمجھہ مین آسکین ۔ جب بچہ مین کسی قدر نوشت وخواند کی مہارت پیدا ہوجائے تو مذہبی تعلیم کی فوراً ابتدا کردینا چاہیئے اور بچون کو گھنٹون کتاب ہاتہہ مین دے کر بٹہانے سے اون کی صحت اور دماغ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے بلکہ بہت سے تیز اور ذکی بچے اس عادت کیوجہ سے پژمردہ ہوجاتے ہین ۔ حتی الامکان تقریر اور مشاہدے کے ذریعہ سے بچون کو تعلیم دینا چاہیئے اور کتاب کا مطلب قصہ کہانی کے طور پر سمجھا کر اوسکو حفظ کرانا چاہئے ۔ بچون کی بڑی تعلیم یہی ہے کہ اُن کے لئے عمدہ تمثیلین قایم کردی جاوین جنکی تقلید کرنے سے اُن کے رگ وپئے مین اُن مثالون کا مبارک اثر پھیل جاوے اگر بچون کی خدمت اور اُن کی نگہداشت

کے لئے خدام کی ضرورت ہو تو اُن نوکرون پر معقول نگرانی رکھی جاوے تاکہ اون کی صحبت کے اثر سے بچون مین خودغرضی اور بدمزاجی کی عادت پیدا نہو جائے - سیکڑون بچے بیہودہ نوکرون اور بدخواہ لڑکون کی ہم نشینی سے ہرسال خراب ہو جاتے ہین - اپنی اولاد کو نوکرون کی توجہ پر چھوڑ کر غافل ہو جانا اس سے بڑھ کر والدین کی کوئی حماقت نہین ہو سکتی ایک قدیم یونانی مقولہ ہے "اگر کسی بچہ کا معلم کوئی غلام مقرر کیا جاوے تو ہمارے پاس بجائے ایک کے دو غلام ہو جاوینگے" بچون مین تقلید کا مادہ قدرتی ہوا کرتا ہے اس لئے اون کے سامنے ایسے نمونے پیش کرنے چاہئین جنکی تقلید کرنا آیندہ زندگی مین اون کے حق مین فائدہ بخش ہو - بچون کے ہمراہ اگر نیک چلن اور عمر رسیدہ آدمی ہو تو وہ بہت سی مفید باتین سکھلا سکتا ہے اور دنیا کی مختلف چیزون کا بلا ضرر مشاہدہ کرا سکتا ہے اور بہترین بات تو یہ ہے کہ بچہ کی مان تعلیم یافتہ ہو جس کے افعال واقوال کی روشنی صبح کے لطیف و خوشگوار ہوا کی طرح اس ابتدائی تعلیم کے زمانہ مین اُس کے دل و دماغ کو شگفتہ اور تر و تازہ کر دیتی ہے -

زن و مرد کو جس طرح اپنی راحت کا خیال ہوتا ہے اُسی طرح اپنی اولاد کی راحت و آرام کا ضرور خیال رکھنا چاہیے - اولاد کی تربیت اور پرورش مین بنفس نفیس والدین کو متوجہ ہونا چاہیئے - بے شمار بچے خراب غذا اور ناکافی لباس کی وجہ سے پانچ سال کے اندر اندر رخصت ہو جاتے ہین - اچھے اچھے مہذب گھرون مین دیکھا گیا ہے کہ زمین پر جہان ہر قسم کی غلاظت پھیلی ہوتی ہے بچے رینگتے پھرتے ہین -

بچون کو ہرگز خوف دلانا یا ڈرانا نہ چاہیئے - اندھیرے سے ڈرانا - باؤ - بڈھے

فقیر وغیرہ کی دہمکی دینا۔ بچون کو بہت ضرر پونہچاتا ہے - یاد رکھو کہ جس زمانہ مین بچے کی طبیعت زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اُس زمانہ مین بچون کو غلط اور مکر آمیز باتین تعلیم کرنا بہت نقصان رسان ہوتا ہے اسی عمر مین بچے غلط گوئی اور محاورۂ بازاری وغیر فصیح سیکھہ جاتے ہین -

بچہ سے اسقدر محبت کرنا کہ جو کچھہ وہ کہے فوراً اوسکو پورا کرنا یا اوس کی مرضی کی پروا نکرنا اور اپنی ہی عقل کے مطابق کرنا یہ دونون غلطیان ہین اِس سے بچے نافرمان اور ضدی ہوجاتے ہین -

جب بچے اُن باتون کے متعلق تم سے سوال کرین جو اُن کے مشاہدے مین آتی رہتی ہین تو واجب ہے کہ اون کو اوس کا جو صحیح جواب ہو وہی دیا جاوے غلط سلط باتین سمجھا کر اونہین نہ ٹالا جائے - اس لئے کہ اگر اون کے سوالات کا صحیح جواب نہ دیا جاوے گا تو وہ اپنے خراب دوستون اور جاہل نوکرون کے ذریعہ سے غلط معلومات بہم پونہچائینگے - مان باپ کے لیئے یہ بالکل آسان بات ہے کہ غلط اور بے ہودہ خیالات مین پڑنے سے قبل ہی وہ بچون کے خیالات کو پاکیزہ بنائین اگر بچے کوئی اچھوتا خیال ظاہر کرین تو اوس مین اون کی ہمت بڑہاؤ اور نئی باتین کر سکنے کے لئے اون کے خیال کی قوت کو نکات دلپذیر سے بڑہانا چاہیے - اور اون کے تصور کی راہ مین ایسی دلچسپ باتین لانا چاہیئے جس سے خیال مین وسعت ہو اور اون کے تخیل کی اوس طرف رہنمائی کرنا چاہیئے جس طرف قدرتی رو جاتی ہے -

بعض ہونہار بچے اپنے خراب ہم نشینون کے ساتھہ شرارت آمیز باتین سیکھہ

بزرگون کا ادب و لحاظ نہین کرتے والدین کو چاہیئے کہ ابتدا ہی سے اون کو ایسی شرارتون مین پڑنے سے باز رکہین -

جب تمہارے بچے سن تمیز کو پونہچین - یعنی اوس عمر کو پہونچین جب کہ اونکی زیادہ خبرگیری اور نگہداشت کی ضرورت ہو تو سخت احتیاط کرکے اون بُرائیون اور عیوب مین اون کو پہلے ہی سے مبتلا ہونے دو جس کے نتائج آخر مین مہلک اور لاعلاج ہو جاتے ہین - اس زمانہ مین بچے نیک و بد مین مطلق امتیاز نہین کرسکتے بُری یا اچھی جس طرف اون کی رہنمائی کیجا دے وہ اُسی طرف کو ہو لیتے ہین - مآل اندیشی اُن مین مطلق نہین ہوتی اس لئے کہ بچون کا نفس سادہ ہوتا ہے اور افعال نیک و بد کے قبول کرنے کی قوت زیادہ رکہتا ہے - پس پہلے ہی سے اُنہین اون باتون کی ترغیب دینا چاہیئے جو عقل و تمیز سے تعلق رکہتی ہون اور ایسے ہی تذکرون مین اون کی پرورش کرنا چاہیئے جیسے سچ بولنا غیر کے مال سے پرہیز کرنا - اپنے ہم سن اور ہم رتبہ لوگون سے محبت کرنا جس چیز کو منع کیا جاوے اوس کو مان جانا - ضد نکرنا - بملائمت گفتگو کرنا - آپس مین اشیار کو تقسیم کرکے کہانا -

وہ باتین جو متعلق بہ مآل ہین بچون کو ہرگز تعلیم نکرنا چاہیئے بلکہ پہلے عقائد دینی کی باتین اُن کے خاطر نشین کرنا چاہیئے - اون کے سامنے حلال و حرام اشیار کا اکثر ذکر کرنا چاہیئے - نیک لوگون کی مدح اور بُرے آدمیون کی مذمت بیان کرنا چاہیئے - بچون سے جو نیک افعال سرزد ہون اون کی تحسین اور امر قبیح اگر خفیف بہی ہو تو اوسکی مذمت کرنا چاہیئے - اپنی رغبت پر غیرون کی خواہش کو مقدم رکہنا حریص شکم پرست اور بہت کہانے والون کی مذمت کرنا - اگر اون سے کوئی نا سزا حرکت سرزد

ہویا ان امور کی پابندی سے اگر وہ گریز کریں تو اون کی چشم نمائی اور تہدید کرنا چاہیئے۔ لڑکون کو بار بار غصہ اور سرزنش کا عادی نکرنا چاہیئے بلکہ نصائح دلپذیر سے بُری عادات کا ازالہ کرنا چاہیئے اسی زمانہ مین اون کو شائستگی کا سبق دینا چاہیئے۔ ہمیشہ ایسی باتون سے خود بھی پرہیز کرنا اور اون کو بھی بچانا چاہیئے جن سے حسن اخلاق کو نقصان پونچے اور عادات بد پیدا تو بہت جلد ہوتی ہے مگر خوگر ہو جانے کے بعد اون کو چھڑانا نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ اِنَّمَا العادۃ کالطَّبیعۃِ الثَّانیۃِ لِلانسانِ۔

عادت کسی چیز کے بار بار صادر ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عمدہ عادت اگر بار بار وقوع مین آتی ہے تو آیندہ چلکر بے شمار دقتین پیش نہ آوین گی۔ زندگی عادات کا مجموعہ ہے۔ عادات زندگی کو آسان تر بہتر اور خوشتر بنانے کے لئے ہین۔ نیک عادت جب ایکبار مکمل ہو جاتی ہے۔ تو وہ اوس کشش کے مانند ہو جاتی ہے جو انسان کو بلا کسی دانستہ کوشش کے بڑہائے اور کھینچے لئے جاتی ہے۔ بیس برس کے پیشتر انسان مین جسقدر عمدہ عادات پیدا ہو جاتی ہین۔ اوسقدر اوسکی آیندہ زندگی زیادہ خوشگوار۔ آسان تر اور زیادہ کامیاب بن جاتی ہے۔

اپنی اولاد کی تعلیم کی بنیاد پاکبازی اور مذہبی اصول پر رکھو۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ تصویرون کی کتاب۔ دینیات کی کتاب۔ سیر و تفریح سواری بات چیت ان سب مین ایسے مفید مشورے دئے جائین جو اون کی ترقی تعلیم مین ممد اور تربیت مین معاون ہون۔

بونلڈ کا قول ہے کہ لڑکے کے واسطے پہلی تعلیم عادات مین ہے نہ کہ دلائل مین اور تمثیلون مین نہ کہ براہ راست سبق دینے مین۔ تمثیل کا وعظ مسائل سے

بڑھ کر ہے اِس کے ساتھ عمدہ اثر آہستہ آہستہ جڑ پکڑتا جاتا ہے"۔ تعلیم سے ہمارا مطلب مکتب مین بٹھا دینا نہین ہونا چاہیئے وہ طرز تعلیم جس مین عقلی اور اخلاقی نظام کی تربیت کا شعبہ نہو اوس سے ہرگز بچہ مہذب اور ایماندار نہین ہوسکتا۔ صرف علوم وفنون پڑھاکر سچائی پرہیزگاری ہمدردی اور دوسری اخلاقی خوبیون کا سبق نہ دینے سے یہ مطلب ہے کہ دنیا مین اوسکو باغی بنایا جائے۔

شام کا وقت جو نا تجربہ کار نوجوانون کی آوارگی کے لئے ایک قدرتی اُوٹ ہے اوسوقت بچون کو اپنے پاس گھر مین جمع کرو اور گھر کو اون کے لئے دلچسپ بناؤ اون کو شرافت وانسانیت کے مدارج پر پونہچانے کے لئے گھر کو منزل عروج بناؤ اولاد کو پاکیزہ منش نیک قابل اور اعلیٰ مرتبہ پر پونہچانے مین اگر مال کام آتا ہو تو اوسکو بے دریغ صرف کرو اور بالعموم قدرت ووسعت کے باوجود خرچ عیال مین تنگ گیری نکرنا چاہیئے اور اپنا یہ اصول قرار دینا چاہیئے کہ مصارف ضروری مین بیشی وکمی نہونے پائے۔

اپنے بچون کو تربیت جسمانی کی طرف متوجہ کرو۔ اور جسم کو مضبوط اور قوی بنانے کی رغبت دلاؤ اس لئے کہ ریاضت صحت کے لئے ایسی ضروری ہے جیسے غذا قیام بدن کے لئے۔ ایک جوڑ ڈمبل یا مگدر خرید دو اور اون کو ریاضت کی طرف راغب اور محنت مشقت کا عادی کرو۔ اون کی خوابگاہ مین ہوا اور روشنی کی آمدورفت کا کافی انتظام کرو۔ بھوک پیاس کو برداشت کرنے۔ دیگر خواہشات کو محکوم کرنے اور اپنی زندگی کو ایک قاعدہ اور اسلوب کے ساتھ بسر کرنے کا اون کو ابتدا ہی سے عادی کردو تاکہ آیندہ چلکر عمدہ صحت اور عقلی وجسمانی طاقتون مین اون کو کافی حصہ مل سکے۔ نمو کے

زمانہ مین لڑکون اور لڑکیون کو "حرکت صاف ہوا اور روشنی" کی بہت بڑی ضرورت ہے کیونکہ انہی چیزون پر جسم کے نمو یا بڑہنے کا دارومدار ہے اس نمو کے زمانہ مین انسان زیادہ غذا ہضم کرتا ہے جس سے اوس کی جسمانی مادہ کی مقدار بڑہتی ہے - حرکت کیوجہ سے دوران خون زیادہ ہوتا ہے - اور شش ہوا مین سے زیادہ آکسیجن لیتے ہن اسی وجہ سے بچون مین حرکت زیادہ پائی جاتی ہے اور دن بہر اون کے ہاتہ پاؤن کو سکون نہین ہوتا - اس زمانہ مین لڑکون اور لڑکیون کو مختلف جسمانی ورزش کہلی ہوا مین کرانا لازم ہے تاکہ اُن کا ہر عضو پورے طور پر ترقی کرے ورنہ وہ پژمردہ پودون کی طرح ٹہٹر کر رہ جاوینگے اس لئے کہ حرکت ہوا اور روشنی کے بغیر اون کا جسمانی نمو کامل نہین ہونے پاتا -

اگر ایک کونڈے مین کچھ پہولون کے بیج بوئے جائین اور یہ کونڈہ کسی کمرے مین رکہا جاوے اور اوس مین پانی کہاد وغیرہ درختون کی پرورش کے لئے دیا جاوے مگر ہوا اور روشنی کا کافی انتظام نہ کیا جاوے تو ایک محدود وقت تک وہ نمو کرینگے اور پانی جذب کرنے کی وجہ سے اون کی جسامت کچھ بڑہے گی مگر ان کا اصلی وزن کم ہو جاوے گا - اِن مین جو پتے نکلین گے وہ زرد یا زردی مائل سپید ہون گے اور بہت جلد یہ درخت کمہلا جائین گے -

اِنہی وجوہ سے جسمانی کمزوری اور بیماریون کی مصیبت لڑکیون مین زیادہ پائی جاتی ہے اور ذہنی کمزوری اور ادہوراپن اکثر لڑکون مین ظاہر ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو اولاد ان سے پیدا ہوتی ہے وہ نسلاً بعد نسلاً قوائے جسمانی اور قدو قامت مین گہٹتی چلی جاتی ہے -

یہ شکل ہے کہ کوئی شخص ہر وقت کام کرتا یا کہاتا یا سوتا رہے - تفریح طبع کے لئے

بھی کوئی وقت ضرور ہونا چاہیئے - دماغی مسرت اور جسمانی ریاضت کی اوقات مختلف ہونے چاہیئین - تفریح بڑون یا بچون کی تعلیم و تندرستی کا جزو اعظم ہے - لوگ جب کسی کھیل و تفریح مین مشغول ہون تو یہ خیال کرنا سراسر نادانی ہے کہ وہ اپنی اوقات عزیز کو رایگان کر رہے ہین - حالانکہ وہ اپنے اوقات کو عمدہ مصرف مین لاتے ہین -

لارڈ ڈربی کا قول ہے کہ "جو طالب علم ورزش جسمانی کے لئے وقت نہین نکال سکتا - اوسکو عنقریب دکھہ درد کے لئے وقت نکالنا پڑے گا" کھیل کود اور ہوا خوری کے لئے بچہ کو شہر کے باہر کسی وسیع میدان مین بھیجنا چاہیئے - ریاضت جسم و روح کی آرایش کے واسطے زیور سے بڑہ کر خوبصورتی کا ذریعہ ہوسکتی ہے -

بچون کے لئے دوڑنا - کودنا پیادہ پا چلنا عمدہ ریاضت ہے اور بچہ کو دوڑنے کی تحریک ہونے کے لیئے اُس کے ہمراہ دوڑنے والی چیز مثلاً - گیند - چھوٹا پہیّہ یا بکری کا بچہ ہونا مناسب ہے -

لڑکیون کے لئے گڑیون سے بڑہ کر کوئی مفید کھیل نہین ہوسکتا - یہ کھیل تو اپنی امور خانہ داری کا مجموعہ ہے اس سے بچون کو نہلانا - دودہ پلانا - محبت کرنا - کپڑے پہنانا - بیاہ کرنا - سینا - پرونا - غرض کل امور بہ تدریج سیکھہ جاتی ہین اسکی ترقی گویا امور خانہ داری کی تعلیم کی ترقی ہے - لڑکیون کے لئے جھولا جھولنا نہایت عمدہ ریاضت ہے اس سے اون کے شانے سینہ اور پنڈلیون کے عضلات مین خوب طاقت آتی ہے - بے زبان بچون کے امراض گھر کی تجربہ کار عورتین خوب پہچانتی ہین - مگر بعض اوقات نو عمر ماؤن کو لاعلمی کیوجہ سے دقّت کا سامنا ہوتا ہے لہذا ہم چند مشہور بیماریون کی شناخت کا طریقہ بیان کئے دیتے ہین - بچون کا دقّت سے تنفس لینا یا سانس لینے کے

وقت نتھنون کا پھیلنا امراض شش کی نشانی ہے۔

بچہ کا بغیر آنسو بہائے رونا درد کی علامت ہے۔

سر کا زیادہ گرم رہنا۔ نیند مین دانت پیسنا اور ڈرنا ھائڈ روکفلس (اجتماع الماء فی الرأس) کی علامت ہے۔

بچہ کی کھانسی زکام کے ساتھ آواز بیٹھ جائے اور سانس لینے مین تکلیف ہو تو یہ علامت حنجرہ کی سوزش کی ہے۔

بچہ ناک کھجلائے۔ دانت پیسے۔ سوتے سوتے چونک پڑے۔ مسلون الاشتہا ہوجائے اور چہرہ پر بے رونقی چھاجائے تو یہ کرم شکم کی علامت ہے۔

تربیت جسم وعقل کے ساتھ بچون مین اخلاق کی تہذیب کی عادت ڈالنا نہایت ضروری امر ہے ناجائز اشیاء کی خواہش اور امور بد کی طرف سے اون کے دل مین ایک قسم کی نفرت۔ ایک نوع کی کراہت پیدا کرو۔ بدو شعور ہی سے اون کو مذہب کی طرف مائل اور نماز روزہ کی طرف راغب کرو۔ اون کو مہذب اور باایمان رہنا سکھاؤ۔

لڑکون اور لڑکیون کی تربیت کے لئے یہ بات فرض ہے کہ اون کو ایسے عمدہ اور پاکیزہ اخلاق کا بچپن ہی سے خوگر کردینا چاہئیے جن کا اثر انسان کی ذات پر۔ خاندان کے لوگون پر اور تمام قوم پر ہوتا ہے۔ کسی نے بقراط سے پوچھا کہ آپ کم سن لڑکون کے پاس کیون زیادہ نشست برخاست رکھتے ہین۔ جواب دیا کہ وہ تر وتازہ شاخون کا خمیدہ اور سیدھا کرنا

آسان ہے اور جن شاخون کی تری زائل ہو چکی ہے اور اون کا پوست خشک ہو گیا ہے - اون کو نہ راست کر سکتے ہین اور نہ خم دے سکتے ہین"
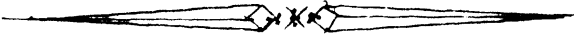
کامیابی کے اصول

زن ومرد کی زندگی فطرت الٰہی کے عین مطابق اوسی وقت ہوگی جبکہ وہ قوت نفسانی کی متابعت کی بجائے قوت ملکی کے خصائل کا اقتدا کرینگے - اون مین مبتذل مذاق کے بجائے پاک و پاکیزہ جذبات ہون - نجابت و پاکبازی کا اثر ہو - ثابت قدمی اور استقلال کا طرز اختیار کیا جاوے - امور مذہبی مین سرگرمی ظاہر کیجاوے مادہ پرستی کے پروگرام سے روحانیت کے اصول خارج نہ کردیے جاوین - قول و فعل مین مطابقت پیدا کی جاوے - فرض کی پابندی - راستبازی - ایثار نفسی اور اور اعتبار و اتحاد کے خیالات زندگی کے کل امور پر حاوی ہون - یہ باتین ایک استوار خصلت پیدا کرکے اون کو بام عروج پر پوہنچاوین گے -

ایمرسن کہتا ہے "ایک دلربا خصلت ایک حسین صورت سے بہتر ہے - وہ تو خوبصورت مورت یا تصویر سے بھی زیادہ خوشی دیتی ہے وہ فنون لطیفہ سے خوبتر اور خوشتر ہے" عادت کی خوشنمائی - خصلت کی تہذیب مزاج کی نفاست یہ

یہ باتین زندگی کو خوشگوار اور دل کش بنا دیتی ہین۔ وہ شئے جس سے شائستہ عادت اور اعلیٰ مذاق پیدا کرنے مین مدد ملتی ہے۔ جو مسرت اور دولت سے بالاتر ہے وہ شئے خصلت کی خوبی اور پاکیزگی ہے۔ اگر کوئی شخص بذاتہ نیک نہین تو اوسکی ساری دلفریبی۔ ساری نزاکت اور ساری عقل بیکار ہے۔

وہ شئے جو انسان کو شاہراہ ترقی پر لگا دیتی ہے جو اوس کے بنیاد کو استوار و مستحکم کرتی اور اوسکے اقران و اماثل مین معزز و ممتاز کرتی ہے۔ وہ شئے جو کسی کے زور و اثر کے حلقہ کو وسیع کرتی اور اُس مین اخلاقی جذبہ ایسی چیز کو پیدا کرتی ہے جو اوس کی شان کو بڑہاتی اور اوس کی شوکت کو تسلیم کراتی ہے جو کروڑہا لوگون کے دلون کو مسخر کرتی اور اقوام عالم کے پُرغرور سرون کو اپنے آستانۂ عجز پر ناصیہ فرسا کرتی ہے۔ جو تابع کرنے کا عمل اور عروج حاصل کرنے کا وسیلہ ہے اور جو کسی قوم کا حقیقی تخت و تاج کہا جا سکتا ہے۔ وہ فیشن کی پابندی؟ دستار فضیلت؟ نہین۔ وہ شرافت خاندانی بھی نہین۔ بلکہ وہ شئے خصلت کی خوبی اور پاکیزگی ہے۔

خصلت زندگی کے تاج وقار و امتیاز کا ایک بیش بہا جواہر ہے وہ بجائے خود ایک وقیع اور گران بہا شئے ہے۔ سوسائٹی کا اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ اوس کے جلو مین رہتا ہے۔ اوس کے حدود آمدنی دولت کی حکومت سے کہین زیادہ ہین۔ تمام عزت۔ تمام حکومت اور تمام شہرت جو اوس کے ذریعہ سے نصیب ہوتی ہے اوس مین خوبی یہ ہے کہ وہ رشک و حسد کے شائبہ سے معرّا ہوتی ہے۔

نیک سیر لوگ صرف سوسائٹی کی جان نہین ہوتے۔ بلکہ وہ ہر پا اصول حکومت کے

شیر اور روح رواں ہوتے ہین - اخلاقی خوبیاں ہفت اقلیم پر فرمانروائی کرتی ہین -
نپولین کا قول ہے کہ وہ جنگ وپیکار کے ایام مین بھی اخلاق اور جسم مین دس اور ایک کا فرق رہتا ہے،، اخلاقی حکومت کی شان جسمانی قوت سے بالاتر ہے - قومون کی طاقت وضاعت اونکی تہذیب وتمدن اور فضائل ورذایل کا معیار اصلی ہر فرد قوم کا چال چلن ہے - صرف علم سے چال چلن کو تقویت نہین ہو سکتی بلکہ علم کے مقابلہ مین کیرکٹر زیادہ طاقتور شئے ہے - دانائی کی جگہہ دل ہے نہ کہ دماغ اور صرف دماغی تربیت کا چال چلن پر شاذ ونادر ہی کچھہ اثر ہوتا ہے علم کو نیکی سے کچھہ واسطہ نہین البتہ اس سے یہ ہو سکتا ہے کہ انکسار کو زائل کر دے اور بجائے اِس کے تکبر پیدا کر دے - دماغ بغیر دل کے زرنگی بغیر نیکی کے اور خیال کی بلندی بغیر اخلاقی عمل کی بزرگی کے بجاے خود قوتین تو ہین مگر شرارت آمیز - ممکن ہے کہ یہ طاقتین ہمارے حق مین فائدہ بخش ثابت ہون یا دلچسپی کا باعث ہون مگر اُن کی خوبیون کا اعتراف کرنا ویسا ہی مشکل امر ہے جس طرح کہ گرہ کٹ کی چالاکستی یا عرب نیزہ کی شہسواری کا -

راستبازی - دیانت داری اور پرہیزگاری یہ ایسے صفات نہین ہین جو انسان کو بے منت حاصل ہو جائین - وہ خوش نصیب شخص جسکی ذات مین یہ ستودہ صفات مرضی اور ارادے کی پختگی کے ساتھہ جمع ہو جائین - وہ ایک ایسی قوت کا مالک ہو جاتا ہے جو ناقابل دباؤ ہے - اوسکا زور واثر تسلیم کیا جائیگا -

دنیا مین ہر فرد وبشر کو عمدہ کیرکٹر حاصل کرنے مین سعی بلیغ کرنی چاہئے - یہ زندگی کے اعلیٰ ترین مقاصد مین شمار کرنے کے لایق ہے -

یہ نہایت پسندیدہ بات ہے کہ زندگی کے پروگرام مین اعلیٰ مقاصد ابتدا ہی سے

داخل کرلئے جاوین گو اوسوقت اون باتون کا شان گمان بہی نہو - **لارڈ ارسکن** نے بدو شعور ہی سے جو استقلال اور راستی کے اصول اختیار کئے تہے وہ اس لائق ہین کہ ہر نوجوان شخص اون کو اپنے صفحہ دل پر نقش کرے وہ ایک جگہہ کہتے ہین کہ جب مجھے شعور آیا تو پہلا دستور مین نے یہ اختیار کیا کہ جس کام کے متعلق میرا ضمیر حکم کرتا تھا کہ یہ فرض ہے پس بغیر تذبذب اور حیص بیص کے مین اوسکو کر گذرتا تھا اور نتیجہ کو خدا کے سپرد کر دیتا تہا - مجھے وہ ابتدائی زمانہ ابتک یاد ہے - مین اس عادت کا معتقد ہون اور اسی اعتقاد و یقین کو مین قبر تک اپنے ساتھ لیجاؤن گا - آجتک مین نے اس اصول کو کبھی نہین توڑا اور نہ مجھے اسبات کی شکایت ہے کہ اس کی مزاولت سے مجھے بڑی بڑی قربانیان کرنی پڑی ہین - برخلاف اس کے مین نے اس کے توسط سے فراغت و ثروت کی شاہراہ کو ڈھونڈ نکالا ہے اور اگر خدا نے چاہا تو اسی طرف کو مین اپنی اولاد کی رہنمائی کرون گا"

خصلت ایک دولت ہے ایک جائداد ہے - انسانون کی وقعت کے لحاظ سے اوسے اعلیٰ درجہ کی جائداد سمجھو - اگر کسی شخص کی ذات مین اغراض و مقاصد کی دیانت پائی جائے اور اوسکی بنیاد اپنی ذات کے صحیح انداز سے اور اون قوانین کی متابعت پر منحصر ہو جنکو وہ صحیح جانتا اور مانتا ہے - تو وہ انسان کو رفعت بخشتی ہے اوسے طاقت دیتی ہے اور اوس سے عظیم الشان کام کراتی ہے -

"جو شخص اپنی بیوی سے محبت کرتا ہو جو اپنے بچون سے زیادہ شفقت کرتا ہو - جو اپنے دوستون سے زیادہ وفادار اور صادق القول ہو - جو اپنے دشمنون کے ساتھ زیادہ ملائمت کا برتاؤ کرتا ہو - جو اپنی زبان کا زیادہ پاس کرتا ہو وہی پختہ خصلت اور

عدیم المثال خوبیون کا منبع ہے - ہم کسی شخص کی اصلی خصلت اوس طریقہ کے اعتبار سے
زیادہ عمدگی کے ساتھہ معلوم کر سکتے اور سمجھہ سکتے ہین جس مین وہ اون لوگون کے ساتھہ
جو اوس سے گہرا تعلق رکھتے ہین سلوک اور برتاو کرتا ہے - اور نیز اسبات سے کہ وہ روزمرہ
زندگی کے معمولی فرائض کو کس طریقے سے ادا کرتا ہے بہ نسبت کسی کی مدبرانہ قابلیت
بے نظیر شاعری - فصیح البیانی یا تصانیف کثیرہ کی حیثیت کے - دماغی یا عقلی تعلیم و
تربیت کا خصلت کی عمدگی اور پاکیزگی کے ساتھہ کوئی ضروری تعلق نہین ہے اور
بقول **جارج ہربرٹ** ذرہ بہر نیکی من بہر علم سے بہتر ہے - ممکن ہے کہ ایک شخص عقل
وفہم اور علوم و فنون مین اعلیٰ دستگاہ رکہتا ہو - لیکن دیانت - نیکی - سچائی - اور
فرض کی ادائی مین اوس کا درجہ بہت سے غریب اور جاہل کسانون سے بہی نیچا
ہوگا - بہرتس نے ایک بار اپنے دوست کو لکہا کہ "تم ذی علم لوگون کی عزت اور قدر و
منزلت کرنے پر اصرار کرتے ہو - مین کہتا ہون کہ یہ اچھی عادت ہے - لیکن اوس کے
ساتھہ ہی یہ بہی ملحوظ رکہنا چاہیئے کہ فراخدلی - خیالات کا تعمق - دنیا کا تجربہ عمدہ
عادات و اطوار - کام کا شعور اور ذوق و شوق - صداقت کی محبت - دیانت اور
ہردلعزیزی ان اوصاف کی اکثر زبردست سے زبردست عالم و فاضل مین بہی
کمی ہوتی ہے"

کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیئے اس امر سے آگاہی حاصل کرنے کی ضرورت
ہے کہ اصلی کامیابی کہتے کس کو ہین - بعض لوگون کے نزدیک کامیاب وہی ہے
جو بڑا زمیندار ہو اور اُس کے پاس گہوڑے ہاتہی یا گائے بہینس بہت سے ہون
اور وہ ایک سجے سجائے باغ مین رہتا ہو -

ایک دوسرے شخص کے قیاس مین دنیا مین کامیاب شخص وہ ہے جس کے پاس بے قیاس دولت ہو - اور شب و روز اوس کے ہان سونے چاندی کی ریل پیل ہوتی ہو - بعض کے خیال مین ایک نامور وکیل یا طلیق اللسان مقرر کامیاب شخص ہے یا کوئی اُستاد یا لی ٹیشن جس کا بچہ بچہ کی زبان پر ہو - غرض مختلف خیال کے لوگون کے نزدیک مختلف لوگ کامیاب کہلانے کے مستحق ہین -

بڑا زمیندار ہونا یا بکثرت روپیہ اور بڑی شہرت و ناموری اور کسی رتبہ عالی سے اعلیٰ کامیابی کا مفہوم پورا نہ ہوگا - دولت خود کوئی مقصود نہین بلکہ وہ تو وسیلۂ مقصود ہے - ایسی کامیابی بالعموم اُن طریقون سے حاصل کیجاتی ہے جن سے لازمی طور پر خوشی سے بسر نہین ہوتی - مثلاً دولت عام طور پر ناجائز وسائل - ظلم اور دوسرون کی حق تلفی سے جمع کیجاتی ہے - ملکی اعزاز کا بالعموم یہ حال ہے کہ اُس مین دوسرون کا حق مارا جاتا ہے یعنی اون لوگون کا جو اوس سے اس اعزاز کے مستحق تر ہین -

جس شخص کا نصب العین صرف لفظ "کامیابی" کا مفہوم پورا کرنا ہو اور بجز اِس کے کوئی اعلیٰ مقصود زندگی ہی نہ ہو - تو اوسکو اصلی کامیابی کبھی نصیب نہوگی بلکہ ایسا شخص حریص کہلائے گا -

حقیقی کامیابی ایک ایسی زندگی سے پیدا ہوگی جس مین فرض کی ادائی اور عمدہ و پاکیزہ اصول کی پابندی مطمح نظر ہو - فرض کی ادائی اور چلین کے سدھارنے مین اُس نے سختیان برداشت کی ہون - اور خطرات کا مقابلہ کیا ہو - جو استقلال اور ثابت قدمی سے ایک کام کو لگاتار کرتا رہا ہو اور جو ایک ہی خیال کو منضبط کرتا اور دوسرے خیال کو آنے نہ دیتا ہو - ایک ہی خیال کے مختلف پہلو سوچتا اور اون پر غور کرنیکی

مشق کرتا ہو - اور جو ہمیشہ سچائی اور فرض کے متعلق اپنے ضمیر کے مشورے پر قایم رہا ہو - جس نے فرض کو کامیابی کے خیال پر مقدم رکھا - جس نے نہایت سرگرمی سے عیبون اور گناہون کے خلاف برمحل جنگ کی ہو - جس نے کبھی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا انجام خوف شک یا شرم ہو - جو اپنی خامیون کو کامل کرنا اپنا فرض سمجھتا ہو اور جو اعلی اصول کا تابع رہا ہو اوس کی زندگی ہرگز ناکامیاب نہین رہ سکتی -

خصلت جس طرح قومون کی کامیابی کا ذریعہ ہے اوسی طرح افراد کی کامیابی کا وسیلہ ہے - یہ سچ ہے کہ بعض لوگ خصلت کے بغیر ہی رسوخ حاصل کر لیتے ہین لیکن اون کی کامیابی ترقی کی ذیل مین نہین آسکتی عوام کے نقطۂ خیال سے جو لوگ کامیاب ہوتے ہین اگر اون کی اندرونی حالات دریافت کئے جاوین تو بالعموم وہ مہذب ڈاکو دغاباز اور ایمان فروش ہوا کرتے ہین - قدما جن کے ایسے کارہائے نمایان کرنے کے ہم آرزومند وہ بے داغ خصلت کے لوگ تھے - مگر خصلت کیا ہے ؟

خصلت دراصل اخلاقی صفات کا دوسرا نام ہے - انھی صفات کے باعث انسان کی عزت کیجاتی ہے - اسی کے باعث ایک شخص دوسرے کا معتقد ہوتا ہے اسی کے ہوتے ہوئے ایک شخص زیادہ معزز خدمت حاصل کر سکتا ہے - ایک انسان خصلت کے ذریعہ سے دوسرون کے دلون پر زرق برق پوشاک سے زیادہ اپنا سکہ بٹھا سکتا ہے - جب ایک کارخانہ دار کسی کو ملازم رکھتا ہے تو اوس کے ملازم رکھنے کا سب سے زبردست سبب یہ ہوتا ہے کہ جسے ملازم رکھا گیا ہے وہ ایماندار اور راستباز ہے - یعنی اوسکی خصلت بے داغ ہے - ایسی خصلت کے پیدا کرنے کیلئے انسان کو زندگی کی چھوٹی بڑی سب چیزون مین خصلت کی نشو و نما کا خیال رکھنا چاہئے

اور شیکسپیر کا یہ قول مد نظر رکھنا چاہیئے کہ "اپنی ذات کے ساتھ صادق اور وفادار رہو اس کا انجام یہ ہو گا کہ تم ہر شخص کے ساتھ وفادار و صادق رہو گے"

جو شخص بظاہر کامیاب معلوم ہوتا ہے حقیقتاً وہ کامیاب نہین ہوتا۔ مگر جس کے متعلق لوگ خیال کرتے ہین کہ اِن کی زندگی بیکار رہے اس لئے کہ یہ کامیاب نہین۔ دراصل حقیقی کامیابی اونہین کو نصیب ہوتی ہے جس شخص کی زندگی کامیابیون کا مجموعہ ہو گی وہ اُن لوگون کی طرح نہین ہو گا جو صرف کامیاب ہونے کے لئے کام کرتے اور اوسی کے خیال پر زندہ رہتے ہین۔ بلکہ وہ کامل انہماک اور دلی راستبازی سے اپنا فرض ادا کرے گا۔ ہمیشہ اور ہر جگہہ وہ سچائی پرہیزگاری اور پاکیزہ خیالات کی زندہ مثال ہو گا۔ اُن اصول کی وجہ سے جن کا وہ پابند ہے سب اوسے پیار کرین گے اوس کے حرکات سے خود بخود اوسکی قلبی کیفیت او صفائی باطنی لوگون پر عیان ہو گی اوس کی عزت کی جائے گی مگر وہ نہ جان سکے گا کہ یہ سب کیون ہو رہا ہے۔

اپنی تمام قوت کو صرف کامیابی حاصل کرنے کے لئے صرف نہ کردو۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ جو شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے اُس کا سب سے پہلے کوئی مقصد حیات اور مدعائے زندگی ہونا چاہیئے۔ اور اُس کے پورا کرنے کے لئے سخت سے سخت کوشش کرنا چاہیئے۔

مدعائے کی خصوصیت دنیا مین کامیاب لوگون کا ایک ممتاز خاصہ رہا ہے۔ کولمبس۔ نپولین اور واشنگٹن اِن سب نے ایک مدعائے خاص کے پیچھے اپنی ساری عمر کو وقف کر دیا تھا۔

یہ بھی نہایت ضروری امر ہے کہ تم اپنے مدعا کو صاف اور سلیس الفاظ مین بیان

کرسکو۔ کوئی موہوم۔ مغلق یا "کچھہ" مقصد رکھنا ایسا ہے جیسا کہ کسی مسافر کا سراب کے پیچھے سعی لاحاصل کرنا یا ایک نشانہ باز کا ابر پر بندوق چلانا۔

تمہارا مقصد واضح اور مقررہ ہونا چاہیئے اور وہ ایک ایسا مقصد ہو جو بالواسطہ ہر شخص کے امکان مین ہو۔ ہر شخص وسیرائے گورنر یا فصیح و بلیغ مقرر نہین ہوسکتا یہ بدنصیبی کی بات ہے کہ نوجوان شخص اپنے مفروضہ مستقبل کا وسیرایلٹی یا گورنرشپ پر انحصار کرے۔ عام طور پر ایک نیک نام شہری۔ سوسائٹی کا فائدہ رسان ممبر۔ ایک بے غرض "اصلی انسان" بننے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ یا اور جو کچھہ وقت اور حالات کا اقتضاء ہو۔

ایک ایسا مدعا قرار دینے کے بعد جس مین کسی کی بہترین کوشش صرف ہوسکتی ہو۔ اوس کے حاصل کرنے مین اپنی پوری قدرت وقوت صرف کردو۔ اور تمام جائز وسائل مثل دیانت داری۔ خودداری۔ سرگرمی۔ قایم مزاجی۔ زبردست قوت ارادی۔ اخلاقی جرات۔ عملی طور پر کسی کام کے کرنے کی قابلیت اور جزو سے کل کرنے کی کوشش صرف کردو۔

سر الگزنڈر برنس کا قول ہے "میرے چال چلن مین ایک بات ہے کہ مجھہ مین پورا پورا خوض ہے جو کام مین کرتا ہون اوس مین کبھی لاپرواہی نہین کرتا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر مین کوئی کام کرنے لگون تو اوس مین کبھی لاپرواہی نہین کرسکتا"۔

اکثر معمولی عقل کے لوگ مختلف مناظر اور متعدد دلچسپ باتون کی طرف مصروف رہتے ہین۔ مگر وہ دماغ جسکی تربیت کسی عمدہ ضابطہ اور دستور کے مطابق ہوئی ہو۔ وہ صرف ایک مقصد کو اپنے پنجہ آہنین مین اسقدر مضبوط پکڑتا ہے کہ سوائے موت

کے کوئی چیز نہ اوس کے ارادے مین تنزلزل ڈال سکتی ہے اور نہ اوس کے قبضہ سے اوس مقصد کو چھین سکتی ہے - خیالی پلاؤ پکانے والا کبھی کامیاب نہ ہوگا اس لئے کہ اوس کی پوری سرگرمی اور قوت اُن باتون مین صرف ہوتی ہے جو کبھی عملی صورت اختیار نہین کرسکتین -

بڑے بڑے محتاط اور عقلمند لوگون سے بعض وقت غلطی ہوجاتی ہے - مگر بخلاف عوام کے وہ لوگ اوس کے بعد سے زیادہ احتیاط کرنے لگتے ہین - مگر وہ شخص جس مین حس مشترک مفقود ہوتی ہے وہ اوسی غلطی کو بار بار انجام کار کا خیال کئے بغیر کرتا رہتا ہے - ایک فلسفی کا قول ہے کہ دو گو تجربہ کے مدرسہ مین تعلیم گران ملتی ہے مگر بے وقوف کہین نہین سیکھتا" بدقسمتی سے ایسے لوگون کی افراط ہے جو کبھی ٹھیک نہین ہوتے - جب ہم سے کوئی غلطی صادر ہو تو چاہیئے کہ بہت غور وخوض کے ساتھ اُس وجہ کو دریافت کرین - جو اوس کے صدور کا باعث ہوئی ہے - اور جب وہ دریافت ہوجائے تو اُس غلطی کی تکرار ہونے مین بہت احتیاط کرین -

ہم ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے بے شمار باتین سیکھ سکتے ہین - بعض تو ایسی ہین کہ اون کے حاصل کرنے کے بغیر اسکی کوئی سبیل ہی نہین ہے - مگر ہمارا رشتۂ حیات اسقدر طولانی نہین ہے کہ ہم ہر چیز پر ذاتی تجربہ کرین - لہذا یہ نہایت پسندیدہ عادت ہے کہ ہم دوسرون سے سبق حاصل کرین - فی الحقیقت وہ بڑا عقلمند آدمی ہے جو اپنے دوستون کے افعال اور سابقین کے کارنامون سے تجربہ حاصل کرے -

اپنی زندگی مین تم جو کچھہ کام کرو اوسکو ہمت اور دلی شوق سے کرو - اور ہر روز اوسے تازہ سرگرمی اور حقیقی دلچسپی سے شروع کرو - تمہاری نگاہین گھڑی کی طرف نہ رہین بلکہ کام کی طرف - کام کا وقت ختم ہونے سے پیشتر ہی اپنا مقررہ کام ادہورا نہ چھوڑو بلکہ اون کامون کو بھی مقررہ وقت کے اندر کر لو جن کے کرنے کے لئے تم مجبور نہین ہو-

سرگرمی ایک جلتی ہوئی آگ ہے جسکی حرارت دل کو گرم کر کے روح مین شریفانہ کامون کی خواہش پیدا کر دیتی ہے - اور اپنی نورانی شعاعون سے اوس کے راستہ کو روشن کرتی ہے - جس طرح پانی کا ریلا کسی چیز سے نہین رکتا اوسی طرح سرگرمی ہر رکاوٹ پر غالب آتی ہے اور رہرِ بام مقصود تک پونہچا دیتی ہے -

دنیا مین پست ہمت اور بے قاعدہ کوشش کرنے والے لوگ بہت سے ہین اور اون لوگون کو خود یہ معلوم نہین کہ وہ دنیا مین بیدار رہین یا خواب غفلت مین سو رہے ہین - اون مین سے بعض لوگون مین اسبات کی کافی قابلیتین موجود ہین کہ خود کو ترقی کے اعلیٰ ترین مدارج پر پہونچائین - مگر مجہولیت اور غیر منضبط کوششون کی وجہ سے اونکی ہمتین چھوٹی اور اراد سے پست ہوجاتے ہین - جو شخص کامیاب اور مفید زندگی گذارنا چاہتا ہو - اور اوس کی خواہش ہو کہ فتح و نصرت اوس کے ہر گام پر قدم بوس ہو تو اوس کو چاہیئے کہ قدرتی طاقتون اور تمام مخفی قوتون کو متحرک کر کے دنیوی توقعات و امکانات کے اکھاڑے مین اوتر آئے - اور اپنے مقصد کے اجبار و تکمیل کے لئے عزم متین سے اسقدر تگ و دو کرے کہ بام ترقی تک رسائی ہو کر اوسکی مقصد دری ہو یا اسی جدوجہد مین جان بحق ہو جائے - جان ہنٹر کہتا ہے کہ وہ ایسا کوئی ہے جسکو

مشکلات دل شکستہ کردین - اورپہر بہی وہ طوفان ناکامی کا مقابلہ کرنے کو طیار ہو"

ہم کو ایسے لوگون سے اکثر سابقہ ہوتا ہے جو اسبات کے شاکی ہوتے ہین کہ دنیا اون کے اوصاف کی قدردان نہین ہے - حلقہ احباب مین اون کی خوبیون کا اعتراف دوصف نہین ہوتا - وہ ہوشیار اور عقلمند نہین مشہور ہوتے اور لوگ اونہین معتبر اور قابل اعتماد نہین سمجہتے اور اون کو اپنے مادہ اور استعداد کے مفروضہ جوہرون کے اظہار کا کافی موقعہ نہین ملتا - یہ اوصاف اون کے دائرہ خیال مین ہمیشہ محصور رہتے ہین - اگر ہمنے دنیا کو اپنی اون خوبیون کی آزمایش کا معقول موقعہ دیا ہے جس کا ہم خود کو سزاوار بتلاتے ہین - اور باوجود اس کے وہ خوبیان لوگون پر اپنا مفید اثر ڈالنے سے قاصر رہی ہون تو ہمکو یہ سمجہہ لینا چاہیے کہ ہم نے اپنی قابلیت کے متعلق راے قایم کرنے مین غلطی کی تہی - اور درحقیقت ابہی ہماری ذات مین اونہی اوصاف کی کمی ہے -

ترقی کی دوڑ اور سابقت کے میدان مین زمانہ نے آجتک کسی شخص کو خواہ مخواہ پیچہے نہین رکہا - اگر تم مین اوصاف معنوی موجود ہین تو دیر یا سویر وہ لوگون پر ظاہر ہون گے - تم کو کامیابی کا تعاقب کرنے کی بجاے اپنے ذاتی جوہرون کو کمال پر پونہچانے اور اون کی غور و پرداخت مین سرگرم رہنا چاہیے -

یہ بالکل ناپسندیدہ بات ہے کہ ایک معمولی اوصاف کا شخص اپنی عزت اور نام و نمود کا اعتراف خواہ مخواہ لوگون سے کراے - کوئی شخص بغیر محنت اٹہاکے اصلی عروج کو نہین پونہچا - وہ بقاے دوام اور شہرت عام کے دربار مین سفارشی

اثر سے ہرگز جگہہ نہین پاسکتا - اگر اُس مین کچھہ کمالات معنوی ہین تو خود بخود اُس کا زور و اثر تسلیم کیا جاویگا - افلاطون کی دانست مین اشرف الناس وہ ہے جسکو ذاتی خوبیون نے شریف بنایا ہو نہ وہ کہ جو عارضی خوبیون سے اکتساب شرافت کرے - اس لئے کہ جس مین ذاتی اور جوہری خوبیان ہین اوسکی تو وہی شرافت ہے - اور جس مین عارضی اور مستعار خوبیان ہین وہ اُن کی ملمع کاری سے شریف بننا چاہتا ہے مگر وہ اوسکو شریف الجوہر نہین بنا سکتین اور اصل و نقل کا فرق رہ جاتا ہے -

ہر شخص کی زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ دنیا مین اوس نے کس قدر اچھے کام کیے - یہ کسقدر افسوسناک ہے کہ " انسان کے اعمال و افعال اوس کے اختیار مین نہین ہین " خوش اخلاقی سچائی مہربانی کفایت شعاری پرہیزگاری - انکسار بربادی صفائی - قناعت پسندی محنت کم سخنی نیکی احسان مروت - الفت امانت - ایفاء عہد خود پر قابو رکھنا دوسرون پر شفیق بننا یہ صفات ہمارے مدعا مین اسقدر نہین ہین جسقدر کہ ہماری قوت مین - ہمارے افعال ہی ایک ایسی چیز ہین جو ہمارے بس مین ہین - اس زندگی مین یہ بالکل ہمارے امکان مین ہے کہ کار آمد بنین یا نکمے -

ڈاکٹر اسمایلز کہتا ہے کہ جو اعمال بے احتیاطی سے ہم کر بیٹھتے ہین یا جو افعال بد ہم سے سرزد ہوتے ہین وہ ہر روز ایک طرح کا قرض بنتے جاتے ہین جس کا ادا کرنا جلد یا بدیر الشائت پر فرض ہے - نیکی بدی کا ہی علم کہ کیا درست ہے اور کیا نادرست ہے اس کا معلوم ہونا ہم کو دنیا مین انسان کے سامنے اور عقبی مین خدا کے سامنے جواب دہ ٹھیراتا ہے - اگر ہم صرف اتنا ہی کرسکین کہ اپنے آپ کو اور نیز دوسرون کو بہ نسبت سابق کے بہتر - زیادہ نیک اور شریف تر بنا سکین تو شاید جسقدر ہمارے امکان مین ہے ہم نے

اوس مین سے بہت کچھہ سرانجام کرلیا ہے - ہمارے افعال ہماری عادات کا ہی نہین
بلکہ ہمارے چال چلین کا مجموعہ ہین - کسی فعل کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمین
کیا کرنا لازم ہے نہ یہ کہ ہمارا دل کیا چاہتا ہے - ہم کو صرف اپنی پسندیدگیون اور
ناپسندیدگیون پر ہی غالب آنا ضروری نہین بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم اختلاف راے
پر غلبہ حاصل کرین - جب وقت کوئی شخص راہ نیک اختیار کرے اور اوس کے دل مین
یہ سوال پیدا ہو کہ "زمانہ کیا کہے گا" تو بس سمجھہ لو کہ وہ شخص دنیا مین کچھہ نہ کرے گا - لیکن
اگر اوس کے دل مین یہ سوال پیدا ہو کہ "کیا یہ میرا فرض ہے" تو البتہ وہ شخص اخلاقی
لباس مین رہ سکتا ہے اور لوگون کے الزامات کا سزاوار ہونے کو تیار ہو سکتا ہے -

ہماری عام کیفیت زندگی جو علانیہ طور پر معلوم ہوتی ہے اس کے علاوہ ایک
نج کی بھی کیفیت زندگی ہوتی ہے جس مین کار آمد یا نکمے بننا بالکل ہمارے اختیار
مین ہے اور اکثر ہماری تصویر کا تاریک رُخ اسی زندگی مین نظر آتا ہے - ہم اس زندگی
مین افعال قبیحہ کرنے مین اس وجہ سے بے باک ہوتے ہین کہ ان باتون کی کسی کو
کانون کان خبر نہین ہوتی اور ہم اپنے اعمال کے نتایج کی طرف سے بے پرواہ ہوجاتے
ہین - ہماری عام کیفیت زندگی کی نسبت دوسرون کی راے عمدہ ہو اور اون کی نظر
مین ہماری وقعت ہو تو حقیقت مین یہ کوئی خوبی نہین ہے - بلکہ نفس الامر مین ہمارا
رویہ نیک اور چال چلن بے داغ ہونا چاہیئے اور ہمکو خود اپنی نظر مین کوئی پہلو تاریک
نظر نہ آنا اصلی خوبی ہے - "لاک" کہتا ہے کہ "ہم کو مرضی کی تربیت کرکے نیک
اصولون کو اس طرح اپنی ذات مین قایم کرلینا چاہیئے کہ ہماری آیندہ زندگی کے ہر ضروری
فعل پر اون کا اثر پڑے - مرضی کی تربیت کے واسطے بہترین وقت نوخیز عمر ہے

ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب ہمارے دل وسیع ہوجاتے ہین - جس زمانہ مین یہ عمل ہوتا ہے - وہ زمانہ تمام عمر ہماری طاقت مین نہین رہتا ہے - اور اگر ہم اسمین غافل رہین تو ہماری مرضی ہی ہمارے واسطے قانون بنجاتی ہے اور ہماری خواہشات نفسانی ہمپر اسقدر قدرت حاصل کرلیتے ہین کہ ہمین اون کی مزحمت لاحاصل معلوم ہوتی ہے"

چال چلن ایک وضع شدہ اور مکمل مرضی ہے اور مرضی جب ایک بار وضع ہوجائے تو تمام عمر کے واسطے مستقل اور مستحکم ہوجاتی ہے اور جسوقت تک کہ چال چلن کی روش نیک نہو صرف مرضی ایک مضر قوت ہوسکتی ہے جب کوئی سچا انسان جو نیکی پر مائل ہو اپنا مدعا دل مین ٹھانتا ہے تو اوسکی نظر مین دنیاوی انعامون اور تعریفون کی کچھہ وقعت نہین ہوتی - خود اوسکے ضمیر ممیزہ کی خوشنودی اور وہ تحسین جس کے پانے کا وہ مستحق ہوتا ہے اوس کا اعلیٰ ترین انعام ہے جس طرح دنیا مین پہاڑون کو ، دنیا کی حاصل ہوتی ہے اوسی طرح انسان ترقی نہین کرسکتے - انسانون کی ترقی تو فرداً فرداً ہوسکتی ہے - ہم مین سے ہر ایک کو اپنی مدد بنفس نفیس کرنی چاہیے - اور خود اپنے واسطے ساعی بننا چاہیے -

ڈاکٹر سیٹلر کا قول ہے "جس طرح عادات جسمانی بیرونی افعال سے پیدا ہوتی ہین - اوسی طرح دلی عادات اندرونی عمل کی سعی سے پیدا ہوتی ہین یعنی قابل عمل اغراض دلی پر عملدرآمد کرنے اور متابعت راستی انصاف اور سخاوت پر عمل کرنے سے" یہ مشہور عقیدہ اسی ڈاکٹر کا ہے کہ مد کائنات کا اسرار اخلاق ہی کی معرفت سے انشا ہوتا ہے -

شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اس بات کی تصدیق کرسکے کہ وہ دنیا مین فضول ہے

عدم سے ہستی مین آنے ہی سے اوس کے وجود کی ضرورت ثابت ہے۔ اس دنیا
مین نیکی یا بدی سودمندی یا سستی اسکی پسند پر منحصر ہے۔ مگر یہ اپنے وسائل اور
وقت سے کس طرح پیش آیا؟ کیا اُس نے دنیا کو دکھلا دیا کہ اوس کے وجود سے کوئی
فائدہ پہونچا ہے؟ کیا اوس نے اپنی زندگی کو کسی طرح بہتر بنایا؟ کیا اوسکی عمر سستی
خودغرضی کاہلی اور دل برداشتگی مین بسر ہوئی؟ کیا وہ شادمانی کا متلاشی رہا؟ کیا اُس نے
اپنے آپ اور نیز دوسرون کو زیادہ تر نیک بنایا؟ کیا اوس نے اپنا وقت اپنی طاقت
اور اپنی ہمت کو اپنے اور دوسرون کے سدھارنے مین صرف کیا؟۔

ہم روزمرہ سستی۔ عیاشی۔ بدی۔ بدکاری۔ ناانصافی۔ خودغرضی۔ دروغ
گوئی اور شرارت کی آزمائشون سے دوچار ہوتے ہین۔ پس فرض کے خیال اور
دیانت داری متابعت۔ خودضبطی۔ اور خوداختیاری کی قوتون کے خاطر ان کا مقابلہ
اور مدافعہ کرنا ضروری ہے۔ خواہ کیسی ہی عظیم دنیاوی فائدے کا خون ہو جائے۔ جب
اس طرح روزانہ نیکی کی عادت ہوجاتی ہے تو اوسوقت شخصی چال چلن ہمارے قبضہ مین
آجاتا ہے اور ہم خودبخود اوس منشا کے ایفا اور بجا آوری کے واسطے تیار ہوجاتے
ہین۔ جس کے لئے ہم دنیا مین بھیجے گئے ہین۔

ہمارے الفاظ سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمکو کیا ہونا چاہیئے مگر ہمارے
افعال و اعمال یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم کیا ہین! اسی واسطے عملی زندگی کا ایک ایک لحظہ
ایک مکمل فتح ہے۔

سویڈنبرگ کہتا ہے "وہ زندگی جو بہشت کی طرف لیجاتی ہے تارک الدنیا
ہونے مین نہین بلکہ دنیا مین کام کرنے مین ہے یعنی عملی زندگی گذارتے ہین"

صرف ذہنی لیاقت کی فضول نخوت! کیسی نکمی اور کیسی قابل تحقیر ہے خصوصاً جب دل کی دولت سے اس کا مقابلہ کیا جائے - ذہانت تو ہم مین بہت ہے مگر ایمان ندارد علم بکثرت مگر عقل کا نام نہین! اور تربیت بے حد مگر شفقت کا نشان نہین!

ہم چارون طرف بجز اس کے کیا دیکھتے ہین کہ مذہب اور فرائض سے عالمگیر لاپرواہی ہو رہی ہے اور بس خوشی یا زر کی خواہش ہے جس کے وسیلہ سے ہم جو چاہین حاصل کر سکتے ہین - ہم ہر ایک چیز خرید سکتے ہین - دیانت داری ہو خواہ مذہب - مرتبہ ہو خواہ راے - عزت ہو خواہ طاقت!! مذہبی باتون کے بجاے غفلت حکمران ہے اور چونکہ اون کا مذہب نفی ہے اسی وجہ سے تو ہون مین بھی زندگی کی ہوس ہے نہ عجیب چال چلن کی خواہش -

ڈی میسٹر کا قول ہے "دنیا مین بعض ایسی صداقتین ہین جن کو انسان صرف اپنے دل کے مادّے سے پہچان سکتا ہے - نیک آدمی اکثر متعجب رہ جاتا ہے جب اوسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے لائق فائق اور عالی دماغ آدمی اُن صداقتون اور ثبوتون کی مزاحمت کرتے ہین جو اوس کے آئینہ دل کے سامنے صاف ہین - جب ہم ہوشیار سے ہوشیار آدمی کو دیکھتے ہین کہ اوس مین مذہب کا کچھہ خیال نہین تو نہ صرف ہم اوس پر غالب ہی نہین آ سکتے بلکہ ہمارے پاس وہ وسائل بھی نہین ہوتے جن سے ہم اُسے اپنا مطلب سمجھا سکین" کیا اب ہم مین کوئی ایسا فلسفی ہے جو ایسا اقرار کرے جس طرح نیوٹن نے کیا تھا - اس نامور شخص نے کشش ثقل اور روشنی کی تفریق کا مسئلہ حل کیا تھا - اور جس طرح اس کا دماغ تربیت یافتہ تھا - اوسی طرح دل کی بھی اس نے تربیت کی تھی - اس مین ذہانت تو تھی

مگر ایمان ہی تھا اس کا مرتے وقت قول تھا " میری مثال اوس بچے کی سی ہے -
جو لب سمندر سنگریزون سے کھیل رہا ہے اور جس کے سامنے صداقتون کا ایک
ناپیدا کنار سمندر لہرین مار رہا ہے "
زندگی ایک کتاب ہے جو انسان کے ساتھ مرتے دم تک رہتی ہے مگر اسکے
مشکل صفحون کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار ہے -
انسان کے خانہ انسانیت کے لیئے رکن و ستون عقل ہے - عقل ہی سے
فہم و فطانت و فراست مضبوط ہوتی ہے - عقل اوس کے لئے راہ نما اور بینا
کرنے والی ہے - اور انسان کے امور مشکل کے لئے عقل کنجی ہے - عقل سے
علم ہے اور عقل ہی سے انسان فرد کامل ہوتا ہے - اپنے وقت کے سب سے بڑے
حکیم لقمانؑ کا فرمودہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے فرمایا " اے فرزند دنیا ایک
دریائے ذخار ہے بہت سے لوگون کی کشتی ضلالت اس مین غرق ہوگئی - پس
اس دریا مین تمہاری کشتی پرہیزگاری کی ہونی چاہیئے - وہ ایمان سے بھری ہوئی ہو اور
اوس کشتی کے پردے بھروسا ہو خدا پر - اوس کشتی کا راہ نما علم ہو - اور اوس
کشتی کا سکان صبر و استقلال ہو مگر اوس کا معلم و کپتان عقل کو ہونا چاہیئے "
انسان مین جو بری عادات ہون اون سے محفوظ رہنے کے لئے عقل
ہی کی رہنمائی کی ضرورت ہے - ایک موقعہ پر افلاطون سے پوچھا گیا کہ کون شخص
افعال قبیحہ سے بچ سکتا ہے اوس نے جواب دیا " جو شخص عقل کو اپنا امین -
پرہیزگاری کو اپنا وزیر - مواعظ کو اپنا مسلک - صبر کو اپنا راہ نما - احتیاط نفس کو اپنا
جلیس اور ذکر آخرت کو اپنی خلوت و جلوت کا مونس بنائے - وہ تمام لغزشون

سے محفوظ رہے گا" ہر واقعہ کا بالکل ٹھیک اندازہ کر لیا کرو۔ تم کو معلوم ہو گا کہ بہت سی مصیبتیں اپنی ذاتی غلطیوں سے آتی ہیں۔ خدا پر توکل رکھنے کے بغیر سچی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ بُرائیوں سے نیکیاں پیدا ہوں گی۔ اور تمام واقعات ہماری بہتری کے لیئے پیش آتے ہیں۔

ہر ایک کام میں زیادتی سے پرہیز کرو اور اعتدال سے آگے قدم مت رکھو۔

دل میں قناعت و آسودگی پیدا کرنیکے لیئے اُمید سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ہماری امیدیں صرف موجودہ زندگی تک محدود نہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ اون کا سلسلہ قبر سے آگے تک ہونا چاہیئے۔ اِس بارہ میں ایک عقلمند شخص کہہ سکتا ہے کہ عمر درازی کا اصلی سبب مذہب ہے۔ مذہب کی پابندی سے نفسانی جذبات زیر ہو جاتے ہیں۔ نفس کشی کو ترقی ہوتی ہے اور اندرونی آسودگی بڑھ جاتی ہے۔

یہ بات یاد رہنے کے قابل ہے کہ بہت سے لوگوں نے جو عمر درازی کو پہنچے ہیں۔ عالم کتخدائی کو مجرد رہنے کی نسبت بہتر سمجھا ہے۔ ابھی یہ مضمون قابل بحث ہے کہ تجرد کی زندگی بیماری پیدا کرتی ہے یا بے قاعدہ باتوں کی تحریک دیتی ہے یا انسان کا مزاج چڑچڑا بنا دیتی ہے جو عمر درازی کے مخالف ہے۔ لیکن یہ امر ضرور تحقیق ہو چکا ہے کہ جو لوگ عمر درازی کو پہنچے ہیں اون میں کتخدا آدمیوں کی تعداد مجردوں سے کہیں زیادہ ہے۔

درازی عمر حاصل کرنے کیلیئے زندگی کو سادے اور یکسان طور پر بسر کرنا چاہیئے۔ اور فکر و رنج سے حتی المقدور بچنا چاہیئے۔ فکر سے انسان مردار ہو جاتا ہے۔ اپنے

وقت کا بڑا حصہ کھلی ہوادار جگہہ مین ریاضت جسمانی کے ساتہہ گذارو - تھک جانے کے بعد کوئی جسمانی یا دماغی کام مت کرو - باضابطہ اور محتاط زندگی اعتدال اور یکسان طور پر گذارو - کام اور آرام سے یکسان تبدیلی قایم رکھو - یعنی حرکت کے بعد سکون اور سکون کے بعد حرکت مین مساوی انداز مدنظر ہے - دماغی اور جسمانی صحت کے لئے چوبیس گھنٹون مین سات گھنٹہ خواب ضروری ہے - ہر چیز مین اعتدال کے درجہ کا خیال رکھا جائے اور دل کو کسی خاص شغل یا کام مین توجہ اور دلچسپی کیساتہہ مصروف رکھو مگر ہر کام بے اعتدالی سے قطعًا پرہیز کرو - کھانے پینے مین - محنت و تفریح مین اعتدال کو ملحوظ رکھو - دماغی اور جسمانی صحت قایم رکھنے کے لئے دوسرون کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ - اِن سب باتون کے سمجھنے کے بعد اِس نکتہ کو اپنے صفحۂ دل پر نقش کر لو کہ درازی عمر کا راز مخفی قوت روحانی ہے - درازی عمر کا اصلی سبب ترک لذات نفسانی - توجہ الی اللہ - تزکیہ و تصفیہ قلب و امتیاز نفس ہے - نفس کو پاک وصاف رکھنے اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے سے روح کو دائمی سرور حاصل ہوتا ہے اور روح اپنی اکتسابی قوت کی وجہ سے عرصۂ دراز تک جسم کو قایم رکھتی ہے - اِس لئے کہ اصل کو تقویت دینے سے فرع کو ضرور تقویت حاصل ہوگی -

انسان مین جوہر روح اصل اور مادہ یا جسم فرع ہے - اصل کے قیام سے فرع قایم ہے - جوگی - عابد - زاہد - تارک الدنیا - جو تقویت روح مین عمر بسر کرتے ہین - وہ مدت دراز تک جیتے ہین -

والمیکی کہتا ہے "باطنی بیماریان حق سے غفلت - حرص - شہوت - غم -

غصہ۔ حقائق اشیاء کا نہ جاننا ۔ عواقب امور سے ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین۔ اور انہین روحانی بیماریون سے جسمانی بیماریان پیدا ہوتی ہین ۔ جو لوگ روحانیت سے غافل ہوتے ہین وہ حریص لذات ہوتے ہین۔ وہ کسی چیز مین اعتدال کو مدنظر نہین رکھتے ۔ اور ترک اعتدال بیماریون کا سبب ہوتا ہے ۔ وہ امور جن سے خدا کی طرف توجہ ہو دل کی صفائی اور اوسکو تقویت ہوتی ہے اور دل کی قوت سے طبیعت قوی ہوتی ہے اور طبیعت کی قوت سے بیماریان رفع ہوتی ہین ۔ فافہم وتدبّر۔

انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی انسانیت کو کامل طرح سے ظاہر کرے ۔ یعنی انسان اوسی وقت انسان کامل کہلائے گا جبکہ انسانیت وانس مین کامل ہو ۔ محبت و یکرنگی ۔ مناکحت کا مدعا ئے اعلی ہے اسی طرح بیاہی زندگی کی راحتون سے انسانیت کے قلعہ کو مضبوط کرو ۔ الفت خیز مفتونیت سے پیمان وفا باندھو ۔ درجۂ توسط اور اداے فرائض کے احساس کے ساتھ اپنے شریک کے آب و رنگ سے آشنائی پیدا کرو ۔ پھر ایک خوشنما کشش ایک انعکاسی کیفیت ۔ ایک تاثیر شرکت پیدا ہوگی جو تمکو زندگی کی اعلی سطح پر پہونچا دے گی ۵

گل خوشبوے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم

بگفتا من گلِ ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گُل نشستم

جمالِ ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

بالخیر تمّت

ضمیمہ

تمت

غلطنامہ فلسفہ ازدواج

ناظرین سے التجا ہے کہ اس کے مطابق پہلے کتاب کی صحت فرمالین

صفحہ	سطر	صحیح
۴	حاشیہ ۴	حسّ
۶	۱۶	خیر
۷	۱۴	کی ساخت
۸	۱	قوائے
"	۳	بلا حجت
"	۱۰	ہی بیان
۹	۱۳	ایک نے دوسرے
۱۰	۱	ہین تولین
"	۲	نمایشی
۱۲	۱۷	نہ بنانا
"	۱۵	حسن
۲۱	۲	خوش خوئی
۲۶	۳	غرضی پر
۳۰	۴	لسّانیان
۳۳	۱۰	معیار
"	۱۷	آہنین
۳۵	۱۱	اسکا ہی
۵۳	۸	دار اور
۵۷	۱۸	بادی النظر مین
۵۸	۱	سے فضول
۵۹	۸	ایجاد و تکوین
"	۹	بجائے

صفحہ	سطر	صحیح
۶۱	۲	بہ نفس نفیس
۶۲	۱۳	زنانہ
۶۳	۱۸	بہت کچھ
۶۴	۱۰	صد فخر
۶۵	۱	مودّت
۷۰	۲	خیر و معرفت
۷۴	۹	ہو جانے
۷۵	۳	نہین رہتی
۷۶	۷	ہلاک کرتی ہے
۸۰	۵	کہ عالی
۸۳	۲	آرزومند
۸۵	۱	غذا کی مقدار
۸۶	۱۲	اوپر
۸۷	۱۲	المزنیے
۹۹	۱۱	سال کی عمر
۱۰۳	۸	آتی رہے
"	۱۲	اوسیقدر اوسکی
۱۰۵	۱۷	نسلاً بعد نسل
۱۱۴	۴	جسکا نام "بچہ بچہ"
۱۲۸	۷	کام ہین بے
"	۱۳	عرصۂ دراز

تمت